

فهرست فصول برهان الاحکام فی آداب الاسلام

شکریہ

یہ خاکسار بغیر اظہار اس امر کے رہ نہین سکتا کہ اس اسلامی کتاب کو جسطرح پبلک نے قدر کی نگاہون سے دیکھا اوس سے زیادہ توقیر کی نظر سے عالیجناب معلی القاب فلک انتساب مؤید الاسلام والمسلمین **نواب افضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر** ادام اللہ اقبالہم۔ وزیر اعظم و مدار المہام مملکت آصفیہ سرکار عالی مدظلہ العالی نے ملاحظہ فرما کر بعد پسندیدگی کتاب بذریعہ مراسلہ معتمد صاحب دفتر ملکی نشان ۹۳۵ مرقومہ ۱۷ محرم سنہ ۱۳۱۳ ہجری دو سو روپیہ انعام سرفراز فرمانیکے علاوہ دو سو جلد کتب کی خریداری بھی بغرض تقسیم طلبہ وغیرہ بصلہ تالیف منظور فرمائی ہے۔ اور نیز علاقہ صرف خاص مین بھی بحسن توجہ جناب **نواب آصف نواز الملک بہادر** معتمد اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی و جناب **مولوی سید محمد انور خان صاحب رضوی** اول تعلقدار علاقہ صرف خاص تعداد کثیر کتب خرید کئے گئے۔ یہ ناچیز تہ دل سے سرکار کی اس قدردانی و قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہے درحقیقت ایسے قدردانیان اشاعت علوم کیلئے سبب اور ملک کی شائستگی اور اہل ملک کی حوصلہ افزائی کے باعث ہین۔

جناب فیضماب مولوی وحید الزمان خانصاحب المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر معتمد صاحب دفتر ملکی سرکار عالی و **جناب مولوی**

سید حسین صاحب بلگرامی المخاطب نواب عماد الملک بہادر
ناظم صاحب تعلیمات ملک سرکار عالی و تعلقدار صاحب موصوف کے تحریرات
اسکے متعلق جو اونہون نے سرکاری طور پر کی ہین بجنسہ درج ذیل مین ہین بجان و دل ان حضرات
قدر دانان علم و ہنر و مربی و محافظ قوم و مذہب کا بہی بیحد مشکور ہون۔
حقیقت مین اگر پبلک کو اس کتاب سے فایدہ پہونچے تو اوسکو پورے طور سے جناب
راے للتا پرشاد صاحب سابق اول تعلقدار ضلع رایچور۔ و جناب مولوی
امیر محمد خان صاحب منصرم اول تعلقدار ضلع مذکور کا شکر گذار ہونا چاہیے
جنکے مبارک اور فیاض ہاتھ اس کتاب کو بملاحظہ اقدس سرکار پہونچانیکے ذریعہ بنین اور
جسکے باعث کتاب کی اشاعت اس وجہ پر ہوئی۔
معہذا مین نہایت ممنون ہون اون حضرات کا جنھون نے اپنے تقاریظ اور تواریخ سے
اس کتاب کو زینت بخشی ہے۔ اور نیز اون حضرات مہتممان اخبار کا جنہون نے اس کتاب کو
پسند کرکے اپنے اخبارون مین اسکے طرف عام کو توجہ دلائی ہے فقط

الملتمس خادم الحاج کمترین
محمد برہان الدین حقانی

نقل مراسلہ محکمہ معتمد سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی واقعہ ۷ المحرم الحرام ۱۳۱۳ ہجری
مطابق ۲ مہر سنہ ۱۳۰۴ فصلی

نشان
۸۲۵



منجانب نواب ... نواز جنگ بہادر معتمد سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی

خدمت مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب سفیر راجہ صاحب بہادر گدوال ... سلسلہ ... مراسلہ نشان ۱۶۹ واقع بست و ہشتم دی سنہ حال نگارش است کہ بارسال کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام ... آن صاحب از ناظم صاحب تعلیمات ملک سرکار عالی طلب رائی کردہ شدہ بود ناظم صاحب موصوف ذریعہ مراسلہ نشان ۱۳۹ تحریر کردہ اند کہ کتاب مذکور در احکام و آداب اسلام نہایت عمدہ و آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ ... احادیث و سنت بطرز خوب نوشتہ شدہ بلا شبہ قابل انعام و تقسیم طلبہ وغیرہ بودہ است چنانچہ ... مفید مذہب بودن آن عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کتاب موصوف را پسند فرمودہ براہ قدردانی بہ عطائے دو صد روپیہ انعام و خریدی دو صد جلد کتاب بصلہ تالیف ... صادر فرمودہ اند پس مناسب است کہ کتب مذکورہ مع فرد قیمتش داخل نمودہ شود تا ... دفتر پولیٹکل و فنانس ... مطلوب ... طلبانیدہ شود

شرح دستخط   بندہ رحمن شریف ...

نقل مراسلہ صادرہ دفتر نظامت تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی واقع

۴ بہمن سنہ ۱۳۰۴ فصلی م ج ۲ سنہ ۱۳۱۳ ہجری

نشان ۱۳۹

بدفتر معتمد صاحب سرکار عالی علاقہ دفتر ملکی

مقدمہ



(طلب رائے بہ نسبت کتاب برہان الاحکام مولفہ مولوی محمد برہان الدین صاحب)

بجواب مراسلہ سرکار نشان ۱۶۹ واقع ۲۸ دی سنہ حال مقدمہ مندرجہ عنوان لکھا جاتا ہے کہ کتاب مذکور احکام و آداب اسلام میں بہت ہی عمدہ طور سے لکھی گئی ہے اور آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ بموافقت احادیث

وسنت بہت خوبی و اختصار کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ اگر یہ نصاب تعلیم میں داخل کی نہیں جا سکتی

نہیں ہو سکتا مگر بلا شبہ قابل انعام کے ہی اور نیز اس قابل ہے کہ دیہات کے خطیب اور قضاۃ وغیرہ کے

زیر نظر رہے اور انعام میں طلبہ کو تقسیم کیجائے فقط شرح دستخط عماد الملک

اعلی حضرت بندگان عالی متعالی مد ظلہ العالی

نقل مراسلہ محکمہ اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ تعلقات صرف خاص

نشان گشتی

واقعہ ۲۸ محرم سنہ ۱۳۱۲ ہجری م ۱۴ اشہریور سنہ ۱۳۰۴ ف



منجانب مہ کو سید محمد انور جان رضوی اول تعلقدار ضلع اطراف بلدہ بخدمت جمیع تحصیلداران تعلقات ضلع ہذا

تنقیح۔ محمد زین الدین قریشی

مقدمہ

اشاعت کتاب برہان الاحکام سنے آداب الاسلام

بوصول درخواست مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب مورخہ ۵ شہریور سنہ ۱۳۰۴ ف متعلقہ مقدمہ مندرجہ عنوان بہ ترسیل نقل درخواست مذکورہ نگارش ہے کہ یہ ایک نہایت ہی عمدہ اور کار آمد کتاب ہے آپ ایک فہرست اون قاضیوں اور خطیبوں اور پیش اماموں کی مرتب کرکے بھیجئے جنکے پاس ایسے ضروری مسایل کی ایک کتاب کا رہنا بہت ضروری ہے۔ اس کتاب کی ترتیب اس اصول پر کیگئی ہے کہ کل ضروری مسایل جو من ابتدا ئے پیدایش تا بہ موت ہر آدمی کو دریافت کرنا چاہئے اسمیں لکھے گئے ہیں اردو عبارت ہے اسلئے آپ اسکے جانب ذرا توجہ کیجئے تاکہ ہمارے ملک کے قاضی اور خطیب وغیرہ بھی ایسے ہو جائیں کہ وہ بزرگ گردن کی پڑی ہوئی چھری کا بکرے سے حلال کرنا چھوڑ دیں۔

ف ۲ اسکا ایک عرضہ مولوی محمد برہان الدین صاحب کو دیکر لکھا جاتا کہ جب تحصیلات فہرست آجائیگی اوسوقت جسقدر کتابوں کی ضرورت ہوگی آپسے منگا کے تقسیم کر دیجائیگی فقط

سررشتہ صدر دستخط   سید احمد خان رضوی مددگار

(۱) اخبار شوکت الاسلام مطبوعہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۲۳ ستمبر ۱۸۹۵ء۔ نمبر ۹۔ جلد ۱۶

ریویو

مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب سفیر راجہ صاحب گدوال نے جو کتاب برہان الاحکام فی
آداب الاسلام تالیف کی ہے ہم نے اوس کتاب کو من اولہ الی آخرہ معاینہ کیا یہ کتاب چالیس
فصلون پر مشتمل ہے اور مبتدی کو آسانی کے ساتھ مذہبی قواعد و آداب سے واقف ہونے کیلئے
حقیقت مین بہت ہی مستحسن و مکمل ہے۔ یہ کتاب ضرور ہر مسلمان کے پاس رہنی چاہیے
خصوصًا ایسے زمانہ مین کہ مذہبی تعلیم کی حالت سرکاری مدارس مین ایسی گھٹی ہوی ہے
کہ اوس گھٹاؤ کے اعتبار سے اگر یہ کہین کہ گویا تعلیم مذہبی مدارس مین ہوتی ہی نہین تو بیجا
نہوگا۔ ہر مسلم و مسلمہ کا اقلاً ایک مرتبہ اس کتاب پر اس سرے سے اوس سرے تک
عبور کر جانا نہایت فائدہ مند ہوگا و نیز موجب اوسکا ہوگا کہ مذہبی عادات اون کے
دل و دماغ سے منفک نہوسکین بلاشبہ مولف صاحب نے مسلمانون کو اس کتاب کے ذریعہ
سے بڑا فایدہ پہونچایا ہے اور اونہون نے جو محنت کی ہے واقعی ہی وہ اوس قابل ہے
کہ ہر مسلمان کو صرف اوسکی قدر و منزلت کرنی نہین بلکہ مولف کا احسان مند ہونا چاہیے
حاجی صاحب نے کیا ہی خوب کام کیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بھر دیا ہے۔ یہ کتاب
نہایت ہی عمدہ پسندیدگی کے قابل ہے۔ سرکار کے مقدس ملاحظہ مین بھی آچکی ہے۔
مقبول و منظور ہو کر جسکا صلہ مولف صاحب کو یہ عطا ہوا کہ دو صد جلد سرکار مین خریدی گئین

اور دو سو روپیہ کے انعام سے بھی سرفرازی ہوئی۔ گو اس کتاب کے استحسان کے لحاظ
سے یہ انعام و عطا ہماری راے مین بہت ہی کم ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہ عطا ہم ایسے زمانہ
مین کہ تمام دنیا سخت تنگ بن رہی ہے اور اگر ایسے وقت مین قدر ہے تو سنین کو بھی
اور یہ ایک مذہبی معاملات سے بھری ہوئی کتاب ہے پھر یہ صلہ عطا ہونا حقیقت مین سرکار
کی سچی قدردانی پر دال ہے۔ ہم اہل اسلام پبلک کو اپنی راے سے مطلع کرنیکے بغیر اس
تحریر کو ختم نہین کر سکتے کہ وہ اپنے پیارے لڑکے اور لڑکیون کو اس کتاب کے پڑھانے سے غافل نرہین

راے اخبار جریدہ روزگار مدراس مطبوعہ ۱۹ ماہ محرم الحرام ۱۳۱۳ھ سنہ ہجری
مطابق ۱۳ ماہ جولائی ۱۸۹۵ع۔ شمارہ ۲۸۵ جلد ۲۱

صلہ تالیف کتاب

کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام منجملہ کتب نو تصنیفات مصنفہ جناب جامع مولوی محمد برہان الدین
صاحب سفیر راجہ صاحب گدوال جو آداب و احکام اسلام مین بے نظیر ہے چنانچہ ہمنے اپنے اخبار
مین اوسکی اوصاف جستہ جستہ شایع کیا تھا اور جسکو سرکار نے بذریعہ روبکار دفتر ملکی
نشان ۸۳۵ مورخہ ۷ المحرم ۱۳۱۳ سنہ ہجری اوسکے خوبیون کو باین الفاظ ظاہر فرمایا ہے (کہ کتاب
مذکور در احکام و آداب اسلام نہایت عمدہ و آداب وضو و نماز و غسل وغیرہ بموافقت احادیث
و سنت بطرز خوب نوشتہ شدہ بلا شبہ قابل انعام و تقسیم طلبہ وغیرہ بودہ است چنانچہ بلحاظ
عمدگی و مفید مذہب بودن آن عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کتاب
موصوف را پسند فرمودہ براہ قدردانی بہ عطای دو صد روپیہ انعام و خریدی دو صد جلد بقبلہ

تالیف حکم اشرف صادر فرمودہ اند) چھپکر گورنمنٹ انگریزی سے رجسٹر ہو کر تیار ہو گئی ہے
اور ہم بھی اس علم دوست قدردان حق شناس گورنمنٹ کی ان عنایتون اور صلہ بخشیون کے
نہایت شکرگذار ہین مگر اس درخواست سے کسیطرح باز نہین رہ سکتے کہ سرکار عالی کے کل
قصبات و دیہات کے قضات و خطبات کی حالت مخفی نہین ہے وہ بالکل ہی مسائل ضروریہ شرعیہ سے
ناواقف ہین اور قضات کا بار باوجود جہالت موروثی ہونیکے باعث اپنے سر پر لئے ہوئے بیٹھے
ہین اگر سرکار عالی اپنی عام فیاضی اور دریادلی و ہمدردی مذہبی سے معتمد امور مذہبی پر احکام صادر
فرمائے کہ ایک ایک جلد اوسکی ہر قاضی و خطیب کے پاس روانہ کرے تو نہایت مناسب ہے
تا ہمارے قاضی و خطیب و پیش امام خطا و زلل سے بچے رہین اور سرکار عالی کے ہزارون احسانون مین یہ
احسان عظیم بھی رعایا کے گردن پر رہے- ہم امید کرتے ہین کہ عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی
ہمارے اس التجا کو منظور فرمائینگے فقط

رائے اخبار مشیر دکن حیدرآباد مطبوعہ غرہ صفر ۱۳۱۳ ہجری مطابق ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ع- نمبر ۳۸- جلد ۱۰

ہمارے مطبع مین ایک نو تصنیف کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام بغرض ریویو آئی ہے
اسکے مصنف مولوی محمد برہان الدین صاحب ہین کہ جنکو سمستان گدوال سے تعلق ملازمت ہے
اس کتاب کو دیکھکر ہمکو کئی وجوہ سے خوشی ہوئی- اول تو اس وجہ سے کہ سرکاری اسکولون مین
جو انگریزی تعلیم دیجاتی ہے اسکے ساتھ مذہبی تعلیم نہونے سے اسکولون کے بچے اپنے مذہب کی
حقیقت اور احکام شریعت سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہین اس کتاب مین مصنف نے اس بات کا
التزام کیا ہے کہ ولادت سے لیکر انسان کے سفر آخرت اختیار کرنیکے وقت تک کے متعلق احکام شریعت

سے محض جاہل نہین رہینگے مصنف نے اس کتاب مین صرف عبادات ہی سے بحث کی ہے
اگر اسیطرح معاملات سے بھی بحث کیجاتی تو یہ کتاب طالب علمون کیلئے اور بھی مفید ہوتی۔
دوسری وجہ ہمارے خوش ہونیکی یہ ہے کہ مصنف کتاب اپنا ملک مین سے ہین ملک کی
خوش قسمتی سمجھنی چاہیئے کہ اسمین ایسی لیاقت اور ایسی خیال کے لوگ موجود ہین کہ جو اپنے
ملک اور اپنے قوم کے بچون کے فایدہ پہنچانیکے لئے اس قسم کے کتابین تدوین کرنیکی
تکلیف گوارہ کرتے ہین۔

ہماری خوشی کی تیسری وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نظام کے ماتحت اسٹیٹون مین ایسے جوہر
شناس اور قدرشناس جاگیردار اور رجواڑے موجود ہین کہ جو صاحب علم لوگون کی قدرشناسی
کرکے انکو اپنی سرکارون مین نوکر رکھتے ہین۔

راجہ صاحب گدوال کی تعریف کرنی چاہیئے کہ اونھون نے اپنے ہان اس لیاقت اور قابلیت کے
لوگ جمع کر رکھے ہین۔ الغرض یہ کتاب بہر وجوہ قدر کے قابل ہے گورنمنٹ نظام نے مصنف
کو اس کتاب کی تصنیف کی صلہ مین دو سو روپیہ عطا فرماکر اور دو سو نسخے خرید فرماکر مصنف کے
حوصلہ کو بڑہایا ہے اور اپنی قدردانی کا اعلی ثبوت دیا ہے۔

یہ کتاب سید عبدالرزاق صاحب کی شاپ سے عہ روپیہ حالی یا عصہ روپیہ سکہ
کلدار کو مل سکتی ہے فقط۔

قطعہ تاریخ طبع دوم رشحہ قلم جادو رقم حضرت ذو المجد والکرم ابو المعالی مولوی محمد رفیع الدین حسین صاحب نفیس افضالہم

باز از سعی مولف صاحب عالی مقام | نیک این مجموعہ آداب خوشتر طبع شد
از پئی تاریخ طبعش زد رقم کلک نفیس | بیدل برہان الاحکام این مکرر طبع شد

یا ایها الناس قد جاءکم برهان من ربکم

بفضل ملک العلام درین ایام کتاب مفید الانام موسوم به



برهان الاحکام فی آداب الاسلام

حسب ارشاد جناب ابو الحسنات محمد غوث محی الدین صاحب حقانی

در مطبع صبغة اللهی [illegible] طبع شد











بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاٰلِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد بندہ کمترین خادم الحاج **محمد برہان الدین** عفی اللہ عنہ ابن المرحوم المغفور جناب الحاج محمد سراج الدین سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ متوطن موضع بیپری تعلقہ اودگیر سابو ضلع اندور علاقۂ حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشر والفتن عرض پرداز ہے کہ ہم مسلمانوں کی ادب کی تعلیم کیلئے کوئی ایسی کتاب حاوی جملہ آداب عام فہم اردو میں تالیف نہیں کی گئی کہ جس سے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں آسانی ہو اور انہیں ضروری ادب سے آگاہی ہو جائے اب وہ وقت

اٹکیا ہے کہ تم اپنی اولاد کو اہتمام کے ساتھ علم ادب سکھائیں اور وہ ضروری
مسائل جنکی اکثر ضرورت داعی ہوتی ہیں بخوبی سمجھائیں اس امر کا بیان کرنا کہ علم ادب کی
کیا شان ہے ایک وسیع مسئلہ ہے اسکی مختصر تعریف حضرت مولانا رومی قدس اللہ
سرہ السامی کے ارشاد سے ثابت ہے

اشعار

از خدا خواہیم توفیق ادب | بی ادب محروم ماند از لطف رب
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

لہذا اس احقر نے ابتداء تولد انسان سے آخر تک اکثر آداب جنکا
تحفظ ایک ضروری امر ہے کتب معتبرہ سے حسب تفصیل چالیس فصل میں لکھا
اور اس رسالہ کا نام **برہان الاحکام فی آداب الاسلام** رکھا
اللہ سبحانہ اپنے فضل سے اسکو قبول فرماوے اور خاص وعام کو اس سے فائدہ پہنچائے
مجھے اس امر کے عرض کرنے میں تامل نہیں ہے کہ اس کتاب کو میں نے محض
لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کیلئے تالیف کیا ہے گو نصاب میں اس تالیف کا بھی مادہ
نہیں ہے مگر مجھے امید ہے کہ حضرات ضرور اسکو تعلیم میں داخل فرمائینگے اور
اسمیں جسقدر سہو دکھائی دے اسکو اس مولف کی ہیچمدانی پر محمول فرمائینگے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم | زانکہ من بندۂ گنہگارم

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

فصل اول آداب ولادت کے بیان مین

اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ ہر پیدا ہونیوالا فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ماں باپ
اوسکو یہودی اور نصارا بنا دیتے ہین اور یہ بھی ثابت ہے کہ اَلْفِطْرَۃُ ھُوَ الْاِسْلَامُ
پس مسلمانون کو چاہئے کہ اولاد کے ابتداے تولد سے ہی اونکے سب کام طریقۂ اسلام پر جاری
رکھین ظفر جلیل مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کے یہان مولود ہو
اوسکے سیدھے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر کہی جاے تو اوسکو مرض ام الصبیان کا
ضرر نہ ہوگا اور جامع الاصول مین بروایت رزین رحمۃ اللہ علیہ سورہ اخلاص کا پڑھنا بھی آیا ہے
اور اس اذان اور اقامت کے کہنے مین طریق مسنون یون ہے کہ اول مولود کو غسل دیکر پاک اور
سفید کپڑے مین لیکر اذان اور اقامت کہے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
کہتے وقت اپنا مونھہ دونون طرف پھیرے جیسے نماز کی اذان مین پھیرتے ہین شرعۃ الاسلام مین
منقول ہے کہ جب اقامت کہہ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ برا اتقیا وانبتہ
فی الاسلام نباتا حسنا اور اس دعا کی کثرت کرے اعیذ باللہ الصمد من شر حاسد
اذا حسد اور چھوہارا چبا کریا پیسکر اوسکے مونھہ مین ملے عینی شرح بخاری مین یون لکھا ہے کہ
جب مولود ہو تو اوسکو کسی مرد صالح کے پاس لیجائین وہ مرد چھوہارا چابکر اوسکے مونھہ مین ملے
سب چیز سے بہتر تمر ہے یعنے خرماے خشک بعد اوسکے خرماے تر بعد اوسکے شہد اور جو یہ چیزین
میسر نہون تو کوئی اور چیز میٹھی جسکو آگ کا اثر نہ پہونچا ہو ملے کہ مستحب ہے **فائدہ** مولود کے کان
مین بعد ولادت کے اذان کہنی اسلئے مسنون ہے کہ سب سے پہلے اوسکے کان مین نام حقتعالی کا
اور اوسکے نبی برحق کا سنایا جاے اور تخصیص اذان کی اسلئے ہے کہ شیطان اذان کی آواز سے
بھاگتا ہے اور تمر کے استعمال مین مولود کیلئے تفاول ہے ساتھہ ایمان کے یعنے تمر ایسے درخت کا

پھل ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اور چاہیئے کہ
مولود کے پیٹ مین سب سے پہلے شیر مادر یعنی مان کی اصل ہو بعدہ مناسب ہے کہ کسی عورت
صالحہ کا دودھ اوسکو پلاوین اس واسطے کہ دودھ بدن مین تاثیر کرتا ہے اور جزو بدن ہو جاتا ہے
لیکن مستحب یہ ہے کہ اوسکی والدہ دودھ پلاوے شرعۃ الاسلام مین حدیث شریف سے منقول ہے کہ
مولود کے واسطے اوسکی مان کے دودھ سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہین اور مدت دودھ پلانے کی اکثر
علماکے نزدیک دو سال ہین چنانچہ دوسرے پارہ مین قرآن شریف کے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے
وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنے مائین دودھ پلاوین اپنی اولاد
کو دو برس پورے اور یہ مدت اکثر ہے اس لئے کہ آگے فرمایا ہے لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ
یعنے دو سال تک دودھ پلانا اسکے لیئے ہے جو پوری مدت تک پلانا چاہے اس سے
معلوم ہوا کہ دو برس سے کم بھی پلانا جائز ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب عورت نو مہینے مین جنے تو اکیس مہینے اور جب دس مہینے مین جنے تو تیئیس مہینے اور
چھ مہینے مین جنے تو پورے دو برس دودھ پلاوے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ
ثَلَاثُونَ شَهْرًا یعنے حمل اور دودھ پلانیکی مدت تیس مہینے ہین پس اکثر مدت اسکی دو سال
اور کم موافق اوپر کی تفصیل کے اکیس اور تئیس مہینے ہین اور امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مذہب کے مطابق مدت رضاعت ڈھائی برس ہے اسلئے کہ قرآن مجید مین اللہ جل شانہ نے
حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا فرمایا ہے پس حمل و فصال دو چیزین مذکور ہین اور ان دونون کے
واسطے ایک مدت مقرر کی تو ہر ایک کیلئے پوری مدت چاہیئے اور وہ ڈھائی برس ہے لیکن کم
ہونا حمل کی مدت کا ڈھائی برس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے
ثابت ہے غرض کہ انہین مدتون کے اندر دودھ چھوڑانا چاہئے یعنے اگر مولود قوی ہو تو

پوتے دو برس تک پلائین اور اگر ناتوان ہو تو دو برس پورے کرلین اور اگر ضرورت ہو تو ڈھائی سال تک پلاسکتے ہین اور چاہئے کہ انسان لڑکی کی ولادت سے کراہت اور لڑکے کی ولادت سے خوشی نکرے اس واسطے کہ انسان نہین جانتا ہے کہ بھلائی کس مین ہے لڑکی بہت مبارک ہے اور اوسکا ثواب زیادہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی تین بیٹیان یا تین بہنین ہونگی اور اونکے سبب سے محنت اوٹھائیگا تو اس مہربانی کے عوض جو وہ کرتا ہے حقتعالی اوسپر رحم فرمائیگا کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر دو ہی ہون آپنے فرمایا کہ اگر دو ہون تو بھی ہے کسی نے عرض کیا کہ اگر ایک ہی ہو آپنے فرمایا کہ ایک ہو تو بھی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ایک لڑکی ہو وہ رنجور ہے جسکی دو ہون وہ گرانبار ہے جسکی تین ہون ای مسلمانو اوسکی یاری اور مددگاری کرو کہ وہ میرے ساتھ جنت مین ہے جیسے دو انگلیان یعنی وہ مجھہ سے نزدیک رہیگا

فصل دوم آداب نام رکھنے کے بیان مین

مان باپ کو لازم ہے کہ مولود کا نام بہت اچھا اور بہتر تجویز کرین اسلئے کہ قیامت کے دن انسان کو اوسکے نام سے اور اوسکے مان کے نام سے پکارینگے مستحب یہ ہے کہ لڑکے کا نام محمد یا احمد رکھا جائے مشکوۃ شریف مین روایت ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن سب نامون سے زیادہ محبوب ہین اور یہ بھی مروی ہے کہ سب نامون سے بہتر وہ نام ہے جو مشتق حمد سے ہو اور وہ نام جو منسوب بعبدیت ہو جیسا محمد احمد حامد محمود اور عبداللہ اور عبدالرحیم عبدالکریم وغیرہا علی ہذالقیاس صحیح بخاری و مسلم مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکون کا نام میرے نام پر رکھو اور سنن ابی داؤد مین لکھا ہے کہ سرورانام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ لڑکون کا نام پیغمبرون کے نام پر رکھا کرو

مثلاً ابراہیم اسمٰعیل یعقوب موسیٰ عیسیٰ اسمین حکمت یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام اشرف الانسان
ہین پس اسما اور اخلاق اونکے اشرف الاسما والاخلاق ہین اور اخبار مین وارد ہے کہ جس
شخص کا نام محمد ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اوسکی شفاعت فرماکر بہشت
مین لائینگے اور اشرف الوسایل شرح شمایل مین لکھا ہے کہ انسان کو چاہیے اپنی اولاد کا نام
قصداً اور تاکیداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہاے مبارک سے رکھے اس واسطے کہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ای میرے رسول قسم کھاتا ہون مین اپنی عزت
وجلال کی کہ جس شخص کا نام تیرے نام سے موسوم ہوگا مین اوسکو ہرگز آتش دوزخ سے عذاب
نہ دونگا حضرت کے نام مبارک کی ایک ادنی برکت یہ بھی ہے کہ جس کے گھر بیٹیا نہوتا ہو
وہ ابتداے حمل سے چار مہینے کے اندر اپنی بی بی کے پیٹ پر ہاتھ رکھکر یہ کہے کہ جو مولود اس پیٹ
مین ہے اسکا نام مین نے محمد رکھا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ مولود لڑکا ہوگا اور زندہ رہیگا اس
عمل کا تجربہ اکثر بزرگون نے کیا ہے واضح ہو کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو جتنے نام اللہ عزوجل کے ہین بلا
اونکے کوئی ایک نام منتخب کرکے اوسپر لفظ عبد کا بڑہائین اور اگر لڑکی پیدا ہو تو اللہ پاک کے
نامون سے ایک نام منتخب کرکے پہلے لفظ امۃ کا زیادہ کرین جیسے امۃ اللہ امۃ السلام اسلئے کہ
عبد کے معنے غلام کے اور امۃ کے معنے لونڈی کے ہین اور اللہ ہی کے سب لونڈی اور غلام ہین
پس اپنے مالک ہی کے طرف نسبت کرنی زیبا ہے غیر کے طرف منسوب کرنا اور اوسکے لونڈی غلام
بنا جایز نہین ہے ملخص الانوار مین لکھا ہے کہ سب علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ہمیشہ لفظ
عبد کے بعد اللہ جل شانہ کے نامون سے کوئی ایک نام آنا چاہیے اور ہرگز غیر اللہ کا نام نہو کہ وہ حرام
اور جو لوگ ایسے نام رکھتے ہین کہ اونمین بندہ کی بخشش کیطرف نسبت ہوتی ہے جیسے سالار بخش
مدار بخش وغیرہ یہ بھی درست نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سواے کسی کو طاقت بخشنے کی نہین اور جو نام

کہ علو شان او تکبر پر دلالت کرے اوس سے بھی احتراز ضرور ہے صحیح مسلم میں وارد ہے کہ مغضوب ترین اور خبیث ترین آدمیوں کا حقتعالی کے نزدیک وہ شخص ہے جسنے اپنا نام مالک الملک رکھا اسلئے کہ مالک اور مختار ملک کا سوا ذات پاک حضرت باریتعالی کے کوئی نہیں اور جو نام کہ بدخوئی و خصومت پر دلالت کرتا ہو یا بمعنے ہو جیسے پھتر و خان گھوڑو خان گھانسی خان وغیرہا اوس سے بھی پرہیز کرے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدترین ناموں کا حرب اور مرۃ ہے اسواسطے کہ اوسکی معانی جنگ و خصومت و بدخوئی پر دلالت کرتے ہیں بخاری و مسلم میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا نام برا ہو اوسکو اوسکا بدل دینا مستحب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام عبد اللہ سے بدل دیا تھا اور حضرت زینب کا رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا آپنے فرمایا کہ اپنے آپکو اچھا کہنا چاہئے اسلئے انکا نام زینب فرمایا پس جن لفظوں میں زیادہ تعلّی ہو یا برائی معلوم ہو ایسے نام رکھنا درست نہیں لیکن جن اسموں کے معانی اچھے ہوں اور عبدیت کا تعلق نام سے معبود برحق کے ساتھ سمجھا جاے ایسے ناموں کا رکھنا نہایت بہتر اور افضل ہے صحیح ترمذی میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مولود کا نام اوسکے پیدا ہونے سے ساتویں دن رکھا کرو پس مناسب ہے کہ کوئی نام نا مناسب موصوفہ سے رکھے یا اور کوئی نام جو اُن ناموں کے مماثل ہو یا تبرکاً سلف صالحین کے ناموں سے معنون و موسوم کیا جاے تو بھی مضایقہ نہیں مشارق الانوار میں لکھا ہے کہ جو مولود پیدا نہو اور حمل ساقط ہو جاے تو اوسکا بھی نام رکھنا چاہئے اسلئے کہ عبد الرحمن بن زید کہتے ہیں کہ میں نے ایسا سنا ہے کہ سقط قیامت کو اپنے باپ سے فریاد کریگا اور کہیگا کہ تونے مجھکو کھو دیا اور بے نام چھوڑ دیا حضرت عمر ابن عبد العزیز نے فرمایا ہے کہ یہ کیونکر ہوگا باپ کو کبھی معلوم بھی نہیں ہوتا کہ حمل ساقط شدہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کسطرح نام رکھے عبد الرحمن نے جواب دیا

کہ بہت نام ایسے ہین کہ عورت اور مرد دونونکے ہو سکتے ہین جیسے عمارہ اور طلحہ اور حمزہ وغیرہ

فصل سوم آداب عقیقہ کے بیان مین

علما کا اتفاق ہے کہ عقیقہ سنت موکدہ ہے مشکوٰۃ شریف کے باب العقیقہ مین لکھا ہے
احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے لکھا ہے کہ سمرہ بن جندب نے بیان کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک مولود گرو ہے اپنے عقیقہ کے عوض یعنے ممنوع اور محبوس ہے
اپنے والدین کی شفاعت سے یعنے اگر وہ مولود ایام طفولیت مین بغیر عقیقہ ہونیکے مرجاے تو بروز
قیامت ماں باپ کی شفاعت نکریگا یا یہ معنے کہ اپنی صحت و سلامتی سے ممنوع و محبوس رہیگا یعنے
اکثر علیل و بیمار رہیگا مستحب یہ ہے کہ مولود کے پیدا ہونیکے ساتوین دن اوسکا عقیقہ کرین اگر ساتوین دن
نہو سکے تو چودہوین یا اکیسوین دن کرین اور جب بھی نہو سکے تو جب ممکن ہو ادا کرے اگرچہ برس
گذر جائین اسلئے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ پچاس برس کی عمر مین کیا تھا عجالۃ النفیقہ
فی مسائل العقیقہ مین لکھا ہے کہ اگر عقیقہ ساتوین دن نہو سکے تو جب ممکن ہو ادا کرے لیکن ساتوین دن
کا لحاظ رکھے یعنے اگر لڑکا بروز جمعہ پیدا ہو تو عقیقہ پنجشنبہ کے دن کرے اور جو بروز پنجشنبہ پیدا ہو تو
بروز چہارشنبہ علی ہذا القیاس اور عقیقہ سات دن سے قبل کرنا درست نہین ہے اور مولود کے سر کے
بالون کو چاندی کے برابر وزن کرکے اوس چاندی کو صدقہ کی نیت سے محتاج کو دینا مستحب ہے اور
حجام کی اجرت مین دینا شان صدقہ کے خلاف ہے اور جو لوگ مالدار و صاحب مقدور ہین اگر اون
بالون کو سونے سے وزن کرکے اوس سونے کو تصدق کرین تو بھی جایز ہے اور اون بالون کو
زمین مین دفن کردینا مستحب ہے افضل یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور لڑکی ہو تو ایک بکرا خواہ
نر ہو یا مادہ مینڈھا ہو یا دنبہ ہو لیکن بکرا یا مینڈھا ایک برس سے کم نہو اور دنبہ چھ مہینے سے کم نہو اور
اونٹ قربانی کا پانچ برس سے کم کا درست نہین اور گاے دو برس سے کم کی درست نہین اور جانور

کچھہ عیب دار ہنو یعنے اگر اندھا ہووے یا کانا یا لنگڑا یا سینگ ٹوٹا یا کان کٹا یا دم کٹا یا دبلا
یا بہت لاغر ہووے تو ان سب جانورون کی قربانی کرنی درست نہین کیونکہ جو شرطین اور صفتین قربانی
کے جانورین لازم ہین وہ سب عقیقہ کے جانورین بھی لازم ہین لیکن جانور اگر بے سینگ یا دیوانہ ہو تو
اوسکی قربانی درست ہے **فائدہ** شرح القدیر مین لکھا ہے کہ گاے اور اونٹ بھی عقیقہ مین
درست ہے اوسکا ساتوان حصہ ایک بکری کے برابر ہے بشرطیکہ سب حصہ دارونکی نیت عقیقہ
یا قربانی کرنے کی ہو اور اوسکا گوشت اس طور پر تقسیم کرنا بہتر ہے کہ اوسکا حجام کو اور
ایک ران دائی کو دین باقی گوشت کے تین حصہ خواہ تولکر خواہ اندازہ سے کرین پھر ایک حصہ
محتاجون اور مسکینون کو دیکر دو حصے جو باقی رہین اوسکو پکا کر اقربا اور محلہ دارونکو کھلائین اور
آپ بھی کھائین اسواسطے کہ علمانے لکھا ہے کہ عقیقہ اور قربانی کا ایک حکم ہے شرح وقایہ
مین لکھا ہے کہ قربانی کرنیوالا قربانی کے گوشت سے آپ کھاے اور غنی اور فقیر کو کھلاے
اور سکھا رکھے درست ہے **فائدہ** جب یہ بات ثابت ہوئی کہ عقیقہ اور قربانی کا ایک حکم
ہے پس عقیقہ کا گوشت مولود کے ماں باپ اور دادا دادی اور نانا نانی اور دوسرے قرابتدارون
کو کھانا درست ہے مگر بعض مشایخین نے یہ لکھا ہے کہ قریب کے قرابت دارونکے کھانے سے
دوسرون کا کھانا بہتر ہے لیکن اس ذبیحہ کی ہڈیان نہ توڑین تو بہتر ہے اور جو اتفاقاً ٹوٹ
جائین تو کچھہ قباحت نہین ہے اسلئے کہ قربانی کی ہڈیان توڑنا کتب فقہ سے ثابت ہے
چاہئے کہ ہڈیون کو کپڑے مین لپٹکر ایک طرف دفن کردین جہان رہگذر نہو لیکن دفن کردینا
ذبیحہ کے سر اور پانون اور پوست کا درست نہین کہ مال ضایع ہوتا ہے اور ضایع کرنا مال کا شریعت
سے ناجایز ہے پس سر اور پانون مذبوحہ کے حجام کو دین یا اپنے خرچ مین لائین اور ہرگز دفن
نکرین اور اوسکے چمڑے کو بعد دباغت کے کتابونکی جلدون مین یا اور کسی کام مین صرف

کرین شلاً ڈول یا مشک وغیرہ بنائین یا خیرات کر دین **تنبیہ** عقیقہ اور اضحیہ کا پوست یا گوشت
تھوڑا بہت قصاب کی اجرت مین دینا درست نہین ہے اگر دین تو اضحیہ اور عقیقہ درست
اور مقبول نہوگا افضل ہے کہ مولود کا باپ خود ذبح کرے اور جو وہ نہو دادا یا چچا یا اونکا نائب
ذبح کرے اور جو یہ بھی نہون تو جو چاہے ذبح کر دے کتب فقہ مین لکھا ہے کہ عقیقہ کے
ذبح کیوقت یہ دعا پڑھنی بہتر ہے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فلان ابن فلان دَمُھَا بِدَمِہٖ
وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْھَا
وَاجْعَلْھَا فِدَاءً لِفُلَانٍ مِنَ النَّارِ اور عجالۃ الدقیقہ فی مسائل العقیقہ مین لکھا ہے کہ بعد اس
کے یہ بھی پڑھے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اگر مولود کا باپ خود ذبح کرے تو لفظ فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام کہے اور بجاے ابن فلان کے
ابنی کہے اور جو کوئی دوسرا ذبح کرے تو عقیقہ ابنی کی جگہہ عقیقہ فلان بن فلان کہے یعنے پہلے
فلان کی جگہہ اوس لڑکے کا نام اور ابن فلان کی جگہہ اوسکے باپکا نام کہے اور تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ
کی جگہہ تَقَبَّلْھَا مِنْہُ اور فِدَاءً لِابْنِیْ کی جگہہ فِدَاءً لِابْنِہٖ کہے اور جو عقیقہ دختر کا ہو اور
اوسکا باپ ذبح کرے تو ابنی کی جگہہ بنتی اور بذکر ضمیرونکی جگہہ مونث ضمیرین کہے اور لفظ فلان
کی جگہہ اوس دختر کا نام لے اور جو باپ کے سوا کوئی غیر ذبح کرے تو بنتی کی جگہہ بنت فلان اور
فداء ابنیہ کی جگہہ فداء لبنتہ کہے جب یہ دعا پڑھ چکے تو بسم اللہ اللہ اکبر کہتا ہوا ذبح کرے
اور بعد ذبح کے مولود کا سر مونڈوا کر سر پر زعفران یا صندل یا کوئی اور چیز خوشبودار ملین
کہ مستحب ہے آداب اور شرایط ذبح کے بائیسوین فصل مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے

فصل چہارم آداب ختنہ کے بیان مین

فتاوی قاضیخان مین منقول ہے کہ ختنہ کرنی سنت اور شعار اسلام ہے حتی کہ اگر کسی شہر کے لوگ متفق ہوکر ختنہ کرنی موقوف کردین تو حاکم وقت کو اونپر جہاد کرنا چاہئیے جیسا کہ اور خاص سنتون کے موقوف کردینے پر کیا جاتا ہے اور اکثر حضرات شافعیہ اور بعضے مالکیہ کے نزدیک ختنہ کرنی واجب ہے اور مسند امام احمد حنبل مین لکھا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ختان سنت ہے مردون کے واسطے یہ حدیث بھی ختنہ کی سنت ہونیکی موید ہے اور جیسا کہ ختنہ کرنے کی سنت اور واجب ہونیمین اختلاف ہے ویساہی اوسکے وقت مین بھی اختلاف ہے کہ کس عمر مین ختنہ کرنی چاہئیے قاضیخان مین لکھا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مجھکو اوسکے وقت کے تقرر کا علم نہین اور کوئی دلیل قطعی اوسکے تعین وقت پر قائم نہین عین العلم مین لکھا ہے کہ اوسکا وقت سات برس کی عمر ہے اور بعضون نے نو برس کسی دس برس بھی لکھی ہے اور بعض نے پیدا ہونے سے ساتوین دن بھی لکھا ہے اور بعض کہتے ہین کہ ساتوین روز سے تجاوز کرنا بہتر ہے کہ اسمین یہود کی مخالفت ہے اور ضرر کا خوف بھی نہین ہے قاضیخان مین منقول ہے کہ ختنہ کرنی نو برس کی عمر مین مناسب ہے اور جو اس سے کم مین ہو تو زیادہ بہتر ہے اور اگر نو برس سے کچھ دن زیادہ ہوجائین تو بھی کچھ قباحت نہین ہے اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ لڑکے کے ولی پر واجب ہے کہ قبل بلوغ سے ختنہ کرادے اور مجمع البرکات مین کنز العباد سے منقول ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر لڑکے مین اتنی طاقت ہے کہ اوسکے درد و رنج کی سختی کو اوٹھا سکتا ہے تو تاخیر نکرے اور جو نحیف اور ناتوان ہے تو قوت اور طاقت آنے تک تاخیر اور انتظار کرے اور یہی بات سب سے خوب اور بہتر ہے صحیح بخاری و مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام

ختنہ اسّی برس کی عمر مین ہوئی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ختنہ اسّی برس کی عمر مین اور حضرت اسحٰق کی پیدا ہونے کے ساتوین دن اور حضرت اسمٰعیل کی تیرا برس کی عمر مین ہوئی علی نبینا وعلیہم السلام لہذا یہی سنت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی آپکی اولاد مین جاری رہی چنانچہ سفر السعادت مین اسیطرح لکھا ہے فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ جس شخص کی ختنہ ہونیکے بعد معلوم ہو کہ جسقدر پوست کاٹنا سنت ہے اوس سے کم کٹا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ اگر نصف سے زیادہ کٹا ہے تو البتہ اوسپر حکم مختون کا لگایا جائیگا اور اگر نصف سے کم کٹا ہے تو اوسپر حکم مختون کا صحیح نہوگا اور جس لڑکے کی کہ ختنہ نہین ہوئی مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی ختنہ کی ضرورت باقی نہین ہے تو پھر اوسکی ختنہ کرنی نچاہئے اور اگر کوئی کافر بوڑھا مسلمان ہوا اور ختان کہے کہ اوسمین ختنہ کی برداشت اور طاقت نہین ہے تو اوسکی ختنہ نکرین اور جو شخص کہ قبل ختنہ ہونیکے بالغ ہوگیا اور طاقت ختنہ کی رکھتا ہے تو ایسی حالت مین قدما حنفیہ اوسکے ختنہ کرنے کو اسلئے منع فرماتے ہین کہ سنت کے ادا ہونے مین ترک فرض یعنے کشف عورت ہوگا جو امر جایز نہین ہے اور متاخرین حنفیہ کہتے ہین کہ اگر اوس شخص کے مرتد ہونیکا اندیشہ ہو تو اوسکی ختنہ کرنی بعد بلوغ کے بھی مصلحت وقت ہے اور شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنی واجب ہے عام اس سے کہ بالغ ہو یا نابالغ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ جو شخص قبل ختنہ ہونیکے بالغ ہوگیا ہو تو وہ آپ اپنی ختنہ کرلے بشرطیکہ آپ خود کرسکتا ہو اور جو خود نہین کرسکتا ہے تو بصورت امکان عورت ختانہ کے ساتھ نکاح کرلے یا اوسکو بطور جاریہ مول لے تاکہ وہ اوسکی ختنہ کردے **فائدہ** طریق ختنہ کرنیکی یہ ہے کہ جو پوست بطور غلاف کے ذکر کے منھ پر ہوتا ہے اوسکو اسطرح کاٹے کہ کامل حشفہ نظر آجائے ختنہ مین مصلحت یہ ہے کہ ہمیشہ پیشاب کی نجاست کا اثر باقی نہین رہتا اور مسلمان کا فرق ان سے

ممتاز ہوجاتا ہے فتاوای جواہر مین لکھا ہے کہ ختنہ کرنی دوشنبہ کے روز بعد زوال کے مسنون اور بروز یکشنبہ مکروہ ہے

فصل پنجم آداب لباس کے بیان مین

دنیا مین انسان کو منجملہ اور ضرورتون کے لباس کی سخت ضرورت ہے حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ او پیو اور خدا کی راہ مین تصدق کرو اور لباس ایسا پہنو جسمین اسراف اور تکبر نہو بخاری او مسلم مین بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر پیونددار تھی آپ اوسکو پہنتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین بندہ ہون پہنتا ہون جیساکہ بندہ پہنتا ہے مسنون یہ ہے کہ لباس متوسط درجہ کا پہنے اور دامن اور پایجامہ اور تہبند ایسا ہو کہ آدھی پنڈلی کہلی رہے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور تفاخر سے زیادہ تکلف کرنا پوشاک مین مکروہ ہے اور اگر یہ نیت نہو بلکہ اظہار شکریہ خدا تعالی کا خیال ہو تو مباح و مستحب ہے زعفرانی اور کسم کے رنگ کے کپڑے مردونکو حرام ہین اور عورتون کو جائز ہے مگر مخلوط کپڑا سرخ رنگ کا مرد کو درست ہے فتاوی حمادیہ مین بروایت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سرخ رنگ سے بچتے رہو کہ وہ شیطان کی زینت ہے اسواسطے کہ شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مجھکو دو کپڑے کسم مین رنگی ہوے پہنے دیکھکر فرمایا کہ یہ کفار کا لباس ہے سو تو انکو نہ پہن مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ان دونون کپڑون کو دہو ڈالون آپنے فرمایا بلکہ انکو جلادے فتاوی حمادیہ مین شرعۃ الاسلام سے منقول ہے کہ سب رنگون مین سفید رنگ بہتر اور مستحب ہے اور سبز رنگ مین نظر کرنے سے

آنکھوںمین روشنی زیادہ ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سبز چادر اوڑھی ہے
اور رسالہ آداب لباس مین لکھا ہے کہ اکثر لباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید تھا اور
آپ سفید لباس والے کو بہت دوست رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اے لوگو تم لباس سفید کا پہننا لازم کرلو آپ بھی لباس سفید پہنا کرو اور اپنے مُردون کو بھی
سفید کفن دیا کرو کہ سفید کپڑا سب کپڑون سے بہتر ہے اور بستان فقیہ ابی اللیث مین لکھا ہے
کہ سفید کپڑا پہننا مستحب ہے اور جو کپڑا کہ اوسکا تانا اور بانا دونون ریشم ہوں وہ عورتونکو درست ہے
اور مردون کو درست نہین البتہ چار انگل کے برابر سنجاف کے طرح اونکو بھی درست ہے اور جو کپڑا
کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط جہاد مین پہننا درست ہے اور جس کپڑے
کا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ مشروع اور درست ہے اور ریشمی کپڑے کا بچھونا اور تکیہ بنانا
درست ہے اور عورتون کو بہت باریک اور تنگ کپڑا کہ جس سے رنگت یا جسم کی قطع نظر آتی ہو
ہرگز پہننا نچاہیے ایسی پوشاک کا پہننا کہ جس سے ستر بالکل نہو اور اسراف بھی ہو حرام ہے
کیونکہ لباس تو خاص جسم ڈھانپنے اور بدن کی حفاظت کیلئے وضع ہوا ہے نہ بے پردگی
کے واسطے اور ایسے ہی لباس والیون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے
جیسا کہ مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ دو گروہ ہین دوزخیوں سے ایک اونمین سے وہ ہے کہ وہ لوگ دنیا مین سرون
کو گائے کی دم کی وضع کے کوڑون سے ناحق مارتے تھے اور دوسری قسم مین عورتین
ہین کہ ظاہر مین کپڑے پہنے ہوئے ہین اور حقیقت مین برہنہ ہین جھکانی والیان مردون کو
اپنی طرف اور جھکنے والیان مردونکی طرف پس وہ داخل نہونگی بہشت مین اور اوسکی بو بھی
نپائینگی حالانکہ جنت کی بو سو برس کی راہ سے بھی آتی ہے اور نیز مردانہ لباس عورتون کو اور

زنانہ لباس مردونکو پہننا حرام ہے اور لباس یہود و نصاریٰ و ہنود وغیرہ کی وضع کا بھی نہ پہنے
کیونکہ شرع شریف میں دین اسلام کے کسی اور دین مذہب کی وضع بنانی اوسکے ساتھ مشابہت
کرنے ممانعت ہے سنت یہ ہے کہ کپڑے کا پہننا داہنے ہاتھ سے شروع کرے اور
بہتر ہے کہ عمامہ کھڑے ہوکے باندھے اور پائجامہ بیٹھکے پہنے اور جب نیا کپڑا پہنے تو کہے
اللھم انی اسئلک من خیرہ وخیر ما ھو لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما ھو لہ
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو لباس نیا پہنے اوس کپڑے کی قسم کا نام لیکر یہ دعا کرے
اللھم لک الحمد انت کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ
وشر ما صنع لہ مثلاً وقل الیہ ھذہ العمامۃ او کسانی ھذا القمیص اسطرح اور کپڑون کا
نام لیکر بعد اوسکے اللھم آخر تک پڑھے بعض بزرگون نے کہا ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے ایک
چلو پانی لیکر اوسپر دس بار سورہ قدر پڑھکر وہ پانی کپڑے پر چھڑک دے اور یہ بھی ہے کہ جب کڑی
یا عمامہ یا ٹوپی نئی سر پر رکھے آیۃ الکرسی تین مرتبہ پڑھکر دم کرلے جب انگرکھا یا صدری یا کرتہ یا جبہ
یا عبا یا قبا یا دگلہ نیا پہنے سورۂ الم نشرح تین مرتبہ دم کرلے اور جب لنگی یا تہمد یا پائجامہ نیا پہنے
معوذتین تین بار دم کرلے اور نیا جوتا پہنے بعد دو رکعت نفل پڑھے لیکن کفش و موزہ سوا سے زرد
و سرخ کے سیاہ رنگ کا پہننا چاہیے اور پہنتے وقت داہنے پاؤن سے شروع کرے
اور نکالتے وقت بائین پاؤن سے اور کپڑا پہنے بعد جسم پر سینا بزرگون کے قول سے منع ہے
چاندی اور سونے کے زیور عورتون کو پہننا جائز ہے اور مردونکو حرام ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ حلال ہوا ہے سونا میری امت کی عورتون کیلئے اور حرام ہوا ہے مردون کیواسطے
لیکن عورتین ایسا زیور کہ جسمین آواز نکلتی ہو جیسے پازیب و جھانجھ وغیرہ نہ پہنین اسلئے کہ زبیر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اونکی لڑکی کو اونکی ایک لونڈی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

پاس ہیکلی اور انکے پانون مین گھنگرو تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو کاٹ ڈالا اور
فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یہ فرماتے تھے کہ ہر جرس کے ساتھ شیطان ہے
مرد کو انگوٹھی چاندیکی بنی ہوئی اور سونا اوسکے نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہے
مشکوٰۃ شریف مین صحیح ترمذی سے منقول ہے کہ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ یا رسول اللہ مین انگوٹھی کس چیز کی بناؤن آپنے فرمایا کہ چاندی کی لیکن وزن مین ایک
مثقال سے کم ہو اور ٹوٹا ہوا دانت چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہے اور سونیکے تار
سے منع ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی پہننی جائز نہین بادشاہ اور قاضی کو
مہر کی انگوٹھی کا استعمال سنت ہے جس ظرف مین چاندیکی میخ وغیرہ ہو اوسمین کھانا پینا اور
چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پر بیٹھنا جائز ہے اور چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا عورت
اور مرد کو حرام ہے صرف محدثین کے نزدیک سوا کھانے اور پینے کے ظروف کے اور قسم کے
چاندی سونیکے ظروف وغیرہ کا استعمال درست ہے جیسے پاندان یا [illegible] مثلاً گلوبند
سلائی سرمہ دانی وغیرہ لیکن اکثر علما ملحوظ رکھتے ہین اور تقویٰ کے خلاف ہے

فصل ششم تربیت اولاد کے بیان مین

حضرت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب کیمیای سعادت مین لکھتے مین کہ فرزند
ماںباپ کے ہاتھ مین ایک امانت ہے اور اچھی زمین کے مثل ہے جو تخم اسمین بویا جائیگا اوگیگا
اگر نیکی کا تخم بویا جائیگا تو لڑکا دین و دنیا کی سعادت حاصل کریگا اور ماںباپ اوسکے ثواب مین
شریک رہینگے اگر بدی کا تخم بویا جائیگا تو لڑکا بدبخت ہوگا اور جو افعال اوس سے سرزد ہونگے
اوسکی برائی مین ماںباپ بھی شریک رہینگے جیسا کہ حقتعالی نے ارشاد فرمایا ہے قوا انفسکم
واهلیکم نارا یعنی بچاؤ تم اپنے ذاتون کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش دوزخ سے

آتش دنیا کے بنسبت آتش دوزخ سے لڑکے کو بچانا بہت ضرور ہے اوسکو آتش دوزخ
سے بچانیکی یہ صورت ہے کہ اوسکو ادب سکھائے اور نیک اخلاق کی تعلیم دے اور بری صحبت سے
بچائے کہ صحبت بد سب برائیونکی جڑ ہے اور اوسے اچھے کھانے اور پہننے کا خوگر نکرے کہ
اگر وہ خوگر ہو جائیگا تو اسکے بغیر رہ نسکیگا اور اچھے کھانے اور کپڑے کی تلاش مین اوقات
ضایع کریگا اسواسطے ابتدا ہی مین یہ کوشش کرنی چاہیے کہ جو عورت لڑکے کو دودھ
پلائے صالح اور نیک ہو اور حلال کا کھانے والی ہو کیونکہ انا کی خصلت لڑکے مین سرایت کرتی
ہے اور جو دودھ کہ حرام سے پیدا ہوتا ہے وہ پلید ہے جب لڑکے کے گوشت پوست کا نمو اوس
سے ہوگا تو اوسکی طبیعت مین اوسکا اثر ضرور پیدا ہوگا اور اوسکی مناسبت آیندہ ظاہر
ہوگی جب لڑکا باتین کرنی شروع کرے تو چاہیے کہ پہلے پہل اوسکو اللہ تعالی کا نام سکھائے
شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ پہلے اوسکو کلمہ توحید سکھائے بعد اوسکے یہ آیت سکھائے
فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم حدیث شریف مین وارد ہے کہ
جب کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب سے بولتا تھا تو اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت وقل
الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من
الذل وکبرہ تکبیرا تعلیم فرماتے تھے لڑکے مین پہلے کھانیکی خواہش پیدا ہوتی ہے تو کھانے
کے آداب اوسے سکھانا چاہیے کہ بسم اللہ کہے اور دہنے ہاتھ سے کھائے جلدی
نہ کھائے اور خوب چبائے اور دونرے کے نوالون پر نظر نہ ڈالے اپنے سامنے سے لقمہ اٹھائے
جب تک ایک نوالہ نہ کھالے اوسوقت دوسرے نوالہ کیواسطے ہاتھ نہ بڑھائے ہاتھ اور کپڑا
نہ بھرے کبھی کبھی اوسے روکھی سوکھی روٹی دینی چاہیے تاکہ ہمیشہ سالن وغیرہ کا عادی نہو جائے اوس
بہت کھانیکو اوسکی نگاہ مین برا ٹھہرائے اور جو لڑکے بہت کھاتے ہین اوسکے سامنے اونکا

عیب بیان کرے اور جو لڑکا باادب ہو اوسکی تعریف کرے تاکہ اوسکو بھی [illegible]
کرانیکا شوق ہو اور وہ بھی ایسا ہی کیا کرے سفید کپڑے اوسکی نگاہ مین اچھے ٹھہرائے
ریشمی اور رنگین کپڑے کی برائی اوسکے دل مین قایم کردے جو لڑکے حریص و بسیار خوار ہون
اور زیادہ تکلف کا لباس پہنتے ہون اونکی صحبت مین اوسے باریابی نہ دین کیونکہ اونکو
دیکھکر خود بھی اوسی حد تک کہانے پینے کی خواہش کریگا اور بری صحبت سے اوسے بچائے
رکھے ورنہ وہ شوخ اور بیباک ہوجائیگا اور مدت تک یہ باتین اوس سے نہین چھوٹینگی جب
لڑکے کو مکتب مین بٹھائے تو پہلے قران مجید پڑھائے پھر صالح اور پرہیزگار لوگون کی
حکایتین اور صحابہ کرام اور بزرگان سلف کی عادتین اوسکو سنائین اور سکھائین اور اوسپر اوسکو
قایم رکھنے کی مضبوط کوشش کرین اور اچھے شخص کو اوسکا معلم قرار دے جو انہین خیالات
اور اسلامی اصول پر اوسکی تعلیم مین مشغول رہے جب لڑکا اچھا کام کرے اور نیک عادت اوسمین
پیدا ہو تو رغبت کے طور پر اوسکی تعریف کرے اور اوسکو کوئی چیز جو اوسکی خواہش ہو دلائے
لڑکا اگر کچھ خطا کرے تو دو ایک بار انجان بنجائے تاکہ وہ سخت و سست باتین سننیکا عادی
نہوجائے خصوصا جب وہ مخفی کوئی خطا کرے تو اوسکا افشا کرنا اور اوسکو ذلیل کرنا آیندہ کیلئے
برا اثر پیدا کریگا اور جب بار بار خطا کرے تو سرزنش کرے اور سمجھائے کہ تیری اس خطا سے
کوئی واقف ہو تو لوگون مین تو ذلیل ہوگا باپ کو چاہیئے کہ اپنی عظمت اوسکے ساتھ قایم
رکھے اور مان کو چاہیئے کہ باپ سے اوسے ڈرایا کرے کچھ وقت اوسے کھیل کی اجازت
دینی چاہیئے تاکہ چاق ہوجائے اور اوداس و تنگدل نرہے کہ اوس سے اوسکی طبیعت مجہول
ہوجاتی ہے اور اوسے سکھانا چاہیئے کہ ہرایک سے فروتنی کیا کرے اور لڑکون کے سامنے
فخر اور لاف زنی نکیا کرے لڑکون سے کچھ نہ لے بلکہ اونہین کچھ دیا کرے اور اوسے سمجھائے

کہ وہ ہنر کا چھپا لینا نیرون اور بے ہمت لوگون کا کام ہے اور تاکید کرے کہ کشتی اچھا یا جس شی کو لے کر اوس سے وہ تباہ ہوگا اور برے کامون مین پڑ جائیگا اور اوسے کہنا چاہیے کہ لوگون کے سامنے نہ تھوکے اور ناک چھینکے بلکہ علیحدہ ہوکر یہ کام کرے اور کسی کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھے بلکہ ادب کے ساتھ بیٹھا کرے اور بہت بکا نکرے اور قسم نہ کھایا کرے جب تک کوئی کچھ نہ پوچھے از خود بات نکرے اور جو اوس سے بڑا ہو اوسکی عظمت کیا کرے فحش اور لعنت سے زبان کو بچا رکھے جب لڑکا سات برس کا ہو تو اوسے نرمی سے طہارت اور نماز ادا کرنیکا حکم دے جب دس برس کا ہو تو اوسکو اداء صوم وصلوٰة پر مجبور کرے چوری حرام خوری دروغگوئی کو اوسکے نزدیک برا ٹھہرائے اور ہمیشہ ان چیزونکی برائی بیان کیا کرے جب اسطرح لڑکے کو پرورش کرین اور وہ جوان ہو تو ان آداب کے رازون سے کہے تاکہ اوسمین اثر کرین پھر اوس سے کہے کہ کھانا کھانے سے مقصود یہ ہے کہ بندہ ایسے خدا کی عبادت کرنیکی قوت حاصل ہو اور دنیا سے زاد آخرت مقصود ہے اور دنیا فنا ہونیوالی اور موت ہر چیز کو لازمی ہے عقلمند وہی شخص ہے جو دنیا سے زاد آخرت لیتا جائے تاکہ جنت اوسے خوش ہو اور دوزخ کا حال اوس سے کہا کرے اور ثواب و عذاب کی کیفیت بھی سنائے جب ابتدا ہی سے ادب کے ساتھ پرورش کرینگے تو یہ باتین نقش کالحجر ہو جائینگی اور اگر پہلے سے اوسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جاوے تو اکثر آوارہ اور بے ادب ہوگا

فصل ہفتم آداب طلب علم کے بیان مین

علم اور طلب علم اور تعلیم کی فضیلت قرآن و احادیث وغیرہ سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العلماء ورثة الانبیاء اور فرمایا کہ عالم کیلیئے

زمین اور آسمان مین جو چیز ہے مغفرت طلب کرتی ہے اور فرمایا ہے کہ ایماندار عالم ایماندار
عابد سے ستر درجہ بڑھکر ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اعمال سے کون افضل ہے
آپنے فرمایا کہ خدا ے پاک کا علم لوگون نے عرض کیا کہ ہم اعمال سے افضل پوچھتے ہین آپنے فرمایا
کہ خدا ے پاک کا علم لوگون نے عرض کیا کہ ہم عمل کو پوچھتے ہین اور آپ علم ارشاد فرماتے ہین
آپنے فرمایا کہ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل کار آمد ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل
بھی بے سود ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علما کے درجات ایماندارون کے
اوپر سات سو درجے ہونگے کہ دو درجون کا فاصلہ پانسو برس کی راہ ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کمیل رضی اللہ تعالی عنہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ اے کمیل علم مال سے بہتر ہے علم تیری
حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی علم حاکم ہے اور مال محکوم اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور
علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے ابو الاسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ کوئی چیز علم سے بڑھکر عزت والی
نہین کہ بادشاہ لوگون پر حاکم ہوتے ہین اور علما بادشاہون پر حکومت کرتے ہین حضرت
ابن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کون ہین اونھون نے فرمایا کہ علما پھر پوچھا کہ
بادشاہ کون ہین فرمایا کہ زاہد پھر پوچھا کہ کمینے کون ہین فرمایا کہ جو لوگ اپنے دین کو بیچکر کھاتے ہین
تحقیق کہ عالم کے سوا اورون کو آدمی نکہا اسلئے کہ جن اسباب سے حیوان اور انسان مین
تمیز ہوتا ہے وہ علم ہے اور انسان اوسوقت انسان کہلائیگا کہ خاصہ ذمیمہ حیوانیہ سے
نجات پائے اور جس شخص کو علم نہین تو اوسکا دل بیمار ہے اور بیماری کا نتیجہ غالبًا موت ہوا
کرتا ہے مگر اوس شخص کو اپنے دلکی بیماری اور موت کی خبر نہین ہوتی اسی واسطے قرآن
شریف مین ارشاد ہوا ہے فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم تعلمون اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة اور فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہوکر اپنی بازو اوسکے لئے
بچھاتے ہین اور فرمایا کہ اگر تو جا کر کوئی علم کا باب سیکھے تو اس سے بہتر ہے کہ سو رکعتین
نفل پڑھے اور فرمایا کہ علم خزانہ ہے اور اوسکی کنجی سوال ہے پس علم کا سوال کرو
اوسمین چار شخصون کو ثواب ملتا ہے ایک سوال کرنیوالے کو دوسرے مجیب کو تیسرے
سننے والے کو چوتھے اوسکو جو اونسے محبت رکھتا ہو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی
حدیث مین ارشاد ہے کہ مجلس علم مین حاضر ہونا ہزار رکعتین پڑھنے اور ہزار بیمارون کی
عیادت کرنی اور ہزار جنازہ کی شرکت سے بہتر ہے کسی نے عرض کیا کہ قرآن کی
تلاوت سے بھی بہتر ہے آپنے فرمایا کہ قرآن بدون علم کے کب مفید ہے اور حضرت ابو درداؔ
فرماتے ہین کہ اگر مین ایک مسئلہ سیکھون تو میرے نزدیک تمام شب کی بیداری سے اچھا ہے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا
مرجانا ایسے عالم کی موت سے کم ہے جو خدا تعالی کے حلال و حرام سے واقف ہو اور جیسا
کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے اوسیطرح تعلیم کرنی بھی فرض ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے
واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ یعنے جب
اللہ تعالی اقرار لیا کتاب والون سے کہ اوسکو بیان کروگے لوگون کے پاس اور نہ چھپاؤگے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین من علم علما فکتمہ الجمہ اللہ یوم
القیمۃ بلجام من النار یعنے جو شخص علم سیکھے اور اوسکو چھپائے اللہ تعالی اوسکو آگ کی
لگام دیگا اور فرمایا ہے اذا مات ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلاث علم ینتفع بہ
وصدقۃ جاریۃ وولد صالح یدعو لہ بالخیر یعنے جب آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا
عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیز اول علم جس سے اورونکو فائدہ ہو دوسرا صدقہ جاریہ تیسرا

نیکبخت لڑکا جو اوسکے لئے دعاء خیر کرے اور فرمایا الدال علی الخیر کفاعلہ
یعنے خیر کا بتانیوالا مثل خیر کے کرنیوالے کے ہے اور فرمایا کہ جو شخص کہ علم کا ایک باب سیکھے
اسلئے کہ لوگون کو سکھاوے تو اوسکو ستر پیغمبرون اور صدیق کا ثواب دیا جائیگا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی عبادت
کرنیوالون اور جہاد کرنیوالون سے ارشاد فرمائیگا کہ جنت مین جاؤ عالم عرض کرینگے کہ
الٰہی وہ ہمارے علم کے طفیل سے عبادت اور جہاد کیا تھے شایان اکرام ہم من اللہ تعالی
ارشاد فرمائیگا کہ تم میرے نزدیک مثل بعض فرشتون کے ہو تم شفاعت کرو تمھاری
شفاعت منظور ہوگی پس وہ شفاعت کرینگے پھر جنت مین داخل ہونگے اور بہتر صدقہ وہی علم
کا ہے جو تعلیم سے دوسرون کو پہونچے اور فرمایا خوب عطا اور عمدہ ہدیہ کلمہ حکمت ہے
جسکو تو سنے اور یاد رکھے پھر اوسکو اپنے بھائی مسلمان کے پاس لیجا اور اوسکو سکہاوے تو
ایک برس کی عبادت کے مساوی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ
جو شخص لوگون کو بہتر بات سکہاتا ہے اوسکے لئے تمام چیزین سمندر کی مچھلیون تک استغفار
کرتے ہین اسلئے کہ علم دل کی زندگی ہے اوسکے باعث جہالت نہین رہتی اور علم نور ہے
جسکے روبرو تاریکی مطلق دور ہوجاتی ہے اوس سے بدن کو قوت آتی ہے اوسکے باعث بندہ
نیک لوگون کے مدارج حاصل کرتا ہے علم کی فکر روزہ رکھنے کے برابر ہے اور اوسکے
درس مین مشغول رہنا شب بیداری کے مساوی ہے اور اوسکے باعث خدا تعالی کی
اطاعت اور توحید اور عبادت اور ورع اور تقوی اور صلۂ ارحام اور معرفت حلال اور حرام کی
حاصل ہے علم امام ہے اور عمل اوسکا تابع ہے نیکبختون کے ہی دل مین اوسکی جگہہ ہوتی ہے
اور بدبخت اوس سے محروم رہتے ہین جو شخص علم تحصیل کرے اور عمل کرے اور لوگون کو

علم سکھائے تو ایسے شخص کو آسمان و زمین کے ملکوت مین عظیم کہا کرتے ہین اور اوسکا حال
آفتاب کیطرح ہے کہ دوسرونکو روشنی دیتا ہے اور آپ بھی روشن ہے یا مشک
جیسا ہے کہ دوسرونکو معطر کرتا ہے اور خود بھی خوشبودار ہے اور جو شخص دوسرون کو بتاتا ہے
اور آپ علم کے بموجب عمل نہین کرتا اوسکا حال ایک فقر کا سا ہے کہ دوسرونکو اوس سے
فائدہ ہوتا ہے اور وہ خود علم سے مستفید نہین یا سان کا سا ہے کہ لوہے کو تیز کردیتی ہے
اور خود نہین کاٹتی یا سوئی کا سا ہے کہ غیرون کیلئے لباس تیار کرتی ہے اور خود لباس سے
عاری ہے یا چراغ کی بتی ہے کہ اورونکو روشنی دیتی ہے اور خود جلتی ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لم ینفعہ اللہ سبحانہ بعلمہ
یعنے قیامت کے روز سب لوگون سے زیادہ سخت عذاب اوسی عالم کو ہوگا جس کو اللہ پاک نے
اوسکے علم سے کچھ نفع ندیا ہو اور فرمایا ہے کہ عالم بدکار کو ایسا عذاب دیا جائیگا کہ اوسکے
عذاب کی سختی کیوجہ سے دوزخی اوسکے گرد ہونگے اور فرمایا ہے قیامت کے روز عالم
بیعمل لایا جائیگا پس آگ مین ڈالدیا جائیگا اور اوسکے آنتین نکل پڑینگے پس اونکو لئے
ایسا گھومیگا جیسے گدہا چکی کو لئے گھومتا ہے اور دوزخی اوسکے گرد ہونگے اور پوچھینگے تیرا
کیا حال ہے وہ کہیگا کہ مین خیر کو کہتا تھا اور خود نہین کرتا تھا اور بدی سے منع کرتا اور خود مرتکب
ہوتا تھا اور فرمایا کہ آخر زمانے مین عابد جاہل ہونگے اور علما فاسق اور فرمایا ہے کہ علم کو
اس غرض سے نسیکھو کہ اوس سے علما کے ساتھ فخر کیا جاوے اور بیوقوفون سے بحث کیجاوے
اور لوگون کے منھ اپنے طرف پھیر لئے جائین اور جو کوئی ایسا کریگا وہ دوزخ مین جائیگا
اور فرمایا ہے البتہ مین دجال کے بہ نسبت تمپر زیادہ خوف کرتا ہون کسی نے عرض کیا وہ کیا ہے
آپنے فرمایا کہ گمراہ کرنیوالے اماموں سے ڈرتا ہون اور فرمایا جو شخص علم مین زیادہ ہوا اور زہد

مین زیادہ نہو اوسکو اللہ تعالی سے وہ دوری بھی زیادہ ہوگی اور حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علماء بد کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پتھر نہر کے منہ پر گرکر پڑا ہو کہ وہ خود
نہ پانی پیوے نہ پانی کو بہنے دے کہ کھیت مین جاوے یا مثال اونکی جیسے پاخانہ کا کہ باہر گچ سے اور
اندر بدبو یا قبر ہے کہ اوپر سے آراستہ ہے اور اندر مردہ کی سڑی ہڈیان ہین آپس اس سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو عالم متقی نہین دنیادار حریص ہے وہ جاہل کی بہ نسبت بری
حالت اور سخت عذاب مین ہوگا اور جو لوگ فلاح کو پہنچنے والے اور مقرب ہین آخرت
کے عالم ہین اور اونکے بہت سے علامتین ہین جو کتاب احیاء علوم الدین مین بشرح بسط
مرقوم ہین یہان مختصر صرف پانچ بیان کیا جاتا ہے کہ پانچ اخلاق ہین اول خوف دوم
خشوع سوم فروتنی چہارم حسن خلق پنجم آخرت کو دنیا پر اختیار کرنا جو سبکی اصل ہے حاصل یہ کہ
عالم آخرت اپنے علم کی جہت سے دنیا کی طلب نکرے اسلئے کہ درجہ عالم کا وہ ہے کہ
دنیا کی حقارت اور ناپائداری اور آخرت کی عظمت اور پائداری اور اوسکی غیر محدود نعمتین اور
اوسکی وسعت معلوم کرلے اور یقین کرلے کہ دنیا اور آخرت ایک دوسری کی ضد اور ترازو کے دو
پلون کیطرح ہین کہ جتنا ایک جھکے اوسیقدر دوسرا اوٹھے یا مشرق و مغرب جیسے ہین کہ جتنا ایک
سے قریب ہو اوسیقدر دوسرے سے دور ہو اور جو شخص کہ دنیا کی حقارت اور ضلالت نہین سمجھتا
تو ایسا شخص عقل مین فساد رکھتا ہے اسلئے کہ تجربہ سے اوسکو ثابت ہے تو جس شخص کو
عقل ہی نہو وہ کیونکر عالم کہا جاویگا اور جو شخص کہ آخرت کی بزرگی اور پائداری کو نہین جانتا ہے
وہ مسلوب الایمان ہے اور جسکا ایمان ہی نہین وہ عالم کیونکر ہوگا اور جو شخص دنیا و آخرت کا
ضد ہونا تسلیم کرتا نہین تو وہ سب انبیا کے شریعتون سے ناواقف ہے پس ایسا شخص بھی
علما مین شمار نہین ہوسکتا اور جو شخص ان سب باتون کو جانکر آخرت کو دنیا پر اختیار نکرے تو

وہ شیطان کا قیدی ہے کہ اوسکی خواہش نے اوسکو تباہ کردیا ہے اور بدبختی اوسپر
غالب آگئی ہے پس جنکی یہ حالت ہو وہ علما کے زمرہ مین کیونکر متصور ہوسکتے ہین غرض کہ علما
تین طرح کے ہین ایک تو وہ کہ آپ بھی ہلاک ہون اور دوسرونکو بھی ہلاک کرین وہ ایسے ہین کہ علانیہ
طالب دنیا کے ہین اور اوسکی طرف بدل متوجہ ہین دوسرے وہ کہ خود سعید ہین اور دوسرونکو بھی سعید
کرتے ہین وہ ایسے ہین کہ خلق کو ظاہر و باطن خدا تعالی کیطرف بلاتے ہین تیسرے وہ کہ خود ہلاک
ہونیوالے ہین اور دوسرونکو سعید کرتے ہین وہ ایسے علما ہین کہ آخرت کیطرف بلاتے ہین
اور ظاہر مین دنیا کے تارک ہین مگر دل مین یہی مقصود ہے کہ لوگون مین ہم مقبول ہون اب
ہم طالب علم اور معلم کے آداب ذکر کرتے ہین ہرچند طالب علم کے آداب بہت ہین
مگر وہ سب انہین دس آداب مین شامل ہین اول یہ ہے کہ اپنے نفس کو رذیل عادات سے
پاک کرے کہ علم دل کی عبادت اور باطن کی درستی کا باعث ہے اور جسطرح نماز کہ بدون
طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی اسیطرح حالت علمی بجز برے عادات سے پاک ہونے کے
درست نہین ہوتی دوسرا یہ ہے کہ طالب علم دنیا کے غیر ضروری اشغال کو کم کردے
اور اپنے اقارب اور وطن سے دوری اختیار کرے اسلئے کہ علایق سب مانع اور شاغل ہین اور
جب کہ دل متعدد خیالات مین پھنس گیا تو اوس سے ایک کام کا بھی پوری طرح انجام نہ پاتا ہو
تیسرا یہ ہے کہ علم پر تکبر اور اوستاد پر حکومت نکرے بلکہ اپنے معاملہ کو بالکل اوسکے اختیار پر چھوڑدے
اور اوسکی نصیحت کو ایسا مانے جیسے جاہل بیمار طبیب حاذق کی باتین مانتا ہے اور چاہئے کہ
اوستاد سے انکساری کے ساتھ پیش آوے اور اوسکی خدمت سے ثواب و شرف کا طالب ہو
کیونکہ علم بدون انکسار و ادب کے نہین آتا چوتھا یہ ہے کہ طالب علم ابتدا اختلاف کی باتین سننے
سے احتراز کرے اسلئے کہ مختلف فیہ مسایل سے مبتدی کی عقل متغیر اور پریشان ہوتی ہے مبتدی

کو شبہات سے منع کرنا ایسا ہے جیسے نو مسلم کو کفار کے ملنے سے پانچوان یہ ہے کہ طالب علم عمدہ علوم سے کوئی فن اور کوئی قسم بدون دیکھے نچھوڑے اور اسطرح دیکھے کہ اوس کے مقصود اور علت غائی سے مطلع ہو جائے پھر اوس مین کمال پیدا کرنیکا طالب ہو ورنہ جو اہم ہون اوسمین مشغول ہو کر اوسکو کامل کر لے اور باقی علوم سے تھوڑا تھوڑا حصہ حاصل کرے کیونکہ باہم علوم ایکدوسرے کے مددگار اور آپسمین ملے ہوئے ہین چھٹا یہ ہے کہ علوم کے حاصل کرنے مین ترتیب کا لحاظ رکھے اور جو اہم ہو اوس سے شروع کرے اسوجہ سے کہ عمر سب علوم کے حصول کیلئے کافی نہین ہوتی اسلئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ ہر چیز سے عمدہ چیز حاصل کرے ساتوان یہ ہے کہ کسی فن مین قدم نرکھے جب تک کہ اوس سے پیشتر کے فن کو پورا نکر لے اسلئے کہ علوم مین ایک ترتیب ضروری ہے اور ایک علم دوسرے کا راستہ ہے اور چاہئے کہ جس علم کے حصول کا قصد کرے اوس مین یہ نیت ہو کہ ہم بالضرور اسکے بعد کا علم بھی پڑہینگے آٹھوان یہ ہے کہ اوس سبب کو معلوم کرے جس سے علوم کا شرف حاصل ہوتا ہے اور شرف دو چیزون کے باعث ہے اول نتیجہ کے لحاظ سے دوم دلیل کی پختگی اور قوت سے مثلاً علم دین اور علم طب جو دیکھتے ہین تو اول کا نتیجہ زندگی ابدی اور دوسرے کا نتیجہ زندگانی فانی اسی جہت سے علم دین اشرف ہوگا کہ اوسکا ثمرہ بھی اشرف ہے نوان یہ ہے کہ طالب علم کا قصد علم سے سردست تو یہ ہو کہ اپنے باطن کو آراستہ اور فضیلت سے مزین کرے اور انجام یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور فرشتون اور مقربان ملاء اعلیٰ کی ہمسائگی حاصل ہو اور علم سے غرض ریاست اور مال و جاہ اور بیوقوفون سے جھگڑنے اور ہمسرون پر فخر کرنیکی نہو اور جس شخص کی نیت علم سے قرب الٰہی ہو تو بالضرور وہ ایسے علم کو طلب کرے جو اوسکے مقصود سے بہت قریب ہو یعنے علم آخرت کا جو شخص علم سے خدا تعالیٰ کی رضا کا قصد کریگا خواہ کوئی علم ہو تو وہ علم

اوسکو مفید ہوگا اور اوسکا رتبہ بلند کریگا دسوان یہ ہے کہ علم کی نسبت اصلی مقصد کیطرف
معلوم کرے اور اوسکا مقصد حق ہو جو لوگ کہ متوجہ مقصد ہوون تو اونہین ہرگز معرفت
حاصل ہوگی اور جسکا طلب علم مین محض دنیا طلبی کی نیت ہو تو وہ علم علم آخرت سے علحدہ
ہے ہان برعکس ہے کہ ابتدا مین حصول دنیا کی نیت تھی مگر آخر مین اوسی علم نے بہتر نتیجہ نکالا
اور علم آخرت کی جانب رجوع کردیا تو طالب علم کو بھی آداب کافی ہین لیکن جب آدمی تعلیم
و تدریس مین مشغول ہو تو گویا اوسنے ایک بہت بڑا کام اپنے ذمہ لیا اسلئے اوسکے آداب
قواعد کو بھی یاد رکھنا چاہئے اول یہ ہے کہ شاگردون پر شفقت کرے اور اونکو اپنی اولاد
کے برابر جانے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین انما انا لکم مثل الوالد بولدہ
اور آخرت کی آگ سے شاگردونکو بچاتے چونکہ اس آگ سے بچانا دنیا کی آگ سے
بچانیکے بہ نسبت اہم ہے اسلئے اوستاد کا حق ماں باپ کے حق سے مقدم ہے کہ باپ اوسکی
زندگی اور وجود فانی کا سبب ہے اور اوستاد زندگی باقی کا باعث ہے اگر اوستاد نہوتا تو
اوسکی موجودہ حالت ہلاکت دائمی کیطرف پہونچاتی تھی اوستاد سے یہان ہماری مراد محض علم
دین کا سکہانیوالا ہے اسلئے کہ تعلیم کرنا دنیا کے ارادہ سے تو خود بھی تباہ ہوتا ہے اور دوسرے
کو بھی تباہ کرتا ہے جسطرح کہ ایک شخص کے اولادونکا دستور ہے کہ باہم پیار اور محبت سے
رہتے ہین اسیطرح ایک اوستاد کے شاگردون مین بھی دلی دوستی ہونی چاہئے اسلئے کہ
علما اور آخرت کے لوگ خدا تعالی کے پاس سفر کرنیوالے اور دنیا سے اوسی کیطرف گذر جانے
والے ہین جو مسافر شہرون کو جاتے ہین راہ مین اونکو رفیق ملنا دوستی اور پیاری کا سبب
ہو جاتا ہے اور جب جنت اعلی کا سفر ہو تو اوسکے رستہ مین رفیق کے ساتھ محبت
کیونکر نہوگی اور سعادات اخروی مین تنگی نہین ہے کہ ایک کو ملجائیگی تو دوسرا نپائیگا

اسی جہت سے آخرت کے لوگون مین نزاع اور حسد نہین ہوتا ہے بخلاف دنیا داری
کے کہ اوسمین گنجایش نہین ہے اسی لئے ہمیشہ اوسکے بابت مین لڑائی جھگڑے رہتے ہین دوسرا ادب
یہ ہے کہ تعلیم کے بابت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرے یعنے علم سکھانے پر مزدوری
طلب کرے اور نہ کسی طرح کے بدلے کی نیت ہو نہ شکر کا خواہان ہو بلکہ صرف خدا تعالی کے
واسطے اور اوسکے قرب کے طلب کیلئے سکھاتا ہے اور یہ نہ جانے کہ شاگردون پر میرا احسان
ہوتا ہے بلکہ اونکا احسان مند ہوتا اور یہ تصور کرنا لازم ہے کہ فضل مجھکو انھین کے سبب حاصل
ہے پس جب اوستاد کو تعلیم مین شاگرد کے باعث ثواب خدا تعالی کے نزدیک زیادہ ہوتا
ہے تو پھر شاگرد پر احسان رکھنے سے کیا معنے اگر شاگرد نہوتا تو اوستاد کو یہ ثواب کہان سے
ملتا اسی لئے بجز خدا تعالی کے ثواب اور بدلہ اور کسی سے نہ مانگنا چاہئے اگر اوستاد شاگرد
سے یہ توقع رکھتا ہے کہ میرے ہر مشکل مین کام آئے اور ضرور ہے دنیاوی مین مدد دے
اور فرمان بردار رہے تو اسطرح کا اوستاد نہایت دنی اور خسیس ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ
شاگردون کی نصیحت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے اور اونکو تنبیہ کرے کہ علم کی
طلب محض قرب الٰہی کیلئے کرے مال کی طلب اور فخر کرنیکے لئے علم نہین ہے اور اس
امر کی عظمت اونکے دل مین جسقدر ممکن ہو اول ہی قایم کردے اسلئے کہ عالم فاجر کی
اصلاح کم ہوتی ہے اور خرابی زیادہ ہے چوتھا یہ کہ شاگرد کو اخلاق بد سے جہانتک ہوسکے
نہایت نرم الفاظ سے منع کرے اور توبیخ کے ساتھ نہ جھڑکے اسلئے کہ تصریح ہیبت کا
حجاب دور کرتی ہے اور خلاف کرنے پر جرأت کا باعث ہوتی ہے اور ایک وجہ تصریح
نکرنیکی یہ بھی ہے کہ جو نفوس اچھے اور جنکے ذہن تیز ہوتے ہین وہ کنایۃً کہنے مین بھی
اوسکے معنے نکال لیتے ہین اور مقصود کو سمجھ جانیکی خوشی اوسکے بموجب عمل کرنیکی رغبت

دلالت ہے تاکہ وہ مردوں کو معلوم ہو یہ بات انکی دانائی سے مخفی نرہی پانچوان یہ ہے کہ اوستاد جس علم کو سکھاتا ہو اوسکو چاہئے کہ شاگرد کے سامنے اوس علم کے بالاتر علوم کی برائی نہ بیان کرے جیسے لغت پڑہانیوالا فقہ کو برا کہے اور فقہ سکھانے والا علم حدیث و تفسیر کو برا کہے معاذ اللہ یہ عادتین بری ہین انسے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ جو اوستاد ایک علم کی تعلیم کا کفیل ہو اوسکو چاہئے کہ شاگرد پر دوسرے علم کے سیکھنے کی راہ بھی آسان کردے اور اگر کسی علم کا کفیل ہو تو اوسمین ترتیب کا لحاظ رکھے کہ شاگرد ایک مرتبہ سے دوسرے پر ترقی کرتا جاے چھٹا یہ ہے کہ شاگرد کے سامنے بیان کرنیمین صرف اوسکی سمجھ پر کفایت کرے ایسی بات اوس سے نہ کہے جس تک اوسکی عقل نہ پہونچے تاکہ وہ اوس سے نفرت نہ کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کسی قوم کے سامنے ایسی بات کہتا ہے کہ جسکو اونکی سمجھ نہین پہونچتی تو اون مین سے کچھ لوگون پر فتنہ ہوجاتا ہے اوستاد کو چاہئے کہ شاگرد کے سامنے حقیقت کسی امر کی اوسوقت ظاہر کرے کہ اوسکو معلوم ہوجائے کہ شاگرد اوسکو اچھی طرح سمجھ جائیگا اور جس صورت مین کہ سمجھتا ہی نہو تو بطریق اولیٰ ذکر کرنا اوسکے آگے بیجا ہے ساتوان یہ ہے کہ جب شاگرد کا حال معلوم ہوجائے کہ کم سمجھ ہے تو اوستاد کو چاہئے کہ اوسکو ایسی بات بتائے جو اوسکے لایق ہو اور اوس سے یہ نہ کہے کہ اوسمین کوئی دقیق بات بھی ہے جو ہمنے تجھکو نہین بتایا کیونکہ اسقدر کہنے سے شاگرد کی رغبت مین فرق ہوگا اور دل پر یہ امر شاق گذریگا اور وہ یہ وہم کریگا کہ مجھکو بتانے سے دریغ کرتے ہین کیونکہ اپنے گمان مین ہر شخص سمجھتا ہے کہ مین ہر ایک علم دقیق کے سمجھنے کے قابل ہون مثلاً کوئی شخص شرع کا پابند ہو اور جو عقیدے کہ سلف سے منقول ہین اوسکے دل مین جمے ہون اور اوسکی

عقل کو اوس سے زیادہ کا تحمل نہو تو اوسکے سامنے باریک مضمون کے حقیقتین بیان ہی
نکرنا چاہئے بلکہ اوسکو اوسکے کام پر چھوڑ دینا چاہئے اسلئے کہ اگر اوسکے سامنے باطن کے
اسرار ذکر کئے جاوین تو عام پابندی سے نکل جائیگا پس جو حد فاصل اوسمین اور گناہون
مین تھے وہ دور ہو جائیگی پھر پورا سرکش ہوکر اپنے آپکو اور غیرون کو ہلاک کریگا حاصل یہ کہ
عوام کیلئے باب بحث مفتوح کرنا نہ چاہئے ورنہ اوسکو اوسکے کام سے کھو دینا ہے آٹھون
یہ ہے کہ اوستاد اپنے علم کے بموجب عمل کرنا چاہئے ایسا نہو کہ کہے کچھ اور کرے کچھ اسلئے
کہ علم تو دلکی آنکھ سے معلوم ہوتا ہے اور عمل ظاہری آنکھ سے اور ظاہر بین لوگ بہت سے ہین
اوستاد اگر عمل علم کے خلاف کریگا تو ہدایت نہوگی اور جو شخص خود ایک کام کو کرے اور دوسرون
کو کہے کہ اوسکو نہ کرو تو لوگ اوس سے تمسخر کرینگے اور تہمت لگائینگے اور اوس کام کے
کرنیکے زیادہ حریص ہونگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام اچھا نہوتا تو اوستاد خود کیون اختیار
کرتے اوستاد کو اگر شاگرد کے لحاظ سے دیکھو تو لکڑی کے سایہ کی مثال ہے لکڑی اگر
خود سیدھی نہوگی تو اوسکا سایہ کیسے سیدھا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم اور اسی وجہ سے گناہون کا وبال عالم پر بنسبت جاہل کے
زیادہ ہوتا ہے کیونکہ عالم کے مبتلا ہونے سے ایک عالم مبتلا ہوجاتا ہے اور لوگ اوسکی
پیروی کرتے ہین اور جو شخص کہ کوئی طریق بد نکالتا ہے تو اوسپر اوسکا گناہ اور جو کوئی
اوس طریق پر چلے اوسکا گناہ ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دو
شخص بد ہین ایک تو وہ عالم کہ علانیہ مرتکب گناہ کا ہو دوسرا وہ جاہل کہ زاہد بنا ہو
اسلئے کہ جاہل اپنے زاہد بننے سے لوگون کو دھوکہ دیتا ہے اور عالم ارتکاب خطا
سے مغالطہ دیتا ہے واللہ اعلم

فصل ششم آداب کھانے پینے کے بیان مین

اللہ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور دوسری جگہ ارشاد ہے
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا کھانے اور پینے اور اسراف نہ کرنے اور
اچھا کام کرنیکو حق سبحانہٗ تعالی نے ان آیات مین ذکر فرمایا ہے تو جو کوئی اسلئے کھانا
کھائے کہ مجھے علم و عمل کی قوت ہو اوسکا کھانا کھانا بھی عبادت ہوگا اسیواسطے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پر ثواب ہوتا ہے یہانتک کہ اوس
لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منھ مین رکھے یا اپنے اہل و عیال کے منھ مین دے اور یہ اسلئے فرمایا
کہ ان سب کامون سے راہ آخرت ہی مقصود ہوتی ہے اور کھانا کھانا بھی دینی امرون کی اصل ہے
اسکی یہ علامت ہے کہ آدمی حرص سے نہ کھائے حلال کی کمائی سے بقدر حاجت کھائے
اور کھانیکے آداب ملحوظ رکھے کھانا کھانیمین کئی امور سنت ہین بعض کھانیکے پہلے بعض بعد
بعض درمیان مین پس جو امور کھانے سے پہلے مسنون ہین اون مین پہلا یہ ہے کہ ہاتھ منھ دھوئے
اسواسطے کہ کھانا کھانا جب زاد آخرت کی نیت سے ہو تو عین عبادت ہے پہلے ہاتھ منھ
دھونا وضو کے مانند ہے اور ہاتھ منھ پاک بھی ہو جاتے ہین حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی
کھانیکے پہلے ہاتھ دھویا کریگا وہ افلاس اور تنگدستی سے بیفکر رہیگا دوسرا یہ ہے کہ کھانا
دسترخوان پر رکھے صرف خوان پر نہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دسترخوان پر
کھانا نوش فرمایا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ سفرہ سفر یاد دلاتا ہے اور سفر
دنیا سفر آخرت یاد دلاتا ہے اور دسترخوان پر کھانا فروتنی بھی ہے اور دسترخوان پر
کھانا اگلے بزرگونکی عادت تھی تیسرا یہ کہ اچھی طرح بیٹھے داہنا زانو اوٹھاکر بائین پہلو کو دبا کر
بیٹھے یا دو زانو بیٹھے تکیہ لگاکر نہ کھائے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

مین تکیہ لگاکر کھانا نہین کھاتا اسلئے کہ مین بندہ ہون بندون کیطرح بیٹھتا ہون اور بندون کیطرح کھاتا ہون اور تکیہ لگاکر اور لیٹ کر کھانا مکروہ ہے مگر چنے وغیرہ جو اہل کے طور پر کھاتے ہین اونکو اسطرح کھانا مکروہ نہین چوتھا یہ کہ نیت کرے کہ مین قوت عبادت کیلئے کھاتا ہون خواہش دل کیواسطے نہین اس نیت کی درستی کی علامت یہ ہے کہ تھوڑا کھانیکا قصد کرے کہ بہت کھاجانا آدمیکو عبادت سے باز رکھتا ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ چھوٹے چھوٹے چند لقمے آدمی کی پیٹھہ سیدہی رکھنے کیلئے بس ہین اگر اسپر قناعت نہوسکے تو ایک تہائی پیٹ کھانیکے واسطے ہے اور ایک تہائی پانی کیلئے ایک تہائی سانس لینے کو ہے یعنے دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ سانس لینے کو خالی رکھے پانچوان یہ ہے کہ جب تک بھوک نہو کھانے پر ہاتھہ نہ ڈالے کھانے سے پہلے جو چیزین سنت ہین اونمین بہترین سنت بھوک ہے کیونکہ بھوک سے پہلے کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی اور جوکوئی کھانے مین ہاتھہ ڈالتے وقت بھی بھوکا او کھانے سے ہاتھہ کھینچتے وقت بھی کسیقدر اوسکو بھوک ہو تو وہ طبیب کا ہرگز محتاج نہوگا چھٹا یہ جو کچھہ حاضر ہو اوسپر قناعت کرے عمدہ کھانا نہ ڈہونڈہے اسواسطے کہ مسلمان کو قوت عبادت کی مقصود ہوتی ہے نہ کہ عیش و عشرت کی اور روٹی کی تعظیم سنت ہے اسواسطیکہ آدمی کی بقا اوسی سے ہے اور روٹی کی بڑی تعظیم یہ ہے کہ اوسکو سالن وساگ وغیرہ کے انتظار مین نرکھین بلکہ نماز کے انتظار مین بھی نرکھین جب روٹی حاضر ہو تو پہلے اوسے کھالین پھر نماز پڑہین ساتوان یہ کہ جسکسی کے ساتھہ آدمی کھاتا ہے جب تک وہ نہ آئے تب تک کھانے مین ہاتھہ نڈالے کہ تنہا کھانا اچھا نہین اور کھانے مین ہاتھہ جتنے زیادہ ہوتے ہین اوتنی ہی برکت زیادہ ہوتی ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اجتمعوا علی طعامکم مبارك لکم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ
جناب سلطان الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والثنا اکیلے خاصہ ہرگز تناول نفرماتے تھے اگر کسی کے
ساتھ کھانا کھائے تو ستّا آداب اور بھی بڑہائے پہلا یہ کہ جو شخص عمر یا علم یا پرہیزگاری
مین یا اور کسی سبب سے بڑکر ہو وہ جبتک کھانیکو ہاتھ نہ بڑہائے تب تک خود بھی ہاتھ
نہ بڑہائے اگر خود کسی سبب سے بڑکر ہے تو اونکو انتظار مین نرکھے دوسرا یہ کہ چپ نرہے یہ
اہل عجم کی عادت ہے بلکہ متقی پرہیزگاروں کے قصص و حکایت و کلام حکمت و شریعت سے
اچھے اچھے کیقدر باتین کرے واہیات خرافات نہ بکے تیسرا یہ کہ اپنے شریک کا خیال
رکھے کہ خود کسی حالت مین اوس سے زیادہ نہ کھا جائے اگر کھانا مشترک ہے تو یہ فعل حرام ہے
بلکہ خود کم کھائے اپنے ساتھی کو زیادہ دے اور اچھا کھانا اوسکے سامنے بڑہائے اگر ساتھی
آہستہ آہستہ کھاتا ہے تو اوس سے کہے کہ وہ اچھی طرح خوشی سے کھائے مگر تین بار سے
زیادہ کھانیکو نہ کہے اسواسطے کہ اس سے زیادہ کہنا اصرار اور افراط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین جب کسی امر کیلئے عرض کیجاتی تھی تو تیسرے دفعہ کے بعد اور کچھ سوال نہ کرتے
تھے اور آپکا دستور تھا کہ تقریر کو تین بار فرمایا کرتے تھے غرض کہ تین بار سے زیادہ کہنا مستحب نہین ہے
اور کھانے کیلئے قسم دینے کی ممانعت ہے کہ کھانا قسم دلانے کم حقیقت کھتا ہے چوتھا یہ
کہ ساتھی کو اوسکے کھانے مین اصرار کی حاجت نہ پڑے بلکہ جسطرح وہ کھاتا ہے اوسیطرح اوسکا
ساتھ دے اور اپنی عادت سے کم نہ کھائے کہ یہ ریا ہے اور تنہائی مین اپنے آپکو اوسیطرح
با ادب رکھے جس طرح لوگون کے سامنے مودب رہتا ہے تاکہ جب لوگون کے ساتھ اتفاق
ہو ادب سے کھانا کھا سکے اور اگر دوسرے کو زیادہ کھلانیکی نیت سے خود کم کھائیگا تو بہتر ہے
اور اگر اونکی خوشی کے واسطے زیادہ کھائیگا تو بھی بہتر ہے پانچوان یہ کہ نگاہ نیچے رکھے

اوروں سے کہ [illegible] اور لوگ [illegible] ظاہر کرتے ہیں تو [illegible]
پہلے خود ہاتھ [illegible] کھینچے اگر اوروں کم خور آہستہ ہوں تو پہلے ہاتھ روک رکھے تاکہ آخر کو [illegible]
طرح کھا سکے ورنہ عذر بیان کرے تاکہ اور لوگ [illegible] منہ سے [illegible] جس امر سے اور لوگ
طبیعت کو کراہت اور نفرت ہو وہ امر کرے [illegible] ظرف میں ہاتھ نہ [illegible] کی طرف [illegible]
نہ جھٹکے [illegible] ایسا نہو کہ منہ سے جو چیز نکلے وہ ظرف میں گرے اگر منہ سے کچھ نکالا [illegible]
منہ کو پھیر کر چیز داہنے سے کرے اوسے پھر ظرف میں نہ ڈالے کہ ان باتوں سے لوگوں کی
طبیعت نفرت کریگی اور نہ ایسی باتیں کرے جن سے نفرت پیدا ہو سکتی ہو [illegible] اگر [illegible]
میں ہاتھ دھوئے تو لوگوں کے سامنے طشت میں نہ تھوکے [illegible] اور اوسکے [illegible]
اگر لوگ اوسکی تعظیم کریں تو مانع ہو اور داہنی طرف سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے اجمعوا وضوئکم جمع اللہ شملکم یعنی اپنے وضو کا پانی جمع کرو [illegible]
تمہاری بہتر کو جمع کریگا [illegible] کہا ہے [illegible] کے پانی سے کھانے [illegible]
کے پانی سے غرض ہے کہ ایک جگہ جمع رہے اگر [illegible] تو آہستہ سے کرے تاکہ [illegible]
نہ اوڑیں اور کسی آدمی اور فرش پر نہ پڑیں [illegible] ہاتھ پر پانی ڈالتا ہے اوسکا [illegible] اپنا
اولیٰ تر ہے اس سے اوسکا انکسار معلوم ہوتا ہے اور چاہیئے کہ مہمان کے ہاتھ خود [illegible] اپنا
ہی دھلائے کہ مہمان کی خدمت فرض ہے کھانے کے وقت کے آداب یہ ہیں کہ اول [illegible] بسم اللہ
کہے آخر کو الحمد للہ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے لقمہ میں بسم اللہ کہے دوسرے میں بسم اللہ الرحمن
تیسرے میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بآواز کہنا چاہیئے کہ اوروں کو بھی یاد آجاوے اگر ہر لقمہ کے
ساتھ بسم اللہ کہے تو افضل تر ہے اور داہنے ہاتھ سے کھائے نمک سے شروع کرے
اور نمک ہی پر تمام کرے چھوٹا نوالہ لے اور خوب چبائے جبتک پہلا نوالہ نگل جائے دوسرا

لقمہ پر ہاتھ نہ بڑہائے اور کسی کے کہانیکا پر ترغیب کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کہانیکا ہرگز عیب نکرتے تھے اگر اچھا ہوتا نوش فرماتے تھے ورنہ ہاتھ روک لیتے تھے اوسے
اپنے سامنے سے کہایا کرے طباق کے اوپر اودہر سے میوہ لیکر کہانا درست ہے اور روٹی
کو بیچ سے نکہائے کنارہ سے توڑ توڑ کر کہائے چہری سے روٹی اور گوشت کاٹا کرے
کہ اسکے حدیث مین اس سے ممانعت ہے پیالہ وغیرہ جو چیز کہانیکی ہین ہے روٹی پر نرکہے
اگر سالن رکہے تو مضایقہ نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی
تعظیم کرو کہ خدا تعالی نے اوسکو آسمان کی برکتون سے پیدا کیا ہے اور روٹی ہاتھ سے
توڑکر اور گود مین یا ہاتھ مین یا اپنے ظرف مین رکہکر کہائے ریزہ گر پڑے تو چنکر کہائے یا بازار مین
چلتے ہوے یا حالت ناپاکی مین کہانا اور طعام کو زیر دستر خوان کے نیچے ڈالنا اور ہاتھ کو
پانی سے صاف کرنا یا دہوکر دامن سے پوچہنا اور نیز دوسرے کے پاس ٹکرے خرید کر کے کہانا
اور دیوار کے تنکے سے خلال کرنا منع ہے کیونکہ یہ تینون سبب افلاس کے ہین جو نوالہ
وغیرہ ہاتھ سے گر پڑے اوسکو اوٹھالے اور صاف کرکے کہالے حدیث مین ہے کہ اگر
چہوڑدیگا تو شیطان کے واسطے ہوگا اور انگلیان پیالہ سے پہلے چاٹ لے پہر اپنے کسی کپڑے سے
پونچہ ڈالے تاکہ کہانا کہانیکا نشان ہو جاے کیونکہ شاید اوسمین برکت باقی ہو گرم کہانے مین
پہونکے نہین بلکہ تامل کرے تاکہ وہ ٹہنڈا ہو جاے اگر دو کہانے ہون یا آم یا جامن جو چیز شمار کریگا لائق
ہو تو طاق کہائے تین یا گیارہ یا اکیس تاکہ اوسکے سب کام خدا تعالی کے ساتھ مناسبت
پیدا کرین کہ خدا طاق ہے جس کام کے ساتھ خدا کا ذکر کسی طرح سے نہو وہ کام بیجان و بیفایدہ
ہوگا تو اسی سبب سے طاق چنا ہے اولی ہے کہ حق سے مناسبت رکہتا ہے خرمے کی
گٹہلی خرمے کے ساتھ ایک طباق مین نرکہے اور ہاتھ مین نرکہے علی ہذالقیاس ہر ایک چیز

جس کا فصد یا پوست نکالا گیا ہو اوسکو ظرف مین نچھوڑے بلکہ علحدہ کردے تاکہ کسی
دوسرےکو دہوکہ نہو اور وہ نہ کھا جاے اگر کھانے مین مکھی گر جاے تو اوسکو غوطہ دیکے نکالے
اوسکے ایک پر مین زہر ہے اور دوسرے پر مین شفا جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اذا وقع الذباب فی طعام احدکم فلیغمسہ کلہ ثم یطرحہ فان فی احد جناحیہ

داء وفی الآخر شفاء کھانا کھاتے وقت پانی بہت نہ پیئے لیکن جس صورت مین کہ کچھ
گلے مین پھسے پانی پینے کے آداب یہ ہین کہ آبخورہ کو سیدھے ہاتھ مین لے پہلے دیکھے
کہ اوسمین کیڑا وغیرہ نہو پھر بسم اللہ کہکر پیئے اور آہستہ پیئے ٹوٹی سے نہ پیئے کھڑے
کھڑے لیٹے لیٹے نہ پیئے مگر چار جاے کھڑے رہکے پینے کی اجازت ہے آب زمزم آب وضو آب وقف
آب سبور یعنے آبدار خانہ کا پانی اور چار جگہ مین پانی پینا خلاف حکمت ہے نہار یعنے بغیر کچھ کھاے
ہوے اور خلوت اور خواب اور غایط یعنے پاخانہ کے بعد اگر پانی پیتے وقت ڈکار آئے تو
کوزہ کیطرف سے منھ پھیر لے اگر ایکدفعہ سے زیادہ پینا چاہتا ہے تو تین دفعہ کرکے پیئے ہربار
بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے بہتر یہ ہے کہ بسم اللہ کہکر شروع کرے اور جب اول سانس
لے تو الحمد للہ کہے اور دوسری سانس مین الحمد للہ رب العلمین اور تیسری سانس مین الحمد للہ رب
العلمین الرحمن الرحیم کہے اور کوزہ کے نیچے دیکھتا رہے تاکہ پانی کہین نہ ٹپکے جب پی چکے

تو کہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا

یعنے سب تعریف اوس اللہ کیواسطے ہے جسنے کیا اوس پانی کو خوش مزہ اور میٹھا اپنی رحمت سے
اور نہ کیا اوسے کھارا اور بدمزہ ہمارے گناہون سے اور کھانیکے بعد کے یہ آداب ہین کہ پیٹ
بھرنے سے پہلے ہی ہاتھ کھانے سے کھینچے اور اونگلیون کو منھ سے صاف کرے پھر دستر
خوان سے پونچھے اور ریزہ اور دانے وغیرہ چنکر کھائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی

ایسا کہیگا اسکے عیش مین وسعت ہوئی اور اوسکی اولاد عیب اور سلامت رہیگی اور وہ حور عین کا
مہر ہوگا پھر خلال کرے جو کچھ دانتون سے نکلکر زبان پر آئے اوسے نگلجاے اور جو کچھ خلال کے
ساتھ نکل آئے اوسے پھینکدے اور ظرف کو انگلی سے صاف کر لے حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی ظرف
پونچھ لیتا ہے ظرف اوسکے حق مین یون دعا کرتا ہے کہ ای پروردگار جسطرح اوسنے
مجھے شیطان کے ہاتھ سے چھوڑایا تو اوسے آتش دوزخ سے آزاد کر اگر ظرف کو دھوکر
اوسکا پانی پی جاے تو ایسا ثواب ہوگا کہ گویا ایک بندہ آزاد کیا کھانیکے بعد خدا کا شکر کرے
اور کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا وھو سیدنا ومولانا یعنے
سب تعریف اوس اللہ کیواسطے ہے جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور کافی ہے ہمارے لیے اور
پناہ دی ہمکو اور وہ سردار ہمارا ہے اور صاحب ہمارا ہے پھر قل ھو اللہ احد اور لایلاف پڑھے
اور دسترخوان پر سے نہ اوٹھے جبتک کہ اول دسترخوان نہ بڑھایا جاوے اگر حلال کا کھانا کھایا ہے تو
شکر کرے اور شبہ کا کھایا ہے تو روئے اور رنج کرے اسواسطے کہ جو شخص کھاتا ہے اور روتا
ہے وہ اوس شخص سا نہین ہے جو کھاتا ہے اور غفلت کے سبب سے ہنستا ہے جب ہاتھ دھونے
لگے تو اشنان بائین ہاتھ مین لے پہلے داہنے ہاتھ کے اونگلیون کے سرے لبے اشنان ملکے
دھوے پھر اشنان مین اونگلی ڈبودے ہونٹ اور دانت پر رکھکر خوب ملے اور اونگلیون کو
دھوے پھر منھ کو اشنان سے دھوے فائدہ جاننا چاہئے کہ یہ سب آداب جو لکھے مین انسان
اور حیوان مین انہی آداب سے فرق ہوتا ہے کہ حیوان جسطرح اوسکا جی چاہتا ہے
اوسیطرح کھاتا ہے اچھی بری بات نہین جانتا خدا تعالی نے اوسکو یہ تمیز ہی نہین دی اور
چونکہ انسان کو یہ تمیز عنایت ہوئی ہے اگر وہ اوسپر کاربند نہوگا تو گویا عقل و تمیز کی نعمت
کا حق اوسنے نہ ادا کیا اور کفران نعمت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو

شخص صبح کا کھانا نمک سے شروع کرے اللہ تعالی ستر قسم کی بلا اوسپر سے ٹال دیتا ہے اور جو کوئی ایک روز مین سات عجوزہ کھجور کھالے تو اوسکے پیٹ کے کیڑے مرجاینگے اور جو کوئی ہر روز اکیس سرخ کشمش کھالے وہ اپنے بدن مین ایسی چیز نہ دیکھیگا جو اوسکو بری معلوم ہو اور گوشت کا کھانا گوشت زیادہ کرتا ہے اور حلوا کھانے سے پیٹ بڑھتا اور گائے کا گوشت مرض ہے اور اوسکا دودھ شفا ہے اور اوسکا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر مرض جسم سے باہر کردیتی ہے اور نفاس والی عورت کو خرما ی تر سے بہتر کسی چیز سے شفا نہین ہوتی اور مچھلی سے جسم گھٹ جاتا ہے مسواک کرنا دافع بلغم ہے اور جو شخص صحیح اور قوی رہنا چاہے اوسکو چاہئے کہ کھانا سویرے کھائے اور شام کو کم کھائے قرض اپنے ذمہ نکرے حجاج بن یوسف نے کسی طبیب سے کہا کہ مجھے ایسی بات بتاؤ کہ مین اوسکا عمل کرون اور اوس سے تجاوز نکرون اوسنے کہا جوان حیوان کا گوشت کھایا کرو اور پکی چیز جب تک خوب نہ پکے نہ کھاؤ اور بدون مرض کے دوا کا استعمال نکرو اور میوہ خوب پکا ہوا کھایا کرو اور جو غذا کھاؤ اوسکو اچھی طرح چباؤ اور غذا وہ کھاؤ جسکو دل چاہتا ہو اور پانی نہ پیو اور پانی جب پی لو تو پھر کچھ نہ کھاؤ اور بول براز کو نہ روکو اور جب دن کی غذا کھاؤ تو سو رہو اور رات کی غذا کے بعد سونے سے پیشتر چہل قدمی کر لو کہتے ہین کہ پیشاب کے روکنے سے خرابی پیدا ہوتی ہے رات کو نہ کھانا ناتوان کرتا ہے اور عرب کا قول ہے کہ صبح کا کھانا چربی دور کرتا ہے اور کسی حکیم نے اپنے لڑکے سے کہا کہ جبتک اپنی عقل ساتھ نلیلو گھر سے نہ نکلو یعنے بغیر کچھ کھائے گھر سے صبح کو نہ چلو اور اوسکو عقل اسلئے کہا ہے کہ عقل کھانے سے ٹھکانے رہتی ہے اور ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت بازار کی چیزون پر نہین جاتی ہے

فصل نہم آداب خواب کے بیان مین

اخبار صحیحہ سے ثابت ہے کہ زیادہ کھانا اور بہت سونا بدبختی کی علامت ہی خدا تعالیٰ نے انسان کو محض اسلئے نہین بنایا کہ کھائے اور سوئے بلکہ اپنی عبادت کیواسطے پیدا کیا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور حضرت سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی زیادہ سونے سے منع فرمایا ہے صحیح بخاری و مسلم مین بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان تم مین سے ایک شخص کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر پھونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو رہو پس اگر وہ شخص جاگے اور خدا تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھلجاتی ہے اور اگر وضو کرے تو دوسری گرہ ڈھیلی ہوتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھلجاتی ہے اور صبح کو سرور کے ساتھ طیب النفس اوٹھتا ہے ورنہ سست و خباثت نفس کے ساتھ اوٹھتا ہے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ تمام رات سوتا رہا یہانتک کہ صبح ہو گئی آپنے فرمایا کہ اوس شخص کے کان مین شیطان نے پیشاب کر دیا اور ایک حدیث مین ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان کے پاس ایک سونگھانیکی شئی ہے اور ایک چٹنی اور ایک کاجل ہے جب وہ کسیکو سونگھا دیتا ہے تو اوسکی عادت بری ہو جاتی ہے اور جسوقت چٹنی چٹاتا ہے اوسکی زبان تیز اور فحش ہو جاتی ہے اور جب کاجل لگا دیتا ہے تو صبح تک سو رہتا ہے ایک مشایخ ہر شب دسترخوان پر کھڑے ہو کر کہتے تھے کہ اے مریدون کی گروہ بہت مت کھاؤ اگر بہت کھاؤ گے تو پانی بہت پیوگے اور اگر پانی بہت پیوگے بہت سا سوؤ گے اور بہت سوؤ گے تو عمر ضایع جائیگی اور عبادت نہو سکیگی پھر مرنیکے بعد بہت پچتاؤ گے لیکن بیٹھے سیدھی اور گرانی طبع

دور کرنیکے لئے کسیقدر سونیکی اجازت ہے بلکہ ذرا لیٹ جانا بہتر ہے اسلیئے کہ بقای نفس کے
ساتھ عبادت ممکن ہے اور تسکین نفس کیلئے تھوڑی دیر سوجانا اچھا ہے جب انسان اس نیت سے
سوجائیگا تو اوسکا سونا بھی داخل عبادت ہوگا بشرطیکہ سونیکے آداب ملحوظ رہین مروی
ہے کہ بندہ جب طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرکے سوتا ہے تو اپنی بیداری تک وہ
نماز پڑھنے والون مین لکھا جائیگا حدیث شریف مین ہے کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ
سوتا ہے تو اوسکی روح عرش تک اوٹھائی جاتی ہے یہ حکم عام بندون کیلیئے ہے تو علما اور
اہل دل کیلئے کیون نہوگا کہ اونکو سونے مین بہت کچھ اسرار معلوم ہوتے ہین سونیکے آداب مین
اوّل یہ کہ طہارت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ طہارت کے ساتھ
سوتا ہے تو اوسکی روح کو عرش تک پہنچاتے ہین اسوجہ سے اوسکا خواب سچا ہوتا ہے اور
اگر طہارت پر نہین سوتا ہے تو اوسکی روح وہانتک پہونچنے سے قاصر رہتی ہے اسوقت
جو خواب دیکھتا ہے پراگندہ ہوتا ہے اور سچا نہین ہوتا دوّم یہ کہ مسواک اور وضو کا پانی اپنے
سرہانے رکھہ لے اور رات کو اوٹھنے کی نیت کرے اور جس وقت آنکھہ کھلے مسواک کرے بعض
اکابر سلف کی یہ عادت تھی کہ جتنے بار رات کو اونکی آنکھہ کھلتی تھی مسواک کرتے تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ تمام رات مین کئی دفعہ مسواک کرتے تھے سونیکے وقت
اور جاگنے کے وقت اگر حضرات سلف کو پانی وضو کا نملتا تو صرف اعضا کو پانی سے مسح کرلیتے
تھے اور اگر پانی اسقدر بھی نہو تو قبلہ رخ بیٹھکر ذکر اور دعا مین مشغول ہونا چاہئے کہ یہی قایم
مقام تہجد کے ہوجائیگا سوّم یہ کہ جس کسیکو کچھہ وصیت منظور ہو اوسکو لکھکر سونیکے وقت
اپنے سرہانے رکھے اسلیئے کہ سونے مین شاید قبض روح ہوجاے اور جو کوئی بغیر وصیت کے مرجاتا ہے
اوسکو عالم برزخ مین کہنیکی اجازت قیامت تک نہین ہوتی مردے اوسکی زیارت کو آتے ہین

اور باتین کرتے ہین مگر وہ کچھ نہین جانتا تو وہ آپس مین کہتے ہین کہ یہ مسکین بغیر وصیت کے
مرا ہے اور ناگہانی موت کے خوف سے وصیت مستحب ہے اور موت ناگہانی مردِ نیک کے
حق مین تخفیف ہے مگر جو شخص کہ موت کیلئے تیار نہو اور لوگون کے حق سے سبکدوش
نہو جاوے اسکے حق مین تخفیف نہین ہے چہارم یہ کہ ہر اک گناہ سے توبہ کرکے سب مسلمانون سے
صاف دل ہو کر سووے نہ کسی کے ستانیکا ذکر اپنے دل مین کرے اور نہ اوٹھنے کے بعد
کسی گناہ کا ارادہ ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے بستر پر لیٹے اور
کسی کے ستانیکی نیت نہو اور نہ کسی سے کینہ رکھتا ہو تو جو کچھ اوسنے گناہ کیا ہوگا وہ بخشا جائیگا
پنجم یہ کہ سونیکے لئے عمدہ فرش بچھانے سے آرام طلب نہو بلکہ بستر کو ترک کرے یا اوسکے
باب مین میانہ روی اختیار کرے بعض اکابر سلف بستر کا استعمال مکروہ جانتے تھے اور سونیکے
لئے اوسکو تکلف سمجھتے تھے اور ارباب صفہ رضی اللہ عنہم سونیکے لئے زمین پر کچھ بچھاتے نتھے
اور فرماتے تھے کہ ہم خاک ہی سے پیدا ہوے ہین اور اسمین جاوینگے اور اس امر کو اپنے دلونکی
نرمی اور نفوس کی تواضع کیلئے زیادہ موثر جانتے تھے پس اگر کسی شخص کا دل اس مشقت کو
گوارا نکرے تو اوسط درجہ کا بستر بچھاوے ششم یہ کہ جبتک نیند کا غلبہ نہو نہ سووے
اور نیند کی اہتمام کے ساتھ خواہش نکرے ہان جس صورت مین کہ آخر شب کو اوٹھنا منظور ہو تو
البتہ اہتمام کرکے سونا مضایقہ نہین ہے اکابر سلف کا سونا غلبہ نیند کی حالت مین ہوا
کرتا تھا اور کھانا فاقہ کی صورت مین اور بولنا ضرورت کیوقت مین اگر نیند اتنی غالب ہے
کہ نماز اور ذکر کی مانع ہے اور یہ نجانے کہ کیا کہہ رہا ہے تو چاہئے کہ سو رہے ہفتم یہ کہ قبلہ
رخ ہو کر سووے اور قبلہ رخ ہونا دو طرح کا ہے ایک وہ ہے کہ جیسا مردہ لٹایا جاتا ہے
یعنے چت لیٹے رہے کہ منہ اور تلوے قبلہ کیطرف رہین اور دوسرے لحد کی حالت ہے کہ دہنے کروٹ

پر لیٹ کر منھ اور سامنے کا حصہ بدن کا قبلہ کیطرف کرے پھر سونیکے وقت دعا مانگے
اور کہے باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ اور مستحب ہے کہ سونیکے وقت
خاص آیتین پڑہے مثلاً آیۃ الکرسی او آخر سورہ بقر والھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو
الرحمن الرحیم ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار کہتے ہین کہ
جو شخص اس آیت کو سوتے وقت پڑہا کرے اللہ تعالی اوسکو کلام مجید ایسا یاد کرائے کہ
وہ کبھی نہ بھولے اور قل ہو اللہ اور معوذتین کو پڑہکر اپنے دونون ہاتھون پر دم کرے اور ہاتھون کو اپنے منھ
اور تمام بدن پر پھیرلے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح مروی ہے اور دس آیتین سورۂ کہف
کے شروع کے اور دس آیتین اوسکے اخیر کے پڑہ لے یہ آیتین اوسکو آنکھہ کھلنے کیلئے ہین
تہجد کے وقت ہوشیار ہوجاے اور پچیس بار یہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر تاکہ یہ چارون کلمات ملکر سو بار ہوجائین علاوہ اسکے اور بہت سے آیات وکلمات
سوتے وجاگنے کیوقت جو پڑہنے کے ہین کتاب مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم الدین مین
بالتفصیل مسطور ہین چاہے تو اس سے دیکھکر یاد کرے یہان بضرورت اسی پر اکتفا کیا گیا
تتمہ یہ کہ سوتے وقت یہ خیال کرے کہ سونا ایکطرح کی موت ہے اور جاگنا ایکطرح کا جی اوٹھنا
لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اگر تجھکو موت مین شک ہے تو نہ سویا کر جیسے تو سوجاتا ہے
ویسے ہی مر جائیگا اور اگر تجھکو مرنیکے بعد زندہ ہونے مین تردد ہے تو سونیکے بعد نہ اوٹھا کر
جیسے سونیکے بعد جاگتا ہے اوسیطرح مرنیکے بعد بھی زندہ ہوجائیگا غرض بندہ کا حق یہ ہے کہ
سوتے وقت اپنی دلی حالت کا اندازہ کرے کہ کس حالت پر سوتا ہے اور اوسوقت دل پر
کیا اللہ تعالی کی محبت غالب ہے یا دنیا کی محبت زیادہ ہے اور بعد اسکے یقین کرلے کہ میری
موت بھی اسی حال پر ہوگی جو دل پر کیفیت طاری ہے اور اوسی پر حشر ہوگا کیونکہ آدمی جس شخص اور

جس چیز سے محبت رکھتا ہے وہ اوسی کے ساتھ رہتا ہے دہم جاگنے کیوقت دعا پڑہنی چاہیے
جب کبھی جاگے اور کروٹ لے اوسوقت یہ دعا پڑہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو پڑہا کرتے تھے
لا الہ الا اللہ الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار
اور اسباب مین کوشش کرے کہ سونیکے وقت بہی سب کے آخر مین لب پر اور دلپر خدا تعالی
کا ذکر رہے اور جاگنے کیوقت بہی سب سے پہلے اللہ تعالی کا ذکر لب پر اور دل پر جاری رہے
کہ عبودیت کی یہی شان ہے پس جب آنکھ کہلے اور اوٹھا چاہے تو کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اور کلمہ طیب پڑہے اور اوٹھتے وقت نیت
کرے کہ دن طاعت اور عبادت اور نیک کامون مین گذاردونگا فائدہ ان آداب کے سوا
اور چند باتین جنکا اہتمام سونیکے وقت ضرور ہے اقوال سلف صالحین سے ثابت ہے وہ
یہ ہے کہ مکان مین تنہا نہ سوئے سونیکے وقت دروازہ لگا دے شمع کو خاموش کرلے شب مین
استعمالی ظروف خصوص پانی کے ظرف کو کہلا رکھے آدمی انکو مکان سے دروازہ کے باہر نجاے
مقدور ہو تو زمین پر نہ سوئے اور خواب دیکھے تو عالمون یا اپنے دوستون سے تعبیر پوچھے
بچون اور دشمنون سے نہ پوچھے کہ تعبیر نیک و بد سے خواب کا اثر بدلتا ہے جو راتین کہ فضیلت کی
ہین جیسے شب قدر وغیرہ اونمین نہ سوئے طاعت و عبادت مین شب بیدار رہے

فصل دہم آداب قضاے حاجت کے بیان مین

اللہ جلشانہ ارشاد فرماتا ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین
دوسری جا ارشاد ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین الطہور نصف الایمان اور دوسری حدیث مین وارد ہے بنی الدین علی
النظافۃ یعنی دین بنایا گیا ہے پاکیزگی پر پس ایک پاکیزگی باطن کی ہے اور دوسری

ظاہری ہے باطن کی پاکیزگی یہ ہے کہ بُرے خیالات اور حسد و تکبر ریا حرص بغض
وغیرہ عادات ذمیمہ سے دل کو پاک کرے اور اسکے معاوضہ مین محبت اخلاق ہمدردی انکسار اور
نیز عمدہ صفات سے متمکن کرے اور ظاہری پاکیزگی یہ ہے کہ کپڑے اور بدنکو نجاست سے پاک
رکھے تاکہ رکوع و سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہون اگرچہ یہ آخر درجہ کی طہارت ہے
مگر پھر بھی اسکی بڑی فضیلت ہے بشرطیکہ آداب طہارت کے لحاظ سے ہو وسوسہ اور اسراف
کو دخل نہ ہو اگر یہ ہوگا تو طہارت مکروہ ہو جائیگی بلکہ طہارت کرنیوالا گنہ گار ہو جائیگا -
تفصیل اور تعریف اور ترتیب ان تمام کی کتاب کیمیا سعادت مین مرقوم ہے ** بیان صرف
طہارت ظاہری کا بیان کیا جاتا ہے سمجھنا چاہئیے کہ طہارت ظاہری کی تین قسمین ہین
ایک نجاست سے طہارت دوسری حدث و جنابت سے طہارت تیسری بدن مین فضول
چیزین جو بڑھتے ہین اون سے طہارت مثلاً ناخن بال و سبل وغیرہ نجاست سے طہارت اوسکی
صورت جدا اور اوسکا حکم فقہ سے متعلق ہے چونکہ اس رسالہ مین فقط آداب درج کرنا
مقصود ہے اسلئے دوسری قسم اور تیسری قسم کی طہارت کے آداب ذکر کئے جاتے ہین
یاد رہے کہ دوسری قسم طہارت حدث ہے جسمین پانچ چیزین ہین بول و براز کرنیکے
آداب استنجا کرنیکے آداب وضو کے آداب غسل کے آداب تیمم کے آداب
ان سبکے حالات بترتیب معہ آداب بیان کئے جاتے ہین مگر شروع مین قضاے حاجت
کے متعلق لکھتا ہون بعون اللہ تعالیٰ اگر آدمی صحرا مین ہو تو چاہئیے کہ لوگونکی نگاہ سے
دور ہو جاے اور ممکن ہو تو دیوار کی یا کسی اور چیز کی آڑ مین ہو جاے اور بیٹھنے سے پہلے ستر نہ کھولے
اور آفتاب مہتاب کیطرف منھ نکرے اور قبلہ کیطرف منھ اور پیٹھ نکرے مگر جس صورت مین
کہ مکان مین پاخانہ ہو تو مستحب یہی ہے کہ قبلہ سے پھر کر بیٹھے مگر اولیٰ یہ ہے کہ قبلہ داہنے

یا بائین طرف بہت اور جہان لوگ جمع ہوتے ہین اور بیٹھتے ہین وہان نہ پاخانہ پھرے نہ
پیشاب کرے اور پانی مین یا پھلدار درخت کے نیچے یا کسی سوراخ مین نہ پاخانہ پھرے
نہ پیشاب کرے اور سخت زمین پر اور ہوا کے رخ پر بھی پیشاب نہ کرے تا کہ اوسپر چھینٹے
نہ پڑین اور بعذر کھڑے کھڑے پیشاب نکرے وضو کرنیکی اور غسل کرنیکی جاے پر
پیشاب کرے اور بیٹھنے مین بائین پانون پر زور دیکر بیٹھے بایان ہاتھ لگائے اگر پاخانے
مین جائے تو بایان پانون پہلے رکھے اور باہر نکلتے وقت داہنا پانون اون نکالے اور
پاخانے مین اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ لیجائے جسپر نام خدا کا یا اوسکے رسول مقبول کا ہو
حتی کہ مُہر کی انگوٹھی اور روپیہ کہ اوسپر حروف ہوتے ہین ساتھ نہ رکھے اور پاخانہ یا پیشاب
کو ننگے سر نہ جائے اور پاخانے مین جانیکے وقت کہے بسم اللہ اعوذ باللہ من الرجس
النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم یعنے شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے اور
پناہ مانگتا ہون ناپاک پلید خبیث مخبث شیطان مردود سے اور نکلتے وقت کہے الحمد للہ
الذی اذھب عنی ما یوذنی والقی علی ما ینفعنی مگر یہ دعائین پاخانہ سے باہر ہونیکے
بعد کہے اسواسطیکہ پاخانہ مین کچھہ ذکر کرنا یا کلام کرنا منع ہے اور نہ زبان سے جواب چھینک کا
دے اور نہ جواب سلام کا اور نہ موذن کا استنجا کرنیکے آداب یہ ہین کہ پتھر کے تین ٹکڑے یا
مٹی کے تین ڈھیلے پاخانہ پھرنے سے پہلے درست کر رکھے جب فارغ ہو تو بائین ہاتھ مین
لیکر اسطرح پونچھے کہ دوسری جگہہ نجاست نہ بھرنے پائے اسیطرح تین ڈھیلے کام مین لائے
اگر پاک نہو تو دو ڈھیلے اور تاکہ طاق رہین پھر پتھر کا ایک متوسط ٹکڑا یا متوسط ڈھیلا ہاتھ
مین لے اور پیشاب کی تری کو دفع کرے کہ اسکا اثر مطلق باقی نرہے اور ہڈی سے یہ کام
نکرے اور جہان پاخانہ پھرے اوس جگہہ پانی سے طہارت نکرے بلکہ اوس جگہہ سے اوٹھکر

دوسری جگہہ جاکہ جسم پر پانی کے چھینٹے نہ آئین داہنے ہاتھہ سے پانی ڈالے بائین ہاتھہ
سے اسطرح دہوے کہ بالکل نجاست کا اثر باقی نرہے اسطرح آبدست لینے مین جہان پانی نہ پہنچے
وہ باطن بدن ہے اوسکو نجاست کا حکم نہین ہے اگر بارہا معلوم ہوتا ہے کہ استنجا کرنیکے
بعد تری ظاہر ہوتی ہو تو پائجامہ پر پانی ڈالے تاکہ یقین ہوجاے کہ پانی کا اثر ہے قطرہ نہین ہے
اسواسطیکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وسواس دورکرنیکو ایسا ہی فرمایا ہے جب آبدست
کرکے فارغ ہو تو دیوار یا زمین پر ہاتھ ملے پھر دہوے کہ کچھہ بو باقی نرہے اور آبدست کرنیکے بعد
یہ کہے اللّٰہم طہر قلبی من النفاق وحصن فرجی من الفواحش پاخانہ سے باہر
نکلنے کیوقت بخشش چاہنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ بخشش چاہے جاتی ہے
ذکر لسانی کے فوت ہونے سے کہ اوس حالت مین نہوسکا پس گویا اپنی تقصیر کا معاوضہ
استغفار کے ساتھ ہونا بہتر ہے اور دوسرا سبب یہ ہے غذا ے ماکول پوری تحلیل
ہوی جو صحت کی ایک علامت ہے پس اس احسان پر بھی شکر اولی ہے

فصل یازدہم آداب حجامت کے بیان مین

واضح ہو معنی لفظ حجامت کو لغت مین پچھنی لگانیکے ہین لیکن عوام مین جیسا مشہور ہے
موی سر زیر تراشنے سے یہان ہمنے مراد لی ہے اور معلوم کراتے ہین کہ جسم پر فضول چیزین جو بڑہتی
ہین اونکا دور کرنا چاہئے اور یہ تیسری قسم ہے طہارت ظاہری کی جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے
جاننا چاہئے کہ زاید آٹھہ چیزین ہین ایک سر کے بال پس جو شخص صفائی کا قصد کرے
اوسکو سر منڈوانا اولی ہے اور جو شخص بال رکھتا ہے اور اوسمین تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے
اور مانگ نکالنے کی اوسکو خواہش ہو تو وہ بال رکھے اور زلف اور گردے اور لشکریون
کیطرح بال چھوڑنا درست نہین کیونکہ اس فعل کی ممانعت ہے اور یہ وضع وضع اسلام کے خلاف ہے

دوسرے مونچھ کے بال لب کے برابر کر دینا سنت ہے اور چھوڑ دینا منع ہے تیسرے بغل
کے بال ہر چالیس دن مین اوکھاڑنا سنت ہے اگر یہ نہو سکے تو مونڈنا بہتر ہے چوتھے
موے زیر ناف کا دور کرنا سنت ہے اور چاہیئے کہ چالیس دن سے زیادہ بڑھنے نہ دے اور
بال مونڈ کے رہگذر حمام مین نڈالے کہ چھپانا اوسکا بہتر ہے پانچوین ناخن کا ترشنا
مستحب ہے اسلیے کہ جب بڑھ جاتے ہین تو اونکی صورت بری ہو جاتی ہے اور اسمین میل
جمع ہو جاتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ہاتھ مین میل دیکھکر فرمایا کہ
ناخن کاٹ ڈالو حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہین تو شیطان کے
بیٹھنے کی جگہہ ہو جاتی ہے پانون سے ہاتھ افضل ہے اور بائین سے داہنا اولی ہے
اور کلمہ کی اونگلی جسکو سبابہ کہتے ہین اور اونگلیون سے متبرک اور افضل ہے لہذا اوسی سے
ناخن کاٹنا شروع کرے یعنی اول داہنے ہاتھ کی سبابہ پھر وسطی پھر بنصر پھر خنصر پھر بائین ہاتھ
کی خنصر سے شروع کرے اور پانچون ناخن کاٹکر داہنے ہاتھ کے ابہام پر ختم کرے اور
پانون کے اونگلیون کے ناخن تراشنے مین بہتر یہ ہے کہ داہنے پانون کی خنصر سے شروع
کرکے بائین پانون کے خنصر پر ختم کرے جیسے وضو مین خلال کرتے ہین چھٹے ناف کا کاٹنا
اور یہ پیدا ہونیکے وقت ہوتا ہے ساتوان ختنہ کرنی جسکا بیان فصل سوم مین ہو چکا ہے
یہان اوسکی تصریح کی ضرورت نہین ڈاڑھی اگر کم کرنی ہو تو ایک مشت چھوڑکر باقی کتر ڈالنی
درست ہے تاکہ حد سے تجاوز نکرے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور تابعین کی ایک
گروہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ایک گروہ نے کہی ہے کہ ڈاڑھی چھوڑ دینا چاہیئے لیکن
ڈاڑھی مین دس چیزین مکروہ ہین ایک سیاہ خضاب کرنا سو اسطے کہ سیاہ خضاب پہلے فرعون
نے کیا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین لوگ ہونگے کہ سیاہ خضاب کرینگے وہ جنت کی بو بھی نسونگھینگے
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ بوڑہا سب بوڑہون بدتر ہے جو اپنے اپکو
جوانون کے مشابہ بناے اور بہترین جوانون کا وہ جوان ہے جو اپنے کو بوڑہون کے مانند
بناے بوڑہونکی صورت بنانے سے غرض یہ ہے کہ وقار اور شایستگی مین بوڑہون کیطرح
یہ نہین کہ بال سفید کرے اور جوانونکی صورت بنانے سے مراد سیاہ خضاب کرنے سے ہے
اور اس ممانعت کا یہ سبب ہے کہ سیاہ خضاب بناوٹ اور فریب ہے ایک شخص نے حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد مین نکاح کیا اور وہ سیاہ خضاب کرتا تھا جب جھوٹیان
نکل آئین بڑہاپا کھل گیا عورت کے خویش و اقارب حضور مین حضرت عمر کے پیش کیا آپنے
نکاح فسخ کرا دیا اور فرمایا کہ تونے ان لوگون کو جوانی سے فریب دیا اور بڑہاپیکو چھپایا
دوسرے خضاب سرخ درد اگر غازی لوگ یہ خضاب کرین تاکہ کافر اون پر دلیر
ہو جائین اور اونہین ضعیف و بوڑہا سمجھکر نہ دیکھین تو یہ خضاب سنت ہے اور اسی غرض سے
بعض عالمون نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے اگر یہ غرض ہو تو ہر طرح کا خضاب فریب ہے
تیسری ڈاڑہی کو گندہک سے سفید کرنا تاکہ لوگ سمجھین کہ یہ بوڑہا ہے اور بہت عزت
کرین اور یہ حماقت کا خیال ہے اسواسطے کہ عظمت اور عزت علم اور عقل سے ہوتی ہے
بوڑہاپے اور جوانی سے نہین ہوتی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے جب انتقال فرمایا تو آپکے بالون مین بیس بال زیادہ
سفید نہ تھے لوگون نے اون سے پوچھا کہ یا ابا حمزہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپکی عمر تو زیادہ
تھی آپنے فرمایا کہ خدا تعالی نے اونکو بڑہاپے کا عیب نہ لگایا لوگون نے کہا کہ کیا بڑہاپا برا
ہے اونھون نے فرمایا کہ تم سب اوسکو برا جانتے ہو چوتھی ڈاڑہی کے سفید بال چننا

اوپر ہی سے بہتر ہے کہ خدا اوسکو بہت عذاب دیگا آپ کا یا اوکھاڑنا ڈاڑہی کے بالونکا ابتدا جوانی مین ڈاڑہی کے بال اوکھاڑنا یا منڈوانا کیونکہ بیریش لوگوں کی سی صورت معلوم ہو یہ بھی منع ہے اور صورت کو بگاڑنا ہے اسواسطیکہ حق تعالیٰ کی فرشتے

ہین کہ اونکی تسبیح یہ ہے سبحان من زین الرجال باللحیہ والنساء بالذوائب

یعنی وہ خدا پاک ہے جسنے مردونکو ڈاڑہی سے اور عورتونکو گیسوسے آراستہ فرمایا

ہے مروی ہے کہ ایک شخص بال اوکھاڑا کرتا تھا عمر بن عبدالعزیز کی عدالت مین آیا

آپنے اوسکی گواہی قبول نفرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کی گواہی قبول نہین

فرمائی جو اپنی ڈاڑہی کو اوکھاڑا کرتا تھا اور دراصل ڈاڑہی بری کیونکر ہوسکتی ہے اوسکے

باعث تو آدمی کی تعظیم ہوتی ہے اور وقار کی نظر سے لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور مجلسون مین

اونچا بٹہاتے ہین اور لوگ اوسیکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور جماعت مین امام بناتے ہین اور

کہتے ہین کہ جنت کے لوگ سب بیریش ہونگے سوا حضرت ہارون برادر حضرت موسیٰ علی نبینا

وعلیہما السلام کے اونکی ڈاڑہی ناف تک ہوگی یہ اونکی خصوصیت اور فضیلت کی جہت سے ہے

چھٹے ابوتر کی دم کیطرح ڈاڑہی کو تراشنا کہ عورتون کو اچھا معلوم ہو اور اوسکی طرف رغبت

کرین کعب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آخر زمانہ مین کچھ قوم ہونگی کہ اپنی ڈاڑہیونکو کبوترونکی

دمونکی طرح کترینگے اپنے گول کرینگے اور اپنے جوتیون سے آواز نکالینگے ان لوگون کو

دین سے کچھ بہرہ نہین ہے ساتوین سر کے بالون ڈاڑہی بڑہانی اور پرہیزگارونکی عادت

کے خلاف زلفونکو کان کی لو سے نیچے چھوڑدینا یہ نیکبختون کی صورت سے مخالف ہے

آٹھوین ڈاڑہی کی سیاہی یا سفیدی کو نظر تعجب سے دیکھنا اسواسطیکہ خدا اوس شخص کو

دوست نہین رکھتا جو اپنے آپکو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہے نوین لوگون کے دکھانیکو

کنگھی کرنا ادائے سنت کی نیت سے مگر یا یہ بھی خلاف ہے نشر جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
کہ ڈاڑھی مین دو مصائب ہین ایک تو لوگون کے دکھانیکے لئے کنگھی کیجائے یا اپنا زہد
جتانیکے لئے اوسکو اپنی حالت پر چھوڑ دے دوسرے مین اپنا زہد جتانا کہ ڈاڑھی کو پراگندہ
اور الجھا رکھتی تا کہ لوگ جانین کہ وہ خود ڈاڑھی مین کنگھی نہین کرتا اور یہ ریا اور فریب ہے

فصل دوازدہم آداب غسل کے بیان مین

واضح ہو کہ پہلے یہ بات بیان کیگئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی الدین
علی النظافۃ یعنی دین بنایا گیا ہے پاکیزگی پر تو چاہئے کہ انسان اپنے بدن کو بھی میل وغیرہ
سے پاک رکھے میل اور رطوبتین جو آدمی مین ہوتی ہین وہ یہ ہین اول سر اور ڈاڑھی کے
بالون مین میل ہو جاتا ہے اور جوئین پڑجاتی ہین اونکی صفائی دہونے اور کنگھی کرنے اور تیل
ڈالنے سے مستحب ہے تا کہ بالونکا اولجھاو اور چہرے کی وحشت دور ہو رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سفر و حضر مین آئینہ اور کنگھی پاس رکھا کرتے تھے اور فرمایا آپنے کہ جس کسی کے بال
ہون چاہئیے اونکی خدمت کرے یعنی اونکو میل سے بچائے حدیث شریف مین آیا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن مین دو بار اپنی ڈاڑھی مین کنگھی کیا کرتے اور ایک حدیث مین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر
جمع ہوئے آپ اونکے پاس جانے لگے مین نے دیکھا کہ آپنے پانی کے ظرف مین جھانک کر اپنے
سر کے بال اور ریش مبارک کو درست فرمایا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ یہ کام کرتے
ہین فرمایا کہ ہان اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بات کو محبوب جانتا ہے کہ جب اپنے
بھائیون کے پاس جاوے تو سنوار کے جاوے دوسرے وہ میل جو آنکھ کے کونے مین جمع ہو جاتا ہے
اوسے وضو مین انگلی سے پاک کرنا چاہئے اور کان مین جو میل اوپر ہوتا ہے وہ مسح سے دور

[illegible] اندر ہوتا ہے اوسکے [illegible] چاہئے [illegible]
[illegible] کرے [illegible] اسکو فنا کرے اگر غسل یا وضو [illegible] ہے کہ [illegible]
[illegible] وہ رطوبت جو ناک مین جمع ہوکر [illegible] ہے اور [illegible]
اسکو ناک مین پانی لینے اور چھنکنے سے دور کرے چہارم وہ میل جو دانتون پر اور
زبان [illegible] کنارون پر جمع ہوتا ہے اور وہ مسواک اور کلی کرنے [illegible] سے [illegible] پنجم وہ
میل او انگلیون کے جوڑ [illegible] پر اور پاؤن پر اور ناخن مین [illegible] جمع ہوتا ہے اور اوسکا
نکالنا دور کرنا سنت ہے جاننا چاہئے کہ جہان نہین [illegible] پانی [illegible]
[illegible] نزدیک [illegible] سے طہارت باطل نہین ہوتی لیکن [illegible]
میل [illegible] اور ایسے میل کو گرم پانی سے اور حمام [illegible]
[illegible] سے روایت ہے کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو اونکی خدمت مین عرض کی کہ ہم تم پر کیسے اوترین
کہ تم [illegible] اور انگلیون کے بیچ کی جوڑ دہوتے ہو نہ تو اونکو صاف کرتے ہو نہ دانتونکی زردی
دفع ہونیکے لئے مسواک کرتے ہو اپنی امت کو ارشاد فرماؤ کہ وہ ان امور کی تعمیل کرین بعض صوفیون
نے کہا ہے کہ حمام اچھا گھر ہے کہ بدن کو پاک کرتا ہے اور آگ کو یاد دلاتا ہے اور
بعضون نے یہ فرمایا ہے کہ حمام بری جگہہ ہے کہ برہنگی کو ظاہر کرتا ہے اور حیا کو دور کرتا ہے
اس قول سے اوسکی برائی معلوم ہوتی ہے جیسے پہلے قول سے فائدہ مفہوم ہوتا تھا اب اس سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حمام مین فائدہ بھی ہے اور نقصان بھی ہے اوسکے فائدہ کا حصول
در صورت محفوظ رہنے اوسکی آفت کے کچھ مضائقہ نہین ہے اسلئے جو باتین کہ حمام کرنیوالیکو
چاہئے خواہ سنت ہو یا واجب وہ بیان کئے ہین جاننا چاہیئے جو کوئی حمام مین جاوے اسپر

[illegible] اور جب [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible] زیادہ ہے اور [illegible]

[illegible] اگر کوئی اپنا [illegible] اگر [illegible]

[illegible] کا [illegible] ہے [illegible]

[illegible] نگاہ جاتا ہے تو دلمیں آتش شہوت پیدا ہوتا ہے اور اسکی انتہا زنا ہے [illegible]

سخت [illegible] میں اور گناہ [illegible] ثابت ہو جاتی ہے اور وہ اپنے [illegible]

علیحدہ [illegible] کرنا ہے سخت ہے کہ حمام میں تنہا جاوے روایت ہے کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ حمام میں [illegible]

[illegible] اور [illegible] تو [illegible] حمام [illegible] ہے اور [illegible]

[illegible] کہ پاکی [illegible] ادا [illegible] نماز کے وقت [illegible] ہوں اور

لوگوں کو [illegible] حمامی کو اجرت پہلے دیوے تاکہ [illegible] اسکا دل خوش

رہے [illegible] جانیکے وقت [illegible] پہلے بایاں پاؤں پہلے رکھکر اندر جاوے

اور [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم واعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث

الشیطان الرجیم [illegible] حمام شیطان کی جگہ ہے اور اوس وقت وہاں جانا چاہئے کہ حمام

[illegible] جو مکان گرم ہے وہاں نہاوے اور جب جاوے اوس وقت طہارت

[illegible] عجلت کرے اور پانی بہت نہ بہاوے کہ اسراف ہے اور اسقدر بہاوے

[illegible] تو اوسے [illegible] معلوم ہو حمام کے اندر جاکر کسیکو سلام نکرے اگر مصافحہ

[illegible] ہے اگر اور کوئی سلام کرے تو یہ جواب دے کہ عافاک اللہ اور بہت باتیں نکرے

[illegible]

بالکل ... [illegible] ... کیا جو نہانا ہے تمام بیان ہوا مگر احکام متعلق ہے

لیکن ... [illegible] ... پانی کا ظرف ... [illegible] ... جانب ... [illegible]

تبکر ... تین بار ... پھر طہارت کرے جیسا اوپر لکھا گیا ہے اور بدن پر اگر نجاست

ہو تو اوسکو دور کرے پھر تین بار پورے بدن پر پانی خوب ڈالے اور آخر میں پاؤں بھی دھوئے اور جہاں

غسل سنت میں ایک جمعہ کا دوسرا عیدین کا تیسرا عرفہ کے دن کا چوتھا احرام کا ... [illegible]

اور تین غسل مستحب ہیں ایک یہ کہ جب کافر مسلمان ہو اور پاک ہو دوسرا اور لڑکے کا

غسل کرنا کہ بغیر بلوغ کے احتلام وغیرہ کی وجہ سے اوپر حکم بالغ ہونیکا ... [illegible]

تیسرا غسل شب برات کا یہ امور کہ غسل کب لازم ہوتا ہے اور اوسکے کیا اسباب ہیں اور

اوسکے متعلق جزئیہ مسائل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمایئے

فصل سیزدہم آداب وضو کے بیان میں

وضو کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ... [illegible]

فاحسن الوضوء وصلی رکعتین لم یحدث فیهما بشیء من الدنیا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه یعنے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جسمیں کوئی بات دنیا کی نسوچے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاویگا جیسا کہ اوس روز وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور ایک حدیث میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ میں بتاؤں تمکو وہ بات کہ اللہ تعالیٰ اوس سے خطائیں دور کرے اور درجے بلند کرے وہ یہ ہے کہ وضو کا پورا کرنا ایسے وقتوں میں کہ دل نچاہے اور مسجد کی طرف قدم اوٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا کہ یہ باتیں ایسی ہیں جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے گھوڑے باندھنا ہے ابن ماجہ بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لائے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ایک ایک بار اعضا کو دھویا اور فرمایا کہ یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ بدون اسکے نماز قبول نہیں کرتا اور دو دو بار اعضا کو دھویا اور فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور دو دو بار اعضا کو دھووے اللہ تعالیٰ اوسکو ثواب دو بار عنایت فرماویگا اور تین تین بار اعضا کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پیشتر کے انبیا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا اور فرمایا کہ جو شخص وضو کرنے میں خدا تعالیٰ کو یاد کرے اللہ تعالیٰ اوسکا سب جسم پاک کر دیتا ہے اور جو شخص ذکر اللہ کا نکرے تو اوسکا جسم صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہاں پانی لگے گا اور فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اللہ تعالیٰ اوسکے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اور فرمایا وضو پر وضو کرنا نور پر نور ہے ان دونوں حدیثوں سے تازہ وضو کرنیکی ترغیب معلوم ہوتی ہے اور فرمایا کہ جب بندہ مسلمان وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو خطائیں اوسکے منہہ سے نکل جاتی ہیں اور جب ناک صاف کرتا ہے تو اوسکی ناک سے گناہ باہر ہوتے ہیں اور جب منہہ دھوتا ہے تو چہرے سے خطائیں دور

ہوتی ہیں یہانتک کہ پلکون کے بالون کے نیچے سے نکل جاتے ہین اور جب ہاتھ دہوتا ہے
تو ہاتھون سے گناہ دور ہوتے ہین یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکل جاتے ہین اور جب سر کا
مسح کرتا ہے تو سر سے کانون تک خطائین نکل جاتی ہین اور جب پانون دہوتا ہے تو دونون
پانون سے خطائین ناخن کے نیچے سے دور ہوجاتی ہین پھر اوسکا مسجد کیطرف چلنا اور نماز
پڑھنا دونون افضل ہوجاتے ہین اور مروی ہے کہ طاہر مثل صایم کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے پھر اپنی نظر آسمان کیطرف اوٹھا کر
کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
تو اوسکے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہین کہ جس دروازے سے چاہے اوسکے اندر جاوے
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ عمدہ وضو تجہسے شیطان کو دور کر دیگا
اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جس شخص سے ہوسکے وہ طاہر اور ذاکر اور استغفار پڑھتا ہوا
سو جاوے کیونکہ روحین اوسی حال پر اوٹہین گی جس پر قبض ہونگے انسان کو ضرور ہے کہ جب
استنجا سے فارغ ہو تو فورا وضو مین مشغول ہو اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسا
نہین دیکھا گیا کہ قضاے حاجت کے بعد آپنے وضو نکیا ہو اور وضو مین شروع مسواک سے
کرے کہ اسکے باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے منہ قرآن کے رستے ہین
پس انکو مسواک سے اچھا کرو اور ایک حدیث مین ارشاد ہے کہ فرمایا آپنے لازم کرلو مسواک
کرنیکو کہ وہ منہ کو پاک کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مسواک حافظہ بڑہاتی ہے اور بلغم دور کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو کئی مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مسواک کو کانون پر
رکھ کے چلا کرتے تھے اور مسواک پیلو کی یا اور درختون کے شاخ کی کرے جو دانت کی

کرنی دور کردے اور مسواک دانتون کے عرض میں کرے طول میں نکرے اور داہنی طرف سے
شروع کرے پہلے اوپر کے دانتون مین مسواک کرے پھر نیچے کے دانتون مین بعد بائین
طرف اسطرح مسواک کرے پھر دانتون کے اندر کی جانب بھی اسی ترتیب سے مسواک کرے
پھر زبان اور تالو مین مسواک کرے اور مسواک کرنی بہت ضرور ہے اسواسطے کہ
حدیث شریف مین آیا ہے کہ مسواک کرکے نماز پڑھنی بے مسواک کے ستر نماز
پڑھنے سے افضل ہے اور مسواک کرتے وقت یہ نیت اور خیال کرے کہ منہ اپنا اللہ کے
ذکر کے واسطے صاف کرتا ہون اور جب وضو ٹوٹ جاوے تو اوسوقت پھر وضو کرے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اور [illegible] مسواک کرتے تھے
[illegible] اور مسواک ہر نماز اور ہر وضو کے وقت کرے [illegible] نماز پڑھے اور
اس وجہ سے کہ وہ سو گیا تھا یا دیر تک [illegible]
تو مسواک کرنی سنت ہے جب مسواک سے فارغ ہو [illegible] بسم اللہ
الرحمن الرحیم اعوذ بک من ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون اور
کہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بسم اللہ نہ کہے اوسکا وضو نہین ہوتا یعنی
بدون بسم اللہ کے کامل نہین ہوتا پھر دونون ہاتھ پہونچون تک تین بار دہووے اور کہے
اللہم انی اسئلک الیمن والبرکۃ واعوذ بک من الشوم والہلکۃ اور نماز
مباح ہونے اور حدث دور کرنیکی نیت کرے اور [illegible]
پھر چلو مین پانی لے اور اوس سے تین بار کلی کرے [illegible] غرغرہ
کرے اور کہے اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وتلاوۃ کتابک پھر تین بار
ناک مین پانی ڈالے اور سانس سے پانی کو نتھنون مین چڑھاوے اور جو کچھ نتھنون مین ہے

اوسکو نکالے اور کہے اللھم ارحنی رائحۃ الجنۃ وانت عنی راض پھر تین بار
منہ کو دہانے سے لیکر پیشانی شروع ہونے تک جہان تک طول مین اور ایک
کان سے دوسرے کان تک عرض مین دہووے اور کہے اللھم بیض وجہی بنورک یوم
تبیض وجوہ اولیائک معلوم ہو کہ منہ کی حد مین پیشانی کے دونون گوشے
داخل نہین بلکہ وہ سر مین شامل ہین اور دونون کنپٹیون کے اوپر بھی پانی پہونچانا چاہیے
اور جو بال چہرہ پر ہین اونکے نیچے بھی پانی پہنچائے اور بھوین اور مونچھین اور ریش بچہ
اور پلکون کے جڑون مین بھی پانی پہونچانا چاہیے اور داڑھی اگر ہلکی ہو تو اوسکی جڑ
مین بھی پانی پہونچانا چاہیے اور ہلکی کی علامت یہ ہے کہ جلد کی کہال اسمین نظر آتی ہو
اور اگر داڑھی مین بہت بال ہین تو داڑھی پر پانی بہائے اور بالونمین انگلیون سے خلال
کرے اسکا نام تخلیل لحیہ ہے اور وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتے
ہین اونکا حکم بھی ایسا ہے جیسے کہ داڑھی کا سا ہے اور داڑھی جو لٹکتی ہوئی ہو
اوسپر پانی بہائے اور آنکھ کے میل وغیرہ کو انگلی سے صاف کرے اور توقع رکھے کہ اس
فعل سے آنکھون کا قصور معاف ہو جائیگا اور اسیطرح سب اعضا کے دہونے مین توقع رکھے کہ
اونکی خطائین دور ہونگی پھر اوسکے بعد اپنے دونون ہاتھ کہنیون تک تین بار دہووے
اور پانی کہنیون سے آگے تک پہنچائے کیونکہ قیامت مین وضو کرنیوالون کے ہاتھ
پاؤن اور چہرے وضو کے نشان کے باعث روشن ہونگے تو جتنے دور پانی پہونچیگا اوتنا ہی
عضو اوس روز منور ہوگا اور پہلے داہنا ہاتھ دہووے اور کہے اللھم اعطنی کتابی بیمینی
وحاسبنی حسابا یسیرا پھر اسیطرح بایان ہاتھ دہووے اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو
جنبش دے تاکہ اوسکے نیچے پانی پہونچ جاے اور کہے اللھم اعوذ بک ان

لعطنی کتابی بشمالی ومن وراء ظهری پھر سارے سر کا مسح کرے اسطرح کہ
دونوں ہاتھوں کو تر کر کے دونوں انگلیوں کے سر ملاوے اور انکو پیشانی کے پاس سے
سے سر پر رکھکر پیچھے کیطرف لیجاوے اور وہاں سے پھر آگے کیطرف کھینچ لاوے تاکہ بالوں کے دونوں
رخ تر ہو جاویں اور کہے اللهم غشني برحمتك وانزل علي من بركاتك واظلني
تحت عرشك يوم لا ظل الا ظلك پھر دونوں کانوں کا مسح اندر اور باہر سے اس
کرے اسطرح کہ دونوں انگشت شہادت کو کانوں کے دونوں سوراخوں میں داخل کرے
اور دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے باہر کیجانب گھماوے اور کہے اللهم اجعلني من الذين
يستمعون القول فيتبعون احسنه اللهم اسمعني منادي الجنة مع الابرار پھر گردن
کا مسح نئے پانی سے کرے اور کہے اللهم فك رقبتي من النار واعوذ بك من
السلاسل والاغلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گردن کا مسح کرنا قیامت کے
طوق سے بچاتا ہے پھر داہنا پاؤں آدھی پنڈلی تک تین بار دھوے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی
انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے طرف سے خلال کرے اور داہنے پاؤں کی چھوٹی انگلی کے
طرف سے خلال شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر تمام کرے اور داہنے
پاؤں کے دھونے میں یہ کہے اللهم ثبت قدمي على الصراط يوم تزل الاقدام
في النار پھر اسیطرح بایاں پاؤں دھوے اور کہے اللهم اعوذ بك ان
تزل قدمي على الصراط يوم تزل اقدام المنافقين جب وضو سے
فراغت پاوے تو منہ آسمان کیطرف اٹھاوے اور کہے اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من
التوابين واجعلني من المتطهرين واجعلني من عبادك الصالحين کہتے ہیں کہ

تنجیس نہیں ہوتی ... ہو کہ بعد وضو کے پونچھے تو اوسکے وضو پر جو کچھ پانی رہتا ہے اور جو شخص کہ نہیں پونچھے
اوسکے بدن پر جو پانی باقی رہتا ہے اور وہ پانی خدا تعالی کی تسبیح و تقدیس کیا کرتا ہے اور
اوسکا ثواب قیامت تک اوس شخص کیلیے لکھا جاتا ہے لیکن جو شخص ... پونچھتا ہے
... اور وہ اوسکی ... دریافت کرے ... اوسکو معلوم ہو جاے کہ ... کہا گیا ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص طہارت کرے اور خدا کا ذکر کرتا ہے اوسکے سب بدن
کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور اگر طہارت مین خدا کا ذکر نہیں کرتا ہے تو فقط اعضا
بدن پاک ہوتا ہے جہان پانی پہونچتا ہے اور اگرچہ پہلا وضو باقی رہتا ہو جائز ہے کہ دوبارہ
پھر اوسکے تازہ وضو کرے اسواسطے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص طہارت کو
تازہ کرتا ہے حق تعالی اوسکے ایمان کو تازہ کرتا ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ وضو مین نو
باتین مکروہ ہین اول یہ کہ اعضا کو تین مرتبہ سے زیادہ دہونا اور پانی کو فضول بہانا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تین بار اعضا کو دہویا اور فرمایا کہ جس نے تین مرتبہ سے زیادہ دہویا اوسنے ظلم کیا
اور برا کیا اور فرمایا کہ عنقریب اس امت سے ایک قوم ہوگی جو دعا اور وضو مین حد سے
تجاوز کریگی دوسرے ہاتھونکا جھٹکنا کہ پانی دور ہو جاے تیسرے وضو کے اندر دنیا کی بات
کرنی چوتھے منھ پر پانی کو طمانچہ کیطرح مارنا اور بعضے لوگون نے پانی کو بدن پر سے خشک کرنا بھی
مکروہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ پانی میزان اعمال مین وزن کیا جائیگا اسلیے اوسکا خشک
کرنا مکروہ ہے یہ قول سعید بن مسیب اور زہری رضی اللہ تعالی عنہما کا ہے لیکن حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو اپنے کپڑے کے
کنارہ سے پونچھا پانچوین کانسے کے برتن سے وضو کرنا اور نیز اوس پانی سے جو دہوپ مین
گرم ہو گیا ہو اور اوسکی کراہت طب کے رو سے ہے اور حضرت ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما

سے کاسے کے برتنونکی کراہت مروی ہے اور جبکہ آدمی وضو سے فارغ ہو اور نماز پڑھنا
ہو تو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے کہ وضو کر لینے سے ہاتھ پاؤں بظاہر پاک ہو گئے جسکو لوگ
دیکھتے ہیں تو بڑی شرم کی بات ہے کہ بدون دل کے پاک کرنیکے خدا تعالیٰ سے مناجات
کروں کہ دل اوسکے دیکھنے کا مقام ہے اور یہ یقین کرے کہ توبہ سے دل پاک کرنا اور
اخلاق بد سے خالی ہونا اور عمدہ اخلاق کا عادی ہونا بہت بہتر ہے اور جو شخص کہ صرف
ظاہر کے پاک کرنے پر اکتفا کرتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ
عظیم الشان کو مہمان بلائے اور گھر کا دروازہ تو صاف کرے لیکن گھر کے صحن کو جو بادشاہ کے
بیٹھنے کا مقام ہے خس و خاشاک سے آلودہ اور ناپاک رکھے تو ظاہر ہے کہ ایسا شخص
مستحق غضب سلطانی ہوگا

فصل چہاردہم آداب تیمم کے بیان میں

واضح ہو کہ تیمم جائز ہے ایسی حالت میں کہ پانی بالکل نہ ملے یا اسقدر ملے کہ صرف پینے کیلئے
ہو یا جہاں سے پانی لایا جاتا ہے اوس راہ میں درندہ کا ڈر ہے یا وہاں ایسا شخص ہے
جس سے خوف ہے یا پانی غیر کی ملک ہے اور وہ نہیں دیتا ہے یا بیچتا ہے مگر اسکے
پاس قیمت موجود نہیں یا بہت قیمت پر بیچتا ہے جسمیں اوسکا نقصان ہے یا ایسا زخمی
یا بیمار ہے کہ اگر پانی استعمال کرے تو ہلاک ہو جانیکا یا بیماری بڑھ جانیکا خوف ہے یا اوسکے
پاس پانی ہے اور ڈرتا ہے کہ اوس پانی سے وضو کرے تو آپ یا اوسکا جانور
پیاسا رہجایگا یا کنواں ہے مگر اوسکے پاس ڈول رسی نہیں ہے تو ان صورتوں میں تیمم
کر لیوے خواہ محدث یا جنب محدث اوسکو کہتے ہیں کہ جسکو وضو نہو اور جنب وہ ہے
کہ جسکو حاجت نہانیکی ہو خلاصہ یہ ہے کہ تیمم مرد و عورت دونوں کیلئے ہے وضو اور غسل کے

[illegible] کی نماز کیواسطے اگرچہ پانی موجود ہو لیکن دہشت ہے کہ اگر
وضو کریگا تو نماز [illegible] پس ایسی حالت میں تیمم درست ہے مگر بادشاہ اور ولی میت
کیلئے پانی موجود ہونیکی صورت میں تیمم درست نہیں اسواسطے کہ ان دونوں کو نماز جانے
کی دہشت نہیں ہے بلکہ لوگ انہیں کے منتظر رہتے ہیں اور جمعہ کی اور فرض نماز کی فوت
ہونیکی دہشت [illegible] ہے جبکہ پانی کا ملنا ممکن ہو تیمم درست نہیں ہے اسواسطے کہ اوسکا بدل
موجود ہے جمعہ کا بدل ظہر ہے اور وقتیہ نماز کا قضا الحاصل تیمم ضرور ہے کہ خشک زمین
سے کیا جاوے خواہ مٹی ہو یا ریت یا چونہ یا گچ ہو بشرطیکہ یہ چیزیں پاک ہوں پس اپنے دونوں
ہاتھ اسپر مارے کہ اس سے غبار اوڑے اونگلیاں باہم متصل رکھے اور نماز مباح ہونیکی نیت
کرے کیونکہ تیمم میں نیت فرض ہے اور تمام منہ پر دونوں ہاتھوں سے مسح کرے اور اتنا تکلف
نکرے کہ خاک بالوں کے اندر پہونچے اگر انگوٹھی پہنی ہو اوتار کر اونگلیاں کھلی رکھکر دونوں
ہاتھ مٹی پر مارے اور داہنے ہاتھ کی اونگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی اونگلیوں سے اوپر رکھکر
بائیں ہاتھ کی اونگلیوں کو داہنے ہاتھ کی کلائی کی پشت پر کہنی تک پھیرے پھر بائیں ہاتھ کی
ہتھیلی اپنی کلائی کے اوپر پھیرے پھر بائیں ہاتھ کا انگوٹھا داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے پشت
پر پھیرے اسیطرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر پھیرے پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں باہم ملے
پھر اونگلیاں [illegible] میں ڈالکرے اگر ایسا کریگا تو ایک ہی ضرب کفایت کریگا ورنہ
[illegible] زیادہ ضرب [illegible] کہ کہنیوں تک تمام ہاتھ میں مٹی لگے اگر ذرا کہیں کوئی عضو
باقی رہیگا تو تیمم درست نہوگا اور تیمم پتھر پر بھی درست ہے اگرچہ اوسپر گرد نہ جمی ہو اور
گرد پر اور [illegible] اینٹ پر بھی تیمم درست ہے اور جو چیز کہ زمین کی جنس نہیں ہے اوسپر تیمم
درست نہیں جیسے گیہوں اور جو پر تیمم درست نہیں اور اگر ان پر غبار ہو تو درست ہے مثلاً ایک

شخص نے دیوار گرائی یا گیہوں پاٹا اور اوسکے منہہ اور ہاتھ پر گرد پڑی اور اوسنے تیمم
کی طرح منہہ اور ہاتھ کو اوسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست ہے اور آگ بسے تیمم درست
نہیں اور ایک زمین پر پہلے نجاست تھی اور اوسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھ
گئی تو اوس زمین پر تیمم درست نہیگا اور نماز درست ہوگی اور پاک کپڑے پر یا دوسری
چیز پر اگر گرد جمی ہو اوس سے تیمم درست ہے اگر کوئی آدمی ایسی جگہہ پر جاوے کہ وہان نہ کچھ
پانی ہے اور نہ خاک تمام کیچڑ ہے کیونکہ بارش ہوئی اور پانی آگیا تیمم نہیں ہوسکتا اور نہ وضو
کرسکے اور نہ خاک باقی رہی کہ تیمم کرے تو چاہیئے کہ کپڑے یا بدن میں کیچڑ لگاوے
جب سوکھ جاوے تب اوسی سے تیمم کرے اگر اول وقت میں تیمم سے نماز پڑھ لی پھر پانی
پایا اور وقت باقی ہے تو نماز کا اعادہ ضرور نہیں ہے اور جبکہ شبہ ہو کہ پانی نزدیک
ہے تو اوسکو ایک پتھر کے جانیکی حد تک پانی ڈھونڈھنا واجب ہے اور اوسکا اندازہ
تین سو گز سے چار سو گز تک ہے اگر پانی ایسے مقام میں ہو کہ اگر وہان جاوے اور وضو کرے تو
قافلہ چلا جائیگا اور اوسکی آنکھ سے غائب ہوجائیگا تو اوسوقت تیمم درست ہے وہان
نہ جاوے غرض یہ ہے کہ عجز اور ضرورت کیوقت میں تیمم درست ہے اگر اکثر جسم جنب کا یا محدث
کا زخمی ہو اور تھوڑا سا اچھا ہو تو اوس حالت میں تیمم کرے اور اگر بدن اچھا ہے اور تھوڑا سا
زخمی ہو تو تمام اچھے بدن کو دھوے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہو یا وضو اور جب تک تیمم
باقی رہے ایک ہی تیمم سے فرض اور نفل جو چاہے ادا کرے اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہے
تیمم کو بھی توڑتی ہے اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہے

فصل پانزدہم آداب مسجد کے بیان میں

اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر

بیشک آباد کرتے مسجدین اللہ کی جو ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من بنی للہ مسجدا ولو کمفحص
قطاة بنی اللہ له قصرا فی الجنة یعنے جو شخص مسجد بناے اللہ کے واسطے اگرچہ قطاة کے
گھونسلے کے برابر ہو اللہ تعالی اسکے لئے ایک محل جنت مین بنائیگا اور فرمایا آنحضرت نے
جو شخص مسجد سے الفت رکھے اللہ تعالی اوس سے الفت رکھتا ہے اور فرمایا
جب تم مین سے کوئی مسجد مین داخل ہو تو چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت
پڑھے اور فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ کی نماز بغیر مسجد کے اندر پڑھنے کے ادا نہین ہوتی
اور فرمایا کہ فرشتے تم مین ایک پر رحمت بھیجتے رہتے ہین جب تک کہ وہ اپنی نماز
پڑھنے کی جگہ مین رہتا ہے فرشتے کہتے ہین کہ الہی اس شخص پر رحمت بھیج الہی اسپر
مہربانی کر الہی اسکو بخشدے بشرطیکہ نمازی بے وضو ہو جاے یا مسجد سے باہر نہ جاے
صحیح بخاری مین روایت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانے مین میری امت کے کچھ لوگ آئینگے کہ مسجدون مین آکر حلقہ
بنا کر بیٹھینگے اونکا ذکر دنیا اور دنیا کی محبت ہوگا تم اونکے پاس نہ بیٹھو کہ اللہ تعالی کو
اونکی کچھ طلب نہین ہے اور ترمذی شریف مین روایت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ
منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے اپنے بعض کتابون مین فرمایا ہے کہ
میری زمین مین میرے گھر مسجدین ہین اور میری زیارت کرنیوالے اونکے اندر وہ ہین جو
اونکو آباد رکھنے والے ہین پس اوس بندے کی خوش قسمتی ہے کہ اپنے گھر سے پاک
و صاف ہو کر میرے گھر مین میری زیارت کو آئے اور گھر والے پر حق ہے کہ اپنے
مہمان آنیوالے کا اکرام کرے اور فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو

اوسکے ایمان کی گواہی دو اور حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد
مین بیٹھے وہ اپنے رب کے ساتھ ہمنشینی کرتا ہے تو اوسکے حق مین مناسب
نہین ہے کہ بجز خیر کے اور کچھ نہ کہے اور ایک حدیث مین مروی ہے کہ مسجد مین دنیا
جو دنیاوی گفتگو ہوتی ہے وہ نیکیون کو ایسا کھاتی ہے جیسے چارپائے گھاس
کو کھاتے ہین اور حضرت نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگلے زمانہ کے لوگ سمجھتے تھے کہ
اندھیری رات مین مسجد کو جانا جنت کا واجب کرنے والا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جو شخص مسجد مین چراغ جلاوے تو جب تک اوسکی روشنی
رہتی ہے اوس شخص کیلئے فرشتے مغفرت طلب کرتے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرماتے ہین کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو زمین سے اوسکی نماز پڑھنے کی جگہ اور آسمان سے
اوسکے عمل کے چڑھنے کی جگہہ اوسپر روتے ہین اور حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے
زمین اوس شخص پر چالیس روز روتی ہے اور عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
جس جگہہ سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا زمین کا قیامت مین اوسکی شہادت دیگا اور جس دن
وہ مریگا اوسپر وہ روئیگا اور انس بن مالک نے فرمایا ہے کہ جس زمین کے ٹکڑے پر
خدا تعالی کا ذکر نماز سے یا اوسکی یاد سے ہوتا ہے وہ ٹکڑا اپنے گرد کے ٹکڑون پر فخر
کرتا ہے اور ذکر الہی کی بشارت ساتوین طبقہ زمین تک پہونچاتا ہے اور جو بندہ کہ کھڑا
ہوکر نماز پڑھتا ہے اوسکے لئے زمین آراستہ ہوتی ہے اور جس منزل مین لوگ اوترتے
ہین صبح کو وہ منزل یا اونپر رحمت بھیجتی ہے یا لعنت کرتی ہے پس جب مسجد کو جانیکا
ارادہ کیا جاوے تو نماز کیلئے اچھی ہیئت بناوے اور نیت کرے اور چلنے مین نزدیک نزدیک
قدم رکھے وقار کے ساتھ اور دوڑے نہین اور نیچے نظر رکھے اور پست کرے آواز

اور مسجد صدر رستے راہ پر اور بری باتیں نکرے اور نظر کسی پر نڈالے اور تشبیک کرے
یعنے ایک کی انگلیوں میں انگلیان نڈالے غرض کہ حتی المقدور ان چیزوں کی پرہیز کرے جنسے
اوس مصلی کو ضرور ضرر ہو کیونکہ جب نماز کا ارادہ کیا گیا ہے گویا وہ نماز ہی میں
ہے اور جب مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم و سلطانہ
القدیم من الشیطان الرجیم حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مسجد میں داخل
ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ محفوظ ہوا مجھ سے تمام دن اپنے
اور داخل ہوتے وقت مسجد میں داہنا پانوں مسجد کے دروازہ میں پہلے رکھے اور
بایاں پانوں پیچھے اور نکلتے ہوئے بایاں پانوں پہلے نکالے اور داہنا پانوں پیچھے
منقول ہے کہ ایک دفعہ امام رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے بایاں پانوں مسجد میں ڈالا پس
متغیر ہوگیا رنگ انکا اور نکلے گھبرا کر اور داہنا پانوں رکھا پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا
فرمایا کہ یہ ادب مسجد کے ایک ادب یہ مجھ سے چھوٹ گیا تھا ڈرا میں کہ سلب کرے
اللہ تعالیٰ نعمت ولایت کو اور مشہور ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے بایاں پانوں
پہلے مسجد میں رکھا تھا اونکے اوستاد نے تنبیہ کیا تو کہا یعنے بیل ہے کہ ادب مسجد کا نہیں
جانتا جب سے سفیان ثوری مشہور ہوئے پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف میں
تھا کہ مستحب کے ترک سے ڈرتے تھے اور نفس کو ملامت کرتے تھے اور ادب مسجد کا
یہ ہے کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکرے اشباہ النظایر میں لکھا ہے کہ کلام کرنا مسجد میں ایسا
اعمال کو فنا کرتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو جلاتی ہے پس چاہئے کہ مسجد میں داخل ہوتے
ہی پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے واجب
ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہے اور ہمارے نزدیک مستحب ہے اور علماء رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے

کہ اگر مسجد میں اگر قضا نماز پڑھنی ہو یا پڑھے ... نماز ادا کی [illegible]
اگر وقت کراہت نماز کا ہو تو قضا پڑھے [illegible] سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے اور [illegible]
کی کرلے اور ذکر الٰہی میں اور نماز میں اور قرآن مجید کی [illegible]
اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشغول رہے اور وقت داخل ہونے مسجد کے کہے
بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ اور ایک روایت میں
یہ دعا پڑھنا آیا ہے اللھم افتح لنا ابواب رحمتک وسھل لنا ابواب رزقک
پھر درود اور دعا پڑھے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد اللھم اغفر لی ذنوبی
وافتح لی ابواب رحمتک اور بعد داخل ہونے مسجد کے السلام علینا وعلی عباد
اللہ الصالحین کہے اور جب مسجد سے نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام
عرض کرے اور کہے اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم اور یہ دعا پڑھے اللھم
انی اسئلک من فضلک اور اگر کوئی آواز مسجد میں سنے تو اوسکو منع کردے کہ پھر مسجد
میں ایسی حرکت نکرے کیونکہ مسجد نہیں بنائی گئی ہے بیچنے یا مول لینے یا کلام کرنے یا سینے
یا باجرت وہاں بیٹھکر لکھنے یا اوسکے پڑھانیکے لئے اور جو چیز کہ نماز پڑھنے والے کے خیال
کو منتشر کرے اسی قسم کی ہے یہانتک کہ بعضی علما نے کہا ہے کہ مسجد میں باواز بلند ذکر کرنا
بھی مناسب نہیں ہے اور اسی سبب سے بعضے اگلے عالم منع کرتے تھے اور ناجائز کہتے تھے
افسوس اس سائل پر ہے کہ مسجد میں پکار کر خیرات مانگے واللہ اعلم

فصل شانزدہم آداب اذان واقامت کے بیان میں

واضح ہو کہ طبرانی نے جامع صغیر میں بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کیا ہے کہ

فرمایا حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کہ قیامت کے دن تین آدمی مشک سیاہ کے ٹیلے پر ہونگے کہ نہ اونکو خوف حساب ہوگا نہ اور کسیطرح کی وحشت یہانتک کہ لوگ حساب سے فراغت حاصل کر چکے ہونگے گو ہمین ہوگا ایک تو وہ شخص جسنے خدا تعالی کی رضا جوئی کیلئے اذان کہی پڑہا ہوگا اور لوگونکی امامت کی ہوگی اور لوگ اوس سے خوش ہونگے اور ایک وہ شخص جسنے مسجد مین خدا تعالی کی طلب رضا مین اذان دیکر لوگون کو خدا تعالی کیطرف بلایا ہوگا اور ایک وہ شخص کہ دنیا مین غلامی مین مبتلا کیا گیا ہو اور اس امر نے اوسکو آخرت کے عمل سے نہ روکا ہو صحیح بخاری شریف مین وارد ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شہد لہ یوم القیامۃ یعنے موذن کی آواز جن اور انسان اور جو کوئی چیز سنیگی وہ قیامت کو اوسکیلئے گواہی دیگی اور فرمایا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ موذن کے سر پر رہتا ہے یہانتک کہ اپنی اذان سے فارغ ہو اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ آیۃ ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا یعنے اور اوس سے بہتر کسکی بات ہے جسنے بلایا اللہ کیطرف اور کیا نیک کام موذنون کے بارہ مین نازل ہوئی ہے حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہین کہ جو شخص جنگل مین نماز پڑہے تو ایک فرشتہ اوسکے داہنے سے نماز پڑہتا ہے اور ایک بائین جانب سے پس اگر وہ اذان اور تکبیر کہتا ہے تو اوسکے پیچھے پہاڑون کے برابر فرشتے نماز پڑہتے ہین بخاری مسلم مین بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا سمعتم النداء فقولوا مثلما یقول المؤذن یعنے جب تم اذان سنو تو کہو جیسے موذن کہتا ہے اور یہ امر اچھا اور مستحب ہے کہ جو موذن کہے وہی آپ بھی کہتا جائے مگر جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کہے لا حول

ولا قوۃ الا باللہ اور جب موذن کہے قد قامت الصلوۃ تو کہے اقامہا اللہ و ادامہا
مادامت السمٰوات والارض اور فجر کی اذان مین جب کہے الصلوۃ خیر من النوم
تو کہے صدقت وبررت اور جب اذان کہہ چکے تو یہ دعا پڑھے اللھم رب
ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ
والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ
یوم القیمۃ انک لاتخلف المیعاد فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ جواب دینا
موذن کا ہر سننے والے پر واجب ہے اور اگر کئی موذن اذان کہین تو اول کا جواب دینا
ضرور ہے اور جو سننے والا مسجد مین ہو جواب واجب نہین رہا یہ امر کہ حالت تلاوت
قرآن مجید جواب دینا چاہیئے یا کیا اسمین قول اختیار یہ ہے کہ نہ جواب دے اور اگر زبان سے
جواب دیگا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا تو جواب ادا نہوگا حدیث شریف مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اذان کے شروع مین یا بعد فراغت کے
کہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا اور پھر درود شریف پڑھے
بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسپر غم یا سختی کی حالت ہو اسکو چاہیئے کہ تلاش کرے وقت موذن کا یعنے
منتظر وقت اذان کا رہے پس جب اللہ اکبر کہے موذن اللہ اکبر کہے سننے والا
اور جب شہادتین کہے موذن شہادتین کہے سننے والا اور جب موذن حی علی الصلوۃ
کہے حی علی الصلوۃ کہے سننے والا اور جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے سننے والا
حی علی الفلاح پھر تمام اذان کے جواب دینیکے بعد یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذا

الدعوة الصادقة المستجاب بها دعوة الحق وكلمة التقوى احينا عليها
وتوفنا عليها وابعثنا عليها واجعلنا من خيار اهلها احياءً وامواتا
اور پھر اپنی جو کچھ حاجت ہو طلب کرے قبول ہوگی دعا اسکی اس حدیث سے ظاہر ہے
اور دعا قبول ہوتی ہے مابین اذان اور تکبیر کے خواہ متصل اذان کے ہو یا کسی قدر
فرق سے مگر متصل اولیٰ ہے تاکہ مطابقت ہو ساتھ حدیث الدعاء مستجاب عند
الاذان کے یعنے دعا قبول ہوتی ہے نزدیک اذان کے جاننا چاہئے کہ اذان کہنا
پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کیواسطے ہر دون کیلئے سنت موکدہ ہے عورتون
کیواسطے سنت نہیں اور نفلون کیواسطے اور جنازہ اور عیدین کی نماز کیواسطے بھی سنت
نہیں ہے اور اذان کہنا نماز کیوقت میں سنت ہے وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت
نہیں ہے اور اگر وقت کے پہلے کوئی اذان کہے تو اوسکا اعادہ کرے اور امام ابو
یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کیواسطے آدھی رات کے بعد
اذان کہنا روا ہے اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہو تاکہ ثواب اذان کہنے کا
پاوے اور اذان کہتے وقت قبلے کیطرف متوجہ ہووے اور اپنے دونون انگلیاں دونون
کانون میں رکھے اور جب حی علی الصلوٰۃ کہے منھ داہنے طرف پھیرے اور جب حی علی
الفلاح کہے منھ بائین طرف پھیرے اور فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ
خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ جدا جدا اور ٹھہر ٹھہر کے کہے اور خواہ مخواہ
راگ سے نہ کہے اور کوئی حرف اذان سے کم نہ کرے اور اذان میں کوئی حرف زیادہ
نہ کرے اور حرف کے اعراب اور جزم اور مد وغیرہ کو خوش الحانی کے واسطے زیادہ اور کم
نہ کرے لیکن حسن صوت ہر جا میں بہتر ہے اور قدم ایک ہی جگہہ پر رکھے اگر اذان کا مقام

اسطرح ہو کہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہنے مین سینہ یا پانون منھ پھیرنے سے پانون
اوٹھانیکے ہو نہین سکتا اور اسطرح جب منھ پھیر جاتا ہے تو آواز دور تک نہین جاتی اور پانون
اوٹھا مثلاً ایک اذان کے مقام مین کھڑکی ہو اور اوس سے آواز باہر جاتے ایسی حالت
مین اوسوقت پانون اوٹھائے اور داہنی کھڑکی مین سر نکالے اور کہے حی علی الصلوۃ
پہر بائین کھڑکی سے سر نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی ہو جائے اور اعلام سے مطلب
نماز کیواسطے خبر کرنا ہے اور اقامت مثل اذان کے ہے لیکن اقامت کے الفاظ جلد
جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوۃ دو بار کہے اور اذان کی
طرح منھ قبلہ کیطرف کرے اذان یا اقامت کہتے ہوئے بات نکرے اور اذان و اقامت مین
اسقدر توقف کرے کہ چار رکعت مین جسقدر وقفہ ہوتا ہے مگر مغرب کے وقت تھوڑے سے
وقفہ کے بعد ہی اقامت کہے اگر ایک نماز فوت ہوئی ہو تو اوسکے واسطے اذان و اقامت
دونون کہے اور اگر متعدد نمازین فوت ہوئی ہون تو پہلی نماز کیواسطے اذان و اقامت
دونون کہے اور باقی نمازونمین اختیار ہے دونون کہے یا فقط اقامت کہنے پر
کفایت کرے محدث کی اذان جائز ہے اور اقامت اوسکی مکروہ ہے اور اگر وہ
اقامت کہے تو اعادہ بھی نکیا جائے اور جنب کی اذان اور اقامت دونون مکروہ ہیں
اگر وہ اذان کہے تو اوسکا اعادہ کیا جائے اور اقامت کہے تو اعادہ نکیا جائے اسواسطے کہ دوبارہ
اقامت مناسب نہین ہے کیونکہ اقامت خاص اون اشخاص کی خبر کیلئے ہے جو وہان
حاضر ہین تو بس ایک ہی اقامت کافی ہے اور اذان عام لوگونکی اطلاع کیلئے ہے تو
اوسمین شبہ ہے کہ شاید بعضون نے سنا اور بعضون نے نہ سنا ہوگا اوسکے اعادہ کرنے
مین فائدہ ہے مجنب یا عورت یا مست یا دیوانے کی اذان مکروہ ہے اور اگر انہونے

کوئی اذان کہے تو مستحب یہ ہے کہ پھر اوسکا اعادہ کیا جاوے مسافر اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر دونون ترک کرتوے تو مکروہ ہے اگر اقامت پر کفایت کرے تو جائز ہے اور جو شخص کہ مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز پڑہے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہے اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑہے اور اوسکا گھر شہر مین ہو تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور دونون ترک کرے تو قباحت نہین ہے اسکو اذان اور اقامت محلے کی مسجد کی کفایت کرتی ہے اور یہہ حکم اوسوقت ہے کہ اوسکے محلے کی مسجد مین اذان اور اقامت ہوئی ہو اور اگر گاؤن مین گھر ہو اور وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت ہوتی ہو تو وہان کے نمازی کا حکم شہر والے نمازی کا ہے اور اگر وہانکی مسجد مین اذان اور اقامت نہوتی ہو اوسکا حکم مسافر کا ہے یعنے اگر فقط اقامت کہے تو جائز ہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہے اور جب اقامت مین حی علی الصلوۃ کہا جاوے امام اور سب لوگ کھڑے ہو جائین اور جب قدقامت الصلوۃ کہے امام نماز شروع کرے

فصل نہم آداب نماز کے بیان مین

اللہ تعالی قرآن مین ارشاد فرماتا ہے اِن الصلوۃ کانت علی المومنین کتابًا موقوتًا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین یعنے نماز دین کا ستون ہے جسنے نماز ادا کی اوسنے دین کو قایم رکھا اور جسنے نماز چھوڑ دی اوسنے دین کو خراب کیا اور فرمایا ہے کہ پانچ نمازین ہین جنکو اللہ تعالی نے بندون پر فرض کیا ہے پس جو کوئی اونکو ادا کرے اور انمین سے کچھ ضایع نکرے تو اوسکے لئے اللہ تعالی کے نزدیک

عہد ہو گا کہ اوسکو جنت مین داخل کرے اور جو کوئی اونکو ادا نکرے تو اوس کے
واسطے اللہ کے پاس عہد نہین چاہے اوسکو عذاب مین مبتلا کرے یا جنت مین
داخل کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان پانچون نمازونکی مثال
ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ پانچ بار ہر روز
اوسمین نہاتا ہو یہ فرما کر آپنے پوچھا کہ جو شخص پانچ بار روز نہاتا ہو کیا اوس کے
بدن پر کچھ میل رہنا ممکن ہے لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ جسطرح پانی
میل کو دور کرتا ہے اوسیطرح یہ پانچ نمازین گناہون کو دور کرتی ہین اور فرمایا آپنے
کہ نماز جنت کی کنجی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص اچھی طرح طہارت کرکے
پورے رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑہتا ہے اور دل سے عاجزی اور فروتنی
کرتا ہے اوسکی نماز سفید اور روشن عرش تک جاتی ہے اور نماز پڑہنے والے
سے کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے نگاہ رکھا ہے اسیطرح خدا تجھے نگاہ رکھے اور جو
شخص وقت پر نماز نہ پڑہے اور طہارت خوب نکرے اور رکوع اور سجود مین کمال
عاجزی نکرے وہ نماز سیاہ ہو کر آسمان تک جاتی ہے اور نماز پڑہنے والے سے
کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے ضایع اور خراب کیا خدا تجھے ضایع اور خراب کرے جبتک خدا
کو منظور ہوتا ہے نماز یہی کہا کرتی ہے پھر اوسکی نماز کو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کر
اوسکے منھہ پر مارتے ہین چاہئے کہ ہر نماز وقت معینہ پر سب شروط اور خشوع اور خضوع کے
ساتھ ادا کیجائے واضح ہو کہ نماز کی ظاہری ارکان کالبد کے مانند ہین اور اوسکی
ایک حقیقت ہے اوسکو نماز کی روح کہتی ہے نماز کا ظاہری حال بیان کیا جاتا ہے
آدمی جب بدن اور کپڑونکی طہارت سے فارغ ہو تو پاک جگہہ مین کہڑا ہو اور قبلہ کے طرف

منھ کرے دونوں قدموں میں چار انگل کا فاصلہ رکھے پیٹھ سیدھی اور برابر کر لے
سر کو آگے جھکائے سجدہ کی جگہ سے نظر نہ ہٹائے اور شیطان کو اپنے سے
دور کر کے نیت سے سورۂ قل اعوذ برب الناس اور انی وجہت وجھی للذی فطر
السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پڑھے اور صدق دل سے نماز
کی نیت کرے اور کان کے برابر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ ناف کے
نیچے باندھے داہنا ہاتھ اوپر رکھے اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کو بائیں کلائی کے گرد
حلقہ کر لے جب ہاتھ باندھ چکے تو سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک ولا الہ غیرک اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکے سورۂ فاتحہ پڑھے اور جب سورہ تمام کرے ذرہ ٹھہر کر آمین آہستہ کہے پھر قرآن شریف
کا کوئی سورہ یا کوئی آیتیں پڑھے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اسطرح کہ اللہ کے
الف کو قیام میں شروع کرے اور اکبر کے (رے) کو رکوع میں تمام کرے اور دونوں ہتھیلیاں
گھٹنوں پر رکھے اور انگلیاں کھلی ہوئی سیدھی رکھے اور سر اور پیٹھ برابر رکھے مرد دونوں بازو
دونوں پہلو سے دور رکھے عورت اپنا بازو پہلو سے جدا نہ کرے اور رکوع میں کم سے کم تین بار سبحان
ربی العظیم کہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑا ہو جائے اسطرح پر کہ سمع اللہ
کی (سین) کو رکوع سے شروع کرے اور حمدہ کے (ہا) کو قیام میں تمام کرے اور
اگر مقتدی ہو تو ربنا لک الحمد کہے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے
اسطرح پر کہ اللہ کے (الف) کو قیام میں شروع کرے اور اکبر کی (رے) کو سجدہ میں تمام
کرے لیکن سجدہ میں جاتے وقت جو عضو زمین کے نزدیک ہے پہلے وہی زمین پر رکھے یعنی پہلے
زانو پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سجدہ سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں

کے بیچ مین منھہ کو زمین پر رکھے اور دونون ہاتھہ زمین پر کانون کے برابر رکھے اور دونون
بازو کشادہ رکھے اور شکم کو ران سے دور رکھے ہدایہ مین لکھا ہے کہ شکم کو اسقدر کشادہ
رکھے کہ بکری کا بچہ اوسمین سے نکل جاے اور اگر صف مین ہو تو کشادہ نرکھے تا کہ اوسکے
پاس والے کو ایذا نہو اور پانون کی اونگلیون کا رخ قبلہ کیطرف کرے اور اگر عورت ہو تو
سب اعضا کو سمیٹے ہوئے سجدہ کرے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کم سے کم تین
بار کہے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اوٹھائے اسطرح پر کہ اللہ کے الف کو سجدے سے شروع
کرے اور اکبر کی (رے) کو بیٹھنے مین تمام کرے اور اسطرح اوٹھے کہ پہلے ناک
پھر پیشانی پھر دونون ہاتھ اوٹھائے اور بایان پانون بچھائے اور داہنا کھڑا رکھے اور
بیٹھے اسقدر کہ اوسکا بدن آرام لے اور نظر سینہ پر رکھے بعد اوسکے اللہ اکبر کہتا ہوا
پہلے سجدے کیطرح دوسرا سجدہ کرے اور اوسیطرح سبحان ربی الاعلی کہے پھر
سجدے سے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سر اوٹھائے پھر دونون ہاتھ اوسی ترتیب سے زانو پر
سیدہا کھڑا ہو جاے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کیطرح ادا کرے مگر دوسری رکعت مین ثنا
اور تعوذ نہ کہے اور نہ ہاتھ اوٹھائے جب دوسری رکعت تمام ہو تو بایان پانون بچھائے
او اوسپر بیٹھے اور داہنا پاون کھڑا رکھے اور اونگلیان پاون کی قبلہ کے رخ رکھے
اور دونون ہاتھون کو دونون زانو پر کھلا رکھے اور اونگلیان قبلہ کے رخ زانو پر بچھی
ہوئی رہین اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خنصر اور بنصر کو بند کر لے اور بیچ کی اونگلی
اور ابہام حلقہ کرکے باندہے اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کرے یعنے اوسکو اوٹھا کر
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑھے اور عورت
ہو تو اوسیطرح بیٹھے جیسا کہ عورتون کیواسطے لکھا گیا ہے بیٹھتے ہی یہ پڑھے التحیات

للہ والصلوٰۃ والطیبات والسلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشھد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ پھر اللہ اکبر کے ساتھ
کھڑے ہو کے نماز پوری کرے لیکن دوسرے دونوں رکعت میں فقط سورہ الحمد پڑھے اور
جب دونوں رکعت تمام ہوں اوسطرح بیٹھے جسطرح پہلے بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے
پھر اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی
ال سیدنا ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد کما
بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلی ال سیدنا ابراھیم انک حمید مجید اور اسکے بعد یہ دعا ماثورہ
پڑھے اللھم اغفرلی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات انک سمیع قریب مجیب الدعوات یا قاضی
الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین اور ایک روایت میں یہ دعا بھی پڑھنے
کیلئے حکم آیا ہے اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت
فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اسکے یہ معنی ہیں کہ الٰہی
مین نے بیشک ستم کیا اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہین بخشتا ہے اپنے بندون
کے گناہونکو مگر تو ہی پس تو مجھکو بخشدے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت
اور مہربانی کر مجھپر بیشک تو ہی بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہے مشکوٰۃ المصابیح مین
لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا
یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا سکھائیے کہ اوسکو مین اپنی نماز کے آخر مین پڑھون حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو یہی دعا کو پڑھا کر خلاصہ یہ کہ جو دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا کوئی آیت قرآن مجید کی ہو وہی پڑھے اور
دعا ماثورہ کے بعد داہنے طرف منھ پھیرے اسطرح پر کہ کندھا نظر پڑے اور اوسکا
رخسارہ پیچھے سے نظر پڑے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسیطرح
بائیں طرف منھ کرکے کہے اور اگر امام ہو تو دونوں سلام میں آدمی اور فرشتوں کی نیت کرے
جو سب اوسکے پیچھے ہیں اور اگر مقتدی ہو تو امام کی نیت کرے اور اگر اکیلا ہو تو فقط
فرشتوں کی نیت کرے اور جب امام سلام سے فارغ ہو داہنے جانب پھر کے بیٹھے
اور جو دعا چاہے پڑھے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے بعد اوسکے
اللہ سے دعا مانگے اور اگر چاہے تو یہ آیت پڑھے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا
وهب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوهاب اور اگر اکیلا ہو تو مختار ہے
داہنے جانب منھ کرکے بیٹھے یا بائیں بیٹھے قیام میں سجدے کی جگہہ پر دیکھنا اور رکوع
میں پشت پا پر دیکھنا اور سجدے میں ناک کیطرف دیکھنا اور قعدے میں زانو
کیطرف دیکھنا مستحب ہے اور یہ حکم فرض نفل سب میں برابر ہے اور جمائی آنیکے وقت
منھ بند کرنا اور تکبیر تحریمہ کہنے کیوقت دونوں ہاتھ آستین سے باہر نکالنا اور کھانسی کا
دفع کرنا اور جب موذن اقامت میں حی علی الفلاح تک پہنچے نماز کیواسطے کھڑے
ہو جانا اور امام کیلئے جب موذن قد قامت الصلوۃ تک پہنچے نماز شروع کرنی اور
قرآن مجید پڑھنے میں پورے طور پر حرفوں کا ادا کرنا اور وقفوں کا نگاہ رکھنا مناسب ہے
اور فجر کی نماز میں چالیس آیات تک اور ظہر کی نماز میں تیس آیات تک اور عصر اور عشا
کی نماز میں بیس آیات تک پڑھنا چاہئے اور مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں اور وہ
لم یکن سے آخر قرآن مجید تک ہیں پڑھنا مناسب ہے اور یہ حکم اختیار کی حالت میں ہے

اور ضرورت کی حالت مین جسقدر ہوسکے پڑہے اور مکروہ ہے نماز مین کپڑا سر پر
یا کندھے پر ڈالنا اور اوسکے کنارون کا چھوڑ دینا اسطرح پر کہ لٹکے رہین اور کپڑے کا
سمیٹنا دونون ہاتھون سے سجدہ مین جاتے وقت کہ مٹی یا دوسری چیز نہ لگے اور بال کا باندہنا
اور انگلیون کا چٹکانا اور داہنے بائین جانب دیکھنا گردن پھیر کے اور بغیر گردن پھیرے
آنکھون کے کنارون سے دیکھنا مکروہ ہے اور مکروہ ہے کنکریون کا ہٹانا سجدہ کی حالت
مین اور بحالت نماز ہاتھہ کمر پر رکھنا اور انگڑائی لینی اور کتے کیطرح بیٹھنا اور چارزانو
بیٹھنا بغیر عذر کے بھی مکروہ ہے اور صرف امام کا کھڑا ہونا اونچی جگہہ پر اور اوس کے
برعکس صرف مقتدی کا اونچی جگہہ پر ہونا بھی مناسب ہے اور مکروہ ہے تصویر کا ہونا نمازی
کے آگے یا بازو کے برابر یا چھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلہ رخ دیوار پر اور اگر
تصویر پیچھے ہو یا قدم کے نیچے ہو تو مکروہ نہین ہے اور قصداً برہنہ سر نماز پڑہے تو مکروہ
ہے اور اچھا کپڑا ہوتے ہوئے برا کپڑا پہننا بھی مکروہ ہے اور نماز مین پیشانی سے خاک
کا پونچھنا اور آسمان کیطرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتون کا اور تسبیح کا
شمار کرنا اونگلیون سے اور اوس کپڑے کا پہننا جس پر تصویر ہو مکروہ ہے اور مکروہ ہے
مقتدی کیواسطے اکیلے کھڑا ہونا صفون کے پیچھے جسوقت کہ صفون مین جاگہہ خالی ہو اور
مکروہ ہے نماز مین تکبیر تحریمہ دوبارہ کہنا اور مکروہ ہے دوسری رکعت دراز کرنا پہلی رکعت سے
اور نماز مین خوشبو اور پھول کا سونگھنا اور ہوا کرنا کپڑے یا پنکھے سے جایز نہین ہے اور قصداً
آنکھہ بند کرنی بھی مکروہ ہے مگر بعضون نے کہا ہے کہ اگر حضور دل کیواسطے بند کرے تو
کچھہ مضایقہ نہین ہے اور کوئی چیز منھہ مین رکھنی اور تھوکنا اور ناک چھنکنی اور کسی سورہ کا
خواہی نخواہی نظر کرنا اور ایک رکعت مین دو سورہ کا پڑہنا درمیان کی ایک سورہ چھوڑ کے

اور پچھلی سورۃ کو پہلے پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں قل ھو اللہ پڑھے دوسری میں تبت
یدا اور نماز کا طول کرنا اسقدر کہ مقتدیوں کو گران معلوم ہو اور نماز کو بالکل ہلکی کرنا مقتدیوں
کے لحاظ سے اور ایک ہی سورۃ کا فرض نماز کی ایک رکعت میں دو بار پڑھنا اور آستین کو
کہنیوں کے اوپر اوٹھانا اور تکیہ کرنا عصا پر یا دیوار یا ستون پر بغیر عذر کے اور بھوک اور
پیاس اور غصہ میں اور پائخانے اور پیشاب کی حاجت کیوقت اور ہر ایک شغل کیوقت
جو کہ نماز میں خشوع سے باز رکھے نماز پڑھنی مکروہ ہے غرض کہ خشوع اور خضوع کے
ساتھ اور شروط کو ادا کرے تا کہ نماز پوری ہو اور وہ زاد آخرت ہونیکے لائق
جب اتنی باتوں کا لحاظ رکھیگا تو نماز ادا ہوگی یعنے نماز پڑھنے والا شرعی سزا سے
بچا لیکن قبول ہونے میں خطرہ ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ
کی نذر کیواسطے ایک غلام یا ایک لونڈی لیجاوے کہ وہ زندہ ہو لیکن ناک کان ہاتھ
پانوں نہوں تو اوسمیں شک ہے کہ وہ قبول ہو پہلے جو بیان ہوا ہے وہ نماز کی
ظاہری صورت اور قالب کا تھا اور اصل میں نماز کی ایک حقیقت ہے وہی نماز کی روح
ہے اگر اصل روح نہو تو وہ قالب بیجان ہے اور اگر اصل روح ہو لیکن اعمال اور آداب
پورے نہوں تو نماز اوس آدمی کیطرح ہے جسکی آنکھ ناک نہو اصل روح یہ ہے کہ اول
سے آخر تک خشوع اور حضور قلب رہے اسواسطے کہ دل کو حقتعالی کیجانب متوجہ
رکھنا نماز سے مقصود ہے جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے اقم الصلوۃ لذکری
یعنے نماز پڑھا کرو میری یاد کیلئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت نمازی
ایسے ہیں جنکو نماز سے رنج و ماندگی کے سوا اور کچھ نصیب نہیں ہوتا اور یہ امر اس سبب سے
ہوتا ہے کہ فقط جسم سے نماز پڑھتے ہیں اور دل غافل رہتا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ

جس نماز میں دل نہ حاضر ہو حق تعالیٰ اوسکی طرف دیکھتا بھی نہیں اور دیا ہے کہ بعض نمازی ایسے ہیں جنکی نماز کا دسواں حصہ یا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے یعنے اوسیقدر نماز لکھی جاتی ہے جسمیں حضور قلب حاصل ہو حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور فقط تکبیر اولی کے وقت دل حاضر ہو تو بھی امید ہے کہ بالکل نماز نہ پڑھنے والے سے اوسکا حال قیامت کے دن بہتر ہوگا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو نماز بے حضور قلب ہے عقوبت کے نزدیک تر ہے یعنے ثواب سے دور ہے کامل اور پوری نماز ہے جسمیں دل حاضر رہے اور جس نماز میں فقط تکبیر اول کے وقت دل حاضر ہو اوس نماز میں روح بھر سے زیادہ روح نہیں ہوتی وہ نماز اوس نمازی کے مثل ہے جو رمق بھر کا مہمان ہو پس جسوقت کہ اذان سنی جاوے چاہئے کہ شوق سے بدل و جان نماز پڑھنے مستعد ہو جاوے اور دل کو دوسرے کاموں سے روک لے اگلے لوگوں کا یہی دستور تھا کہ اگر لوہار ہتھوڑا اوٹھایا ہوتا اذان سنکر اوسیطرح رک جاتا پھر اوسکو لوہے پر نمارتا اور خیاط اوس سوئی کو جو کپڑے میں داخل ہو گئی ہے اذان کی آواز سننے کے بعد نکالتا نہ کیا جگہ سے ہی نہ ہلاتا اس منادی کی ندا سے روز قیامت یاد کرتے تھے یہ سمجھکر اپنا دل شاد کرتے تھے کہ جو کوئی اسوقت اس حکم پر دوڑا جائیگا قیامت میں اوسکی حالت درست رہیگی قبلہ رو ہونیکے ظاہری معنی یہ ہیں کہ سب طرف سے اپنا منھ پھیر قبلہ رو ہو جاوے اور راز یہ ہے کہ دل کو دونو عالم سے پھیر کر خدا کیطرف کردے کہ ظاہر و باطن یکسو ہو جاوے جسطرح ظاہری توجہ قبلہ کیجانب ہے اسیطرح دلکی توجہ خدا کی جانب رہے دل کا دوسری طرف مشغول ہونا ایسا ہے جیسا منھ کو کسی اور طرف پھیرنا جسطرح منھ پھیرنے سے نماز کی صورت نہیں رہتی دل کے منتشر ہونے سے نماز کی روح نہیں رہتی ہے

اسواسطے حضرت سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کو
کھڑا ہوا اور اوسکا منھہ اور دل اور خواہش ایک خدا کی جانب ہو تو وہ نماز سے یون
باہر آتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا یعنے سب گناہون سے پاک ہو جاتا ہے
جاننا چاہیے کہ جسطرح قبلہ کیطرف سے منھہ پھیر لینا نماز کی صورت کو باطل کر دیتا ہے
دل کا منھہ حقتعالی کیجانب سے پھیر لینا اور خیالات دنیوی کو دل مین دخل دینا نماز
کی روح اور حقیقت کو زایل کر دیتا ہے پس دلکو خدا تعالی کیطرف متوجہ رکھنا لازم ہے
اسواسطے کہ ظاہر و باطن کا غلاف ہے اور غرض اوس سے ہوتی ہے جو چیز غلاف کے
اندر ہو اور غلاف کی فی نفسہ چندان قدر نہین ہوتی قیام کے ظاہری معنے یہ ہین کہ بندہ خدا
کے سامنے غلام کیطرح سر جھکا کھڑا رہے اور راز یہ ہے کہ دل غیر اللہ کے خیالات سے
باز آئے حقتعالی کی اطاعت مین انکسار کے ساتھہ قایم رہے اور قیامت کے دن
حق سبحانہ تعالی کے سامنے قایم و حاضر ہونا اور اپنے سب پوشیدہ باتون کا ظاہر ہونا یاد
کرے اور سمجھے کہ اسوقت بھی حقتعالی پر وہ سب ظاہر ہے اور میرے دل مین جو کچھہ تھا اور ہے
خدا اوسکا عالم و ناظر ہے بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ جب کوئی نماز پڑھنے والا کسی
مولوی متقی کو دیکھتا ہے کہ یہ میری نماز کو بغور دیکھہ رہا ہے تو وہ اپنے تمام اعضا کو
مودب کر لیتا ہے ادھر اودھر نہین دیکھتا نماز مین جلدی کرنے اور دوسرے طرف
التفات کرنے سے اوسے شرم آتی ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ حقتعالی میرے
طرف ملاحظہ کر رہا ہے اور اوس سے شرماتا اور ڈرتا نہین اوس سے زیادہ اور کیا بادبی
ہوگی کہ بندہ بیچارہ جسکو کچھہ اختیار نہین ہے شرم کرتا ہے اور اوسکے دیکھنے سے
مودب ہوتا ہے اور مالک الملک سے کچھہ خوف نہین ہے اوسکے دیکھنے کی کچھہ بھی

پروا نہین کرتا اسی سبب سے اکثر صحابہ نماز مین اسطرح استقلال سے کھڑے ہوتے
تھے کہ پرندہ ادن سے بھاگتے نہ تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ پتھر ہین پس جسکے دل مین
خدا کی عظمت اور بزرگی ثابت ہے اور اسے اپنا ناظر سمجھا اوسکا ہر عضو خاشع اور
متواضع ہو جاتا ہے اسواسطے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جس کسیکو نماز مین واڑہی
پر ہاتھ پھیرتا ہوا دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اگر اسکے دل مین خشوع ہوتا تو اسکا ہاتھ
بھی دل کیطرح ہو جاتا رکوع و سجود سے فروتنی کرنا اسکے ظاہری معنی یہی ہین اور دل کی
فروتنی اس سے اصل مقصود ہے زمین پر منھہ رکھنا بہترین اعضا کو خاک پر رکھنا ہے
اور کوئی چیز خاک سے زیادہ خوار اور ذلیل نہین ہے تاکہ وہ جانے کہ خاک میری اصل ہے
او خاک ہی کیطرف مجھے رجوع کرنا ہے جو کلمہ کہ نماز مین کہا جاتا ہے اوسکی ایک حقیقت
ہے چاہئے کہ قایل کا دل بھی اوسکا قایل ہو جائے تاکہ وہ اپنے قول مین صادق رہے
مثلاً اللہ اکبر کے یہ معنی ہین کہ خدا بزرگ تر ہے اگر یہ معنی نہ جانے تو جاہل ہے اور
اگر جانے لیکن اوس کے دل مین معاذ اللہ خدا سے بزرگ اور کوئی چیز ہو تو وہ اللہ
اکبر کہنے مین جھوٹا ہے اوس سے کہا جائیگا کہ فی الواقع یہ کلام سچ ہے لیکن تو جھوٹ
کہتا ہے کیونکہ حقتعالی فرماتا ہے افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعنے کیا دیکھا تو نے
اوسکو جسنے کر دیا اپنی خواہش کو اپنا خدا اور جب انی وجہت وجہی کہا تو اوسکے یہ
معنی ہین کہ مین تمام عالم روسے دل پھیر کر خدا کیطرف لایا اگر اوسکا دل اوسوقت اور
کیطرف لگا ہو تو اوسکا یہ کلام جھوٹ ہے اور جب خدا سے مناجات کرنے مین پہلا ہی کلام
جھوٹ ہو تو اوسکی انتہا ظاہر ہے اور حنیفاً مسلماً کہا تو اپنے مسلمان ہونیکا دعوی
کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے

مسلمان لوگ سلامت رہیں تو چاہیے کہ وہ اس صفت سے موصوف ہو یا عزم بالجزم
کرے کہ اب میں ایسا ہی ہو جاؤنگا اور جب الحمد کہے تو چاہیے کہ خدا کی نعمتیں
اپنے دل پر تازہ کر لے اور اپنے دل کو بالکل شکر گذار بنا لے کہ یہ شکر کا کلمہ ہے اور
شکر دل سے ہوتا ہے جب ایاک نعبد کہے تو چاہیے کہ اخلاص کی حقیقت
اوسکے دل میں تازہ ہو اور جب اھدنا الصراط المستقیم کہے تو چاہیے کہ اوسکا
دل تضرع اور زاری کرے اسواسطے کہ وہ خدا سے ہدایت مانگتا ہے تسبیح اور تہلیل اور
قرات وغیرہ ہر کلمہ میں یہی چاہیے کہ جو وہ کہتا ہے اور سمجھتا ہے ویسا ہی ہو جاوے
اور دل کو اوس کلمہ کے معنی کی حقیقت سے موصوف بنالے اسکی تفصیل دراز ہے
نماز کی حقیقت سے آدمی اگر بہرہ مند ہونا چاہے تو ایسا ہی ہو جاوے جیسا بیان
ہوا خدا تعالی ہمکو اپنے لطف و احسان سے یہی توفیق عنایت فرماوے آمین

فصل ہجدہم آداب جماعت و امامت کے بیان میں

جماعت سنت موکدہ ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجماعۃ
من سنن الھدی لا یتخلف عنھا الا المنافق یعنی جماعت سنت موکدہ
ہے اوس سے خلاف نہیں کرتا ہے مگر جو منافق ہوتا ہے اور نیز فرمایا ہے جماعت
کی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو بعض نمازوں میں نہ
پایا تو فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لوگوں کی نماز پڑھانیکا حکم کروں اور خود
اون لوگوں کو تلاش کروں جو نماز میں نہیں آتے ہیں اور اون کے گھر پھونک دوں
ترمذی شریف میں بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ منقول ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چالیس دن ہر وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے
اور اوسکی پہلی تکبیر فوت نہوئی ہو تو اوسکے واسطے دو نجات لکھتے ہین ایک نفاق سے
دوسری دوزخ سے اگلے بزرگون کی یہ حالت تھی کہ جسکی تکبیر اول فوت ہو جاتی
تھی تین دن اپنے آپکو ملامت کرتا تھا اور اگر جماعت فوت ہو جاتی تھی تو سات روز
ملامت کرتا تھا کہتے ہین کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ اونکے
چہرے ستارہ کیطرح چمکتے ہونگے فرشتے اون سے کہینگے کہ تمہارے اعمال کیا تھے
وہ کہینگے کہ جب ہم اذان سنا کرتے تھے تو طہارت کو اوٹھ کھڑے ہوتے تھے
پھر دوسرا کام ہمکو حارج نہوتا تھا پھر ایک جماعت اوٹھیگی کہ منھ اونکے چاند کیطرح
ہونگے وہ فرشتون کے سوال کے جواب مین یہ کہینگے کہ ہم وقت سے پہلے وضو
کیا کرتے تھے پھر کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے آفتاب کیطرح
چمکتے ہونگے وہ یہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد ہی مین سنا کرتے تھے اکثر علمانے فرمایا ہے
کہ جو کوئی بے عذر تنہا نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہین تمامی جماعت ضروری امر ہے
اور اقتدا میں امام کے آداب یاد رکھنا چاہئے پہلے یہ کہ لوگونکی دلی رضامندی
سے امامت کرے اگر اوس سے لوگ کراہت کرین تو امامت نکرنی چاہئے اور
جب اور امام بنا چاہین تو بعید پہلو تہی نکرے کہ امامت کی بزرگی موذنی سے
بہت بڑی ہے اور چاہئے کہ کپڑے پاک رکھنے مین احتیاط کرے اور نماز کے
وقت کا خیال رکھے اور اول وقت نماز پڑھے جماعت کے انتظار مین تاخیر نکرے کہ اول
وقت کی فضیلت جماعت کی فضیلت سے زیادہ ہے ایکدن حضرت سلطان الانبیا
علیہ افضل الصلوۃ والثنا کو دیر ہو گئی صحابہ نے آپکا انتظار نکیا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کی جب آپ تشریف لائے تو ایک رکعت ہو چکی تھی
جب صحابہ نے نماز تمام کی تو آپنے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا ہر بار ایسا ہی کیا کرو چاہئے کہ
خلوص کے ساتھ للہ امامت کرے امامت کی کچھ مزدوری نہ لے اور جب تک مقتدی
سیدھی نہولے تکبیر نہ کہے اور نماز کی تکبیرین بلند آواز سے کہے اور امامت کی نیت کر لے
کہ جماعت کا ثواب حاصل ہو اگر امامت کی نیت نکریگا تو جماعت درست ہوگی لیکن
جماعت کا ثواب اوسکو حاصل نہوگا اور نماز جہری بلند آواز سے ادا کرے اور امام رکوع
و سجود مین دیر نکرے اور تین بار سے زیادہ تسبیح نکہے اسکا سبب یہ ہے کہ جماعت مین شاید
کوئی ضعیف ہو یا کسیکو کچھ کام ہو اور مقتدی کو چاہئے کہ امام کے بعد ہر رکن ادا کرے
اوسکے ساتھ نہ ادا کرے جبتک امام کی پیشانی زمین سے نہ لگ جاوے مقتدی سجدے
مین نہ جاوے اور جبتک امام رکوع کے حد پر نہ پہونچے مقتدی رکوع کا قصد نکرے اگر مقتدی
کریگا تو متابعت نہوگی اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجود مین جائیگا تو اوسکی
نماز باطل ہو جائیگی جب امام سلام پھیرے تو اسقدر بیٹھے کہ یہ دعا پڑھ لے اللھم انت

السلام ومنك السلام واليك يعود السلام فحينا ربنا بالسلام وادخلنا دار

السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذو الجلال والاکرام اور اہل جماعت امام سے
پہلے نہ اوٹھیں کہ یہ امر مکروہ ہے اور بہتر ہے امامت کیواسطے منجملہ اور اشخاص کے وہ
شخص کہ جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہو اور اگر اسمین چند اشخاص برابر ہون تو وہ شخص جو قرآن
شریف خوب پڑھتا ہو اور اگر اسمین بھی برابر ہون تو وہ شخص کہ پرہیزگار ہو جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی
یعنے جس شخص نے نماز پڑھی عالم پرہیزگار کے پیچھے گویا اوسنے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور

اگر اسمین بھی برابر ہون تو وہ شخص کہ جو عمر مین زیادہ ہو اور اگر عمر مین بھی برابر ہون تو وہ
وہ شخص بہتر ہے کہ جس سے سب لوگ زیادہ تر خوش ہون اور مکروہ ہے امام کرنا
غلام کو اسواسطے کہ اوسکو علم سیکھنے کی مہلت نہین ملتی ہے اور نیز اعرابی کو اس
واسطے کہ اونمین نادان بہت ہوتے ہین اور اعرابی کہتے ہین جنگلی لوگون کو جو صحرا مین
رہتے ہین اور نیز بدکار کو اسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام مین بھلا نہین ہے اور
نیز اندھے کو اسواسطے کہ اوس سے رفع نجاست کی احتیاط کم ہوتی ہے اور نیز
حرام زادے کو اسواسطے کہ اوسکا باپ نہین ہے اور اسواسطے امامت ان سبھون
کی مکروہ ہے کہ انکے امام ہونے مین لوگون کو نفرت ہوتی ہے اور مکروہ ہے
امامت بدعتی کی اور مکروہ ہے جماعت عورتونکی جبکہ فقط عورتین ہی ہون یعنے عورت
ہی امام اور عورت ہی مقتدی ہو اگر بحض عورتونکی جماعت ہو تو جو عورت کہ امام ہو بیچ مین
کھڑی رہے آگے نہ بڑھے اور مکروہ ہے جوان عورت کا حاضر ہونا سب جماعتون
مین اور بوڑھی عورت کا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور مغرب اور عشا کیوقت جماعت مین بوڑھی
عورتین حاضر ہون تو کچھہ مضایقہ نہین ہے اور اگر کوئی مرد عورت یا لڑکے یا ہیجڑے
کی اقتدا کرے تو درست نہین ہے اور اگر قران شریف پڑہنے والا امی کے ساتھہ اقتدا
کرے تو درست نہین ہے اور اگر کپڑا پہنا ہوا شخص برہنہ کی اقتدا کرے تو درست نہین ہے
اور جو شخص کہ معذور ہو مثلاً ناک سے خون جاری ہو یا پیشاب جاری ہو اور کچھہ ایسا ہی
مرض ہو تو جو شخص کہ طاہر ہو وہ اوسکی اقتدا نکرے عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ اوس
شخص کے پیچھے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا منکر ہے نماز
درست نہین ہے شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ امام طول نکرے پہلی رکعت کو دوسری

رکعت سے سواے وتر کے اور اگر ایک ہی مقتدی ہو تو اوسکو امام اپنے برابر داہنی طرف
کھڑا کرے اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہون تو امام آگے کھڑا ہو جاے پہلی صف مین
مرد کھڑے ہون دوسری مین لڑکے تیسری مین ہیجڑے چوتھی مین عورتین کھڑی ہو جائین
عمدة الاسلام مین لکھا ہے کہ اگر کسی کے محلے مین دو مسجدین ہون تو پرانی مسجد
مین نماز ادا کرے اور اگر دونون ایک ساتھ بنی ہون تو جو مسجد نزدیک ہو اوسمین نماز پڑھے

فصل نوزدہم آداب جمعہ کے بیان مین

جمعہ کا روز بزرگ اور اوسکی بڑی فضیلت ہے مسلمانونکی عید کا دن ہے جس سے
اللہ تعالی نے اسلام کو عظمت دی اور خاص مسلمانون کو فرمایا یا ایہا الذین امنوا
اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع یعنے
اے ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑو بیچنا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق کہ اللہ تعالی نے تمپر جمعہ فرض کیا ہے میرے اس دن اور
اس مقام مین اور فرمایا ہے کہ جس شخص نے جمعہ بغیر عذر کے ترک کیا اوسنے اسلام کے
طرف سے منھ پھیر لیا اور اوسکا دل تنگ ہوگا حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حق تعالے
جمعہ کے دن چھ لاکھ بندے دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور آپنے فرمایا ہے کہ
آتش دوزخ کو روز دوپہر کے بعد بھڑکاتے ہین اوس وقت نماز نہ پڑھو مگر جمعہ کو نماز پڑھو کہ
اوس دن نہین بھڑکاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ
کے دن مریگا شہادت کا ثواب پائیگا اور عذاب قبر سے محفوظ رہیگا اور فرمایا ہے
کہ بہتر دن جسمین سورج نکلا جمعہ کا روز ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے
اور اسی دن جنت مین داخل کئے گئے اور اسی دن زمین پر اوتارے گئے اور اسی دن

توبہ قبول ہوئی اور اسیدن اونکی وفات ہوئی اور اسیدن قیامت قایم ہوگی اور یہ دن
اللہ تعالی کے نزدیک یوم المزید ہے آسمان مین فرشتے اوسکو یہی کہتے ہین اور یہی روز ہے
کہ اسمین جنت کے اندر دیدار الٰہی ہوگا اور حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اللہ تعالی
نے شہرون سے مکہ معظمہ کو فضیلت دی اور مہینون سے رمضان شریف کو اور دنون سے جمعہ کو اور
راتون سے شب قدر کو اور کہتے ہین کہ پرند اور موذی کیڑے وغیرہ جمعہ کو آپس مین ملتے ہین اور
کہتے ہین کہ سلام ہے یہ اچھا دن ہے واضح ہو کہ جمعہ کے فرض ہونیکے واسطے نو شرطین
ہین جس شخص مین وہ نو شرطین موجود ہون اوس شخص پر جمعہ فرض ہے پہلی شرط یہ ہے
کہ شہر مین مقیم ہو مسافر پر جمعہ واجب نہین دوسری شرط یہ ہے کہ تندرست ہو بیمار پر واجب نہین
تیسری شرط یہ ہے کہ آزاد ہو غلام پر جمعہ واجب نہین چوتھی شرط یہ ہے کہ مرد ہو عورت پر
جمعہ واجب نہین پانچوین شرط یہ ہے کہ بالغ ہو لڑکون پر جمعہ واجب نہین چھٹی شرط یہ ہے کہ عاقل
ہو دیوانہ پر جمعہ واجب نہین ساتوین شرط یہ ہے کہ مسلم ہو اور یہ ظاہر ہے آٹھوین شرط یہ ہے
کہ آنکھین سلامت ہون اندھے پر جمعہ واجب نہین نوین شرط یہ ہے کہ پانون سلامت ہون لنگڑے پر
جمعہ واجب نہین اور اگر وہ شخص جسپر جمعہ واجب نہین ہے حاضر ہو اور جمعہ ادا کرے تو درست
ہے اور جمعہ کے ادا ہونیکے واسطے چھ شرطین ہین پہلی شرط یہ ہے کہ شہر ہو یا شہر کا کنارہ
اور شہر کی تصریح مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جس جگہ مین
حاکم اور قاضی ہو اور شرع کا حکم ہوتا ہو اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہے کہ جسوقت
وہان کے لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد اونکے لئے کافی نہو اور شرح وقایہ مین اسی
قول پر فتوی ہے اور شہر کے کنارے کی یہ تصریح ہے کہ جو مقام شہر کے متصل ہو اور
شہر کے فایدے کیواسطے مقرر ہو مثلاً لشکر کے اوترنے یا مردے کے دفن کرنیکے واسطے ہو

دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ ہو یا اوسکا نائب یعنی حاکم یا قاضی یا جو حاکم
دنیا صراحتاً جیسے خطیب وغیرہ کو یا ضمناً جیسے بادشاہ کسی ایک کو عامل [illegible]
لئے مقرر کرے اگرچہ صراحتاً قیام جمعہ کا حکم نکیا ہو جب بھی اقامت جمعہ کی [illegible]
ہے اور نائب کی بھی فتاوی محیط مین یہی ہے تیسری شرط یہ ہے کہ ظہر کا وقت
اگر ظہر کا وقت نرہے تو نماز جمعہ نہوگی چوتھی شرط یہ ہے کہ نماز کے پہلے [illegible]
دو خطبہ ہین ان دونون خطبون مین اللہ تعالی کی صفت اور مسلمانون کیواسطے دعا اور
نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو اور کوئی آیت قرآن مجید کی پڑہے اور خطبہ
جہر سے کہڑے رہکے پڑہے اور خطبہ سے پہلے بیٹھنا سنت ہے اگر بیٹھکے خطبہ پڑہا
جاوے تو جایز ہوگا مگر مکروہ ہے اور ایسا ہی جاڑے کے دنون مین خطبہ دراز پڑہنا مکروہ
ہے پانچوین شرط یہ ہے کہ جماعت ہو اور جماعت کیلئے کم سے کم امام کے سوا تین مرد ہون اور
شرح وقایہ مین ہے کہ اگر امام کے سجدہ کرنیکے پہلے مقتدی بھاگ جاوین تو اوس صورت
مین امام صرف ظہر پڑہے چھٹی شرط یہ ہے کہ اذن عام ہو یعنی تمام لوگون کو حکم مسجد مین
جانیکا ہو شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جو شخص سب نمازون مین امامت کے لایق ہے وہ جمعہ
مین بھی امامت کے لایق ہے فتاوی محیط مین لکھا ہے کہ مسافر لوگ جبکہ جمعہ کے روز شہر مین
حاضر ہون تو تنہا نماز ظہر کی پڑہین اور اسیطرح سے شہر کے لوگ بھی جبکہ اونکا جمعہ فوت
ہوجاوے اور قیدی اور بیمار تنہا ظہر پڑہلین کیونکہ اونکے واسطے جماعت کی ضرورت نہین ہے
شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ جب امام خطبہ پڑہنے کو اوٹھے نماز اور بات حرام ہوجاتی ہے
جب تک کہ خطبہ تمام نہوجاوے اور جب امام منبر پر بیٹھے امام کے آگے اذان کہی جاوے اور لوگ
امام کیطرف منہہ کرکے خطبہ سنین اور امام کہڑا ہوکر دو خطبہ پڑہے اور ان دونون خطبون کے

پیچھا یا کیا رستہ ہے اور جب خطبہ تمام ہو اقامت کہی جاوے اور امام مقتدیون کے ساتھ
دو رکعت نماز پڑھے کنز العباد مین لکھا ہے کہ ایک شخص کو جمعہ کے روز خطبہ سنتے
وقت یاد آوے کہ مین نے فجر کی نماز نہین پڑھی ہے تو اوسکو چاہئے کہ اوٹھے اور فجر
کی نماز قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے اسواسطے کہ جب اوسکو یاد آگئی وہی اوس نماز کی قضا
کا وقت ہے اور نیز اسواسطے کہ اگر وہ خطبہ سننے کے بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اوسکا
جمعہ فوت ہوگا اور عذر کے سبب سے ترک جمعہ درست ہے مثلاً کیچڑ یا پانی یا بیماری یا بیمارداری
لیکن مستحب ہے ان لوگون کو اولیٰ ہے کہ ظہر کی نماز اوس وقت پڑھے کہ لوگ جمعہ کی نماز سے فارغ
ہو جائین اور پہلا مستحب جمعہ کا ادب ہے اور جمعہ کے دن یہ دس سنتین اور آداب واجب التعمیل ہین
پہلا یہ ہے کہ پنجشنبہ کے دن دل اور درستی سامان سے جمعہ کا استقبال کرے مثلاً
کپڑے وغیرہ درست کئے جائین اور پہلے ہی سب کامون سے فارغ ہو جاوے تاکہ اول وقت
نماز گاہ مین آسکے روز پنجشنبہ کو عصر کی نماز کے وقت تسبیح اور استغفار مین مشغول ہونا چاہیے
اسواسطے کہ اوس وقت کی بڑی بزرگی ہے اور اوس نیک ساعت کے مقابلہ مین ہے جو دوسرے
دن جمعہ کو آئیگی دوسرا یہ ہے کہ اگر مسجد کو جلد جاتا ہے تو جلدی غسل مین مشغول ہو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید اکید جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا ہے یہانتک کہ
بعض علما اس غسل کو فرض خیال کیا ہے اگر جمعہ کو کوئی شخص نجس ہوا اور غسل کرے تو
اولیٰ یہ ہے کہ جمعہ کے غسل کی نیت سے بھی نہاوے کہ ایک غسل مین دونون سنتین ادا ہو
جائین تیسرا یہ ہے کہ آراستہ اور پاکیزہ اور اچھی ہیئت بنا کر مسجد مین آوے اور پاکیزگی
کی یہی ہے بال منڈانا ناخن کٹواوے مونچھون کے بال نکالے اور آراستگی سے یہ مراد
ہے کہ سفید کپڑے پہنے کہ حق تعالیٰ سب کپڑون سے سفید کپڑونکو دوست رکھتا ہے

اور تعظیم نماز کی عظمت کی نیت سے خوشبو ملے تاکہ اوسکے کپڑون مین بدبو نہ آئے کہ
کوئی اوس سے رنجیدہ نہو چوتھا یہ ہے کہ اول وقت جامع مسجد مین جائے بڑی فضیلت ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایکدن مسجد مین گئے تو تین آدمی پہلے سے وہان موجود
تھے آپنے اپنے نفس پر غصہ کیا اور کہا کہ مین چوتھے درجہ مین ہوا میرا انجام کیا ہوگا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کی پہلی ساعت مین مسجد کو جاے
اوسے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور دوسری ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک
گاے کی قربانی کی اور جو تیسری ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک بکری قربانی کی اور جو
چوتھی ساعت مین جاے اوسنے گویا ایک مرغی کی قربانی کی اور جو پانچوین ساعت مین جاے اوسنے
گویا ایک انڈے کی خیرات کی اور جب خطبہ پڑہا جاتا ہے تو وہ فرشتے جو قربانیان
لکھتے ہین اپنے کاغذ لپیٹ لیتے ہین اور خطبہ سننے مین مشغول ہوجاتے ہین جو اوسکے بعد آتا ہے
نماز کے ثواب کے سوا اور کچھہ نہین پاتا ہے پانچوان یہ ہے کہ اگر کوئی دیر کرکے مسجد کو
آئے تو لوگونکی گردنون پر پاؤن نرکھے یعنے اونہین نپھاندے اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ جو شخص ایسا کریگا قیامت کے دن اوسکا پل بنایا جائیگا کہ لوگ اوسپر سے
گذرینگے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایسا کرتے دیکھا جب نماز پڑہ چکا
تو آپنے اوس سے فرمایا کہ تو نے جمعہ کی نماز کیون نپڑہی اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تو
نماز مین آپکے ساتھہ تہا آپنے فرمایا کہ مین نے تجھے دیکھا کہ تو نے لوگونکی گردنون پر پاؤن
رکھا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو شخص ایسا کرتا ہے گویا اوسنے نماز ہی نپڑہی لیکن اگر پہلی صف
خالی ہے تو پہلی صف مین جانیکا قصد کرنا درست ہے چھٹا یہ ہے کہ جو کوئی نماز پڑہتا
ہو اوسکے سامنے سے نہ گذرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ نماز کے سامنے گذرنے سے اگر

بہتر ہے کہ آدمی خاک ہو کر برباد ہو جاوے ساتوان یہ ہے پہلی صف مین جگہہ
ڈھونڈھے اگر نہ پاوے تو جتنا امام کے نزدیک ہوگا بہتر ہے کہ اس امر مین بڑی فضیلت ہے
لیکن اگر پہلی صف مین لشکری لوگ ہون یا وہ لوگ ہون جو ریشمی کپڑے پہنے ہون
یا خطبہ پڑھنے والا ریشمی کپڑا پہنا ہو یا اوسکی تلوار مین سونا لگا ہو یا اور کوئی برائی ہو تو
جتنا دور رہے بہتر ہے اسواسطے کہ جہان کوئی برائی ہو وہان سے دور رہنا مناسب ہے
آٹھوان یہ ہے کہ جب خطبہ کیلئے خطیب اوٹھے تو پھر کوئی بات نکرے اور خطبہ سننے
مین ہر ایک شخص مشغول ہوجاوے اگر کوئی شخص بات کرے تو صرف اشارہ سے اوسے خاموش
کردینا چاہئے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خطبہ کیوقت
دوسرے سے کہے کہ چپ رہ یا خطبہ سن اوسنے بیہودہ بات کی اور جسنے بیہودہ بات کی
اوسے جمعہ کا ثواب نملیگا اور اگر خطیب سے دور ہو اور خطبہ کی آواز نہین آتی ہے
تاہم چپ رہنا چاہئے نوان یہ ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو سورہ الحمد و قل ہو اللہ
و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس سات سات بار پڑھے اسواسطے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ان سورتون کا پڑھنا پڑھنے والیکو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک شیطان
سے پناہ دیگا اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم یا غنی یا حمید یا مبدئ یا معید یا رحیم
یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک اور بزرگون نے
کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ پڑھا کریگا تو اوسکی روزی اور اوسکا رزق ایسی جگہہ
سے ملجائیگا کہ اوسکی حاشیہ خیال مین بھی نہو اور وہ خلق سے بے پرواہ ہوجائیگا
چھہ رکعت نماز سنت پڑھے کہ اسیقدر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دسوان
یہ ہے کہ عصر کی نماز تک مسجد مین رہے اور اگر مغرب کی نماز تک مسجد مین رہے تو بہت

بہتر ہے علمانے کہا ہے کہ یہ امر ثواب میں ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے اگر مسجد میں رہ سکے اور گھر جائے تو چاہیے کہ خدا کی یاد سے غافل رہے تاکہ وہ ایک بزرگ ساعت جو جمعہ کے دن ہوتی ہے اوسکو ملجاے اور وہ اوسکے ثواب سے محروم نرہے جمعہ کے روز تمام دن میں سات فضیلتیں حاصل کیجائیں ایک فضیلت یہ ہے کہ صبح کو علم کی مجلس میں حاضر ہو اور ایسے شخص کی مجلس میں حاضر ہو کہ جس کے قال و حال سے رغبت دنیا کی کم اور محبت آخرت کی زیادہ ہو جس کے کلام میں یہ اثر نہو اوسکی مجلس مجلس علم نہیں ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسے شخص کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز سے افضل ہے دوسری فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کی ایک ساعت نہایت بزرگ اور معزز ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اوس ساعت میں حقتعالی سے جو مراد چاہیگا پائیگا اس ساعت کے تعین میں اختلاف ہے طلوع یا زوال یا غروب آفتاب کیوقت ساعت ہوتی ہے یا جسوقت جمعہ کی اذان ہو یا خطیب منبر پر جانیکے وقت یا جمعہ کی نماز پڑھتے ہونیکے وقت یا عصر کی نماز کیوقت غرض صحیح یہی ہے کہ اس ساعت کا وقت معلوم نہیں چاہیے کہ تمام دن اس ساعت کا نگران رہے اور کسی وقت خدا کی یاد اور عبادت سے خالی نرہے تیسری فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن مجھپر اسی بار درود بھیجیگا اوس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائینگے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللھم

صل علی محمد و علی ال محمد صلوٰۃ تکون لک رضی ولحقہ اداء واعطہ

الوسیلۃ والفضیلۃ والمقام المحمود الذی وعدہ واجزہ عنا ما ھو اھلہ

واجزہ افضل ماجزیت نبیا عن امتہ وصلی علی جمیع اخوانہ من النبیین
والصالحین یا ارحم الراحمین کہتے ہین کہ جو شخص جمعہ کے دن سات بار یہ درود
پڑہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بیشک اوسکو حاصل ہوگی اور اگر فقط اللہم
صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کہے تو بھی کافی ہے چوتھی فضیلت یہ ہے
کہ جمعہ کے دن قرآن شریف بہت پڑہے اور سورہ کہف پڑہے حدیث شریف مین اسکی
فضیلت بہت آئی ہے اور اگلے عابدونکی عادت تھی کہ جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد اور
درود شریف اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ہزار ہزار بار پڑہتے تھے پانچوین فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن نماز بہت پڑہے اسواسطے
کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی جامع مسجد مین جاکے چار رکعت نماز پڑہے اور
ہر رکعت مین چار سو بار الحمد اور پچاس بار قل ہو اللہ احد پڑہے تو جبتک جنت مین اوسکا
مقام اوسکو نہ دکھائین یا اوسکو نہ بتائین تاکہ وہ اوسے کہدے وہ اس جہان سے نہ جائیگا
اور مستحب یہ ہے کہ جمعہ کے دن چار رکعت نماز پڑہے اور اوسمین چار سورتین پڑہے
انعام کہف طہ یس اگر یہ نہ پڑہ سکے تو سورہ لقمان سجدہ دخان ملک پڑہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ جمعہ کے دن کبھی صلوۃ التسبیح ناغہ نکرتے تھے اور
صلوۃ التسبیح مشہور نماز ہے اوسکی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت نفل ایک سلام سے پڑہے
چارون رکعت مین تین سو بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
پڑہے یعنے ہر رکعت مین پچہتر بار اس ترکیب سے کہ پندرہ بار بعد پڑہنے سورہ فاتحہ اور ضم
سورہ کے دس بار رکوع مین بعد تسبیح کے دس بار رکوع کے بعد قیام مین دس بار پہلے سجدہ مین
بعد تسبیح کے دس بار مابین دونون سجدون کے بیٹھکر دس بار سجدہ دوم مین بعد تسبیح کے دس بار

بعد اوسکے بیٹھکر اور اولی یہ ہے کہ وقت زوال تک نوافل پڑہے اور جمعہ کی
نماز کے بعد عصر کی نماز تک علم کی مجلس مین جاے اوسکے بعد مغرب کی نماز تک تسبیح او
استغفار مین مشغول رہے چھٹی فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن صدقہ دیوے کچھہ نہو تو
روٹی کا ٹکڑا ہی خیرات دے کہ جمعہ کے دن صدقہ کی فضیلت بہت ہے ساتوین فضیلت
یہ ہے کہ ہفتہ بھر مین جمعہ کے دن کو آخرت کیواسطے مسلم رکھے باقی دنون مین دنیا کے
کام کرے حقتعالی فرماتا ہے فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض
وابتغوا من فضل اللہ یعنے جب پوری ہوچکی نماز تو پراگندہ ہوجاؤ تم زمین پر اور
چاہو تم رحمت خدا کی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ خرید و فروخت اور کسب دنیا
اس آیت کے معنی نہین ہین بلکہ طلب علم اور بھائیونکی زیارت اور بیمارونکی عیادت اور
جنازہ کے ساتھہ جانا اور جو کام ایسے ہون اس آیت سے مراد ہین خدای تعالی
ہم کو توفیق عنایت فرمائے

فصل ستم آداب عیدین کے بیان مین

اکثر ائمہ کے نزدیک پانچون وقت کے فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین ہے
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز وتر کی واجب ہے اور عید الفطر اور عید الضحی
کی بھی اور ائمہ کے نزدیک یہ تینون سنت موکدہ ہین نماز عید کے شرائط وجوب و ادا
کے نماز جمعہ کیطرح ہین یعنے جن شرطون سے نماز جمعہ کی واجب اور ادا ہوتی ہے اونہین
شرطون سے نماز عید کی بھی واجب اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عیدین مین خطبہ
شرط نہین ہے بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبہ پڑہے جائین مانند جمعہ کے
اور ان مین اوس عید کے مناسب احکام متعلقہ صدقہ فطر یا احکام قربانی اور تکبیر ایام تشریق کے

بیان کرے لیکن اسمین ستا باتون کا لحاظ رکھا جاے اول تکبیر عید فطر کی رات سے
شروع کرے اور عید کی نماز کے آغاز تک اوسکا وقت ہے اور عید الضحی مین تکبیر عرفہ
کے دن کی فجر سے شروع ہوتی ہے اور تیرہوین تاریخ کی عصر تک ہی ہے اسمین اختلاف
بھی ہے مگر قول صحیح یہی ہے اور تکبیر فرض نمازون اور نوافل کے بعد کہنی چاہیے
دوم یہ کہ جب روز عید کی صبح ہو تو نہاوے اور عمدہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگاے
جیسے غسل جمعہ مین ہمنے ذکر کیا ہے اور چاہیے کہ لڑکے ریشمی کپڑے لیے اور بڑھی
عورتین نکلتے وقت بناو سنگار سے احتراز کرین سوم یہ کہ ایک راہ سے عیدگاہ کو
جاوے اور دوسری راہ سے واپس آوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے
کنز العبادین لکھا ہے کہ جمعہ و عیدین مین سوار ہوکے جانا مضایقہ نہین ہے مگر
پیادہ پا جانا افضل ہے چہارم یہ کہ مستحب ہے عید کیلیے جنگل مین جانا مگر مکہ معظمہ اور
بیت المقدس مین مسجد الحرام مین نماز کا پڑھنا افضل ہے اور اگر مینہ برستا ہو تو مسجد
مین نماز پڑھ لینے کا مضایقہ نہین ہے اور اگر بادل آسمان پر ہو تو امام کو چاہیے
کہ کسی شخص کو اجازت دیدے کہ ضعیفون اور ناتوانون کو کسی مسجد مین نماز پڑہاوے اور
خود قوی لوگون کے باہر جاے اور سب تکبیر کہتے نکلین پنجم یہ کہ وقت کی رعایت کیجے
عید کی نماز کا وقت آفتاب نکلنے سے زوال تک ہے اور قربانی کا وقت دسوین
تاریخ کو نماز عید کے بعد سے تیرہوین کے آخر تک ہے اور عید الضحی کی نماز کو جلد پڑھنا
مستحب ہے تا کہ بعد نماز کے قربانی ادا کیجاوے اور عید فطر کی نماز مین تاخیر مستحب ہے
کہ نماز سے پیشتر صدقہ فطر تقسیم کرنا پڑتا ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ
ہے ششم یہ کہ راہ مین تکبیر گویان عیدگاہ کو جاے عید الفطر مین تکبیر آہستہ کہے اور

عید اضحی مین پکار کے کہنا جاوہ یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور جب امام وہان پہنچے تو بیٹھے نہین اور نہ نفل پڑہے پھر پکارنے والا بلند آواز سے کہے الصلوۃ عید الفطر یا عید الضحی جیسا موقع ہو اوسکا نام لیکر مؤ ستہ تکبیرات کہے اور امام کھڑا ہو کے مقتدیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑہے اسطرح سے کہ پہلی تکبیر تحریمہ کہے پھر ثنا پڑھے بعد اوسکے تین تکبیرین یعنے اللہ اکبر کہے پھر سورۂ فاتحہ پڑہے اور ضم سورہ کرے پھر رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور دوسری رکعت مین پہلے سورۂ فاتحہ پڑہکر ضم سورہ کرے اسکے بعد تین تکبیرین کہے اور رکوع کیواسطے علیحدہ تکبیر کہے اور چھ تکبیر جنکی تفصیل لکھی گئی ہے اونمین ہاتھ اوٹھاسے اور نماز کے بعد دو خطبہ پڑہے اور اگر کسی عذر کے سبب نماز عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجاے تو دوسرے ہی دن اوسکو ادا کرین اوسکے بعد نہین اور عید اضحی کی نماز بارہوین تک بہی جائز ہے نماز عید الضحی کی نماز عید الفطر کیطرح ہے عید فطر کے روز نماز کے پہلے کھانا اور عید اضحی مین قبل نماز کے کچھ نہ کھانا مستحب ہے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت سے کھانا چاہیئے ہفتم یہ کہ بکرا قربانی کرے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعن من لم یضح من امتی اور ایک حدیث مین ارشاد ہے کہ جو شخص ماہ ذیحجہ کا چاند دیکھے اور اوسکا ارادہ قربانی کرنیکا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے اور جائز ہے کہ قربانی کے گوشت سے کباب سکھاے جائین مگر قربانی قبل نماز کے درست نہین ہے

فصل بست وکیم آداب فطرہ و قربانی کے بیان مین

صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر یعنے آزاد ہو کسی کا غلام نہو اور مسلمان ہو اور وہ شخص مالک ہو نصاب زکوۃ کا عمدۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ صدقہ فطر کی ادائی مین تین چیز کا فائدہ ہے ایک تو اوسکے روزے قبول ہونگے دوسرا جان کندنی کی ایذا سے نجات ملیگی اور تیسرا عذاب قبر کی وحشت نہو گی جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب ہے وہ اپنی جانب سے ادا کرے اور اپنی نابالغ اولاد کیطرف سے اگر وہ اولاد مالک نصاب کے نہو اور اپنے غلام و لونڈی کیطرف سے جو خدمت کیواسطے ہے اگرچہ وہ لونڈی یا غلام مدبر ہو یا ام ولد ہو یا کافر ہو اور اپنی زوجہ اور اپنی اولاد بالغ اور اپنے غلام مکاتب اور بھاگے ہوئے غلام کیطرف سے صدقہ فطر واجب نہین ہے اور جو ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمیکی شرکت مین ہون تو اون غلامون کیطرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہو گا اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہے عید الفطر کی صبح سے جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کی صبح ہونیکے پہلے تو اوسکے واسطے فطر کا صدقہ واجب ہے اور صدقہ فطر واجب نہین ہوتا ہے اوسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرا یا عید الفطر کی صبح ہونیکے بعد مسلمان ہوا یا پیدا ہوا اگر صدقہ فطر کا پہلے ہی دے تو درست ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کو چلنے کے آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا تو جب چاہیے قضا کرے اسواسطیکہ اوسکے ذمہ سے صدقہ بغیر ادائی کے ساقط نہو گا اور صدقہ فطر مین غلہ کے عوض اوسکی قیمت دینی بھی جایز ہے اگر کوئی مسافر یا مریض یا حاملہ عورت یا دودھ پلانیوالی روزہ رمضان کا نرکھے تو ان سبھون کے ذمہ سے صدقہ فطر کا ساقط نہو گا مقدار صدقہ فطر کی گیہون یا گیہون کا آٹا آدھا صاع ہے

اور خرما یا جو سے ایک صاع صاع ایک پیمانہ ہے کہ آٹھ رطل غلہ مثل مسور یا ماش
کے اوسمین سماتا ہے مفتاح الجنۃ مین لکھا ہے کہ وزن ایک صاع کا تین سیر ساڑھے سات
چھٹانک ماشہ ۳ رتی اور یہ حساب حیدرابادی سیر کا ہے اور حیدرابادی سیر اسی روپیہ
حالی کا ہے اور حالی روپیہ گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے واضح ہو کہ قربانی واجب نہین ہے
مگر اوسی پر جس پر صدقہ فطر کا واجب ہے اور صدقہ فطر کے واجب ہونیکا بیان اوپر
گذر چکا ہے فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے من وجد سعۃ فلم یضحی
فلا یقربن مصلانا یعنے جو شخص کہ مقدور والا ہو اور قربانی نکرے تو ہماری عید
مین آوے اور قربانی اپنے جانب سے اور اپنی چھوٹی اولاد کیطرف سے کیجاوے قربانی کا
اول وقت عید الضحی کی نماز کے بعد ہے اور قربانی کا آخر وقت ذیحجہ کی بارہوین تاریخ
تک ہے اور قربانی کے آخر دن کسیقدر آفتاب غروب ہونیکے قبل اگر کوئی پیدا
ہوا تو اوسکے جانب سے قربانی واجب ہوگی اور اگر قربانی کے آخر دن مین مر گیا
تو اوسپر قربانی واجب نہوگی اور اگر قربانی ترک کی اور اوس کا زمانہ گذر گیا تو جس شخص
نے نذر کی ہو کہ مین قربانی کرونگا اور قربانی کا جانور خرید کیا ہو اور اوسپر قربانی واجب
ہے تو اسصورت مین زندہ جانور صدقہ کرے ایک بکری قربانی کرنی ایک ہی
آدمی کیجانب سے درست ہے اور ایک گاے اور ایک اونٹ ایک آدمی کیجانب سے
بھی درست ہے اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر ایک گاے یا ایک اونٹ
قربانی کرین یہ بھی درست ہے مگر ساتون آدمی برابر ساتوان حصہ قیمت کا دین اور اگر ساتون
شریک سے ایک ہی ساتوین حصہ سے کم قیمت دیگا تو کسیکی قربانی درست
نہوگی دنبہ اور مینڈھا بکری کی جنس مین ہے اور بھینس گاے کی جنس مین ہے

اور قربانی کا گوشت شریک اوگر تول کر تقسیم کرلین اندازہ سے تقسیم نہو جس جانور
مین کوئی عیب ہو اوسکی قربانی نکرے اور عیب مانع قربانی کے وہی ہین جو شرط
اداے عقیقہ مین مفصل بیان کیگئے قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت سے آپ
کھاوے اور غنی اور فقیر کو کھلاوے اور جمع کر رکھے یہ سب درست ہے اور مستحب ہی کہ
جانور قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور وقت ذبح کے یہ آیت پڑھے
ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک
امرت وانا من المسلمین اللھم تقبل من فلان ابن فلان اور فلان بن فلان کی جگہ
پر قربانی کرنیوالا اور اوسکے باپکا نام لیا جاوے اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح
کرے اور آداب ذبح کے فصل آیندہ مین ہین

فصل بست و دوم آداب ذبح کے بیانمین

واضح ہو کہ ذبح دو طور پر ہے ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور رکن اختیاری
ذبح کا یہ ہے کہ مقررہ رگین اللہ کا نام لیکے کاٹی جاوین ذبح کرنیکے جانور مین بکرا ہو
یا گاے یا بیل یا مانند اونکے لیکن نحر کرنا مسنون ہے نحر کرنیکا جانور اونٹ ہے اور
اضطراری ذبح کا رکن یہ ہے کہ آلہ جارحہ سے بھڑکنے والا جانور زخمی کیا جاوے خواہ
کسی مقام پر ہو اگر لوگون مین بسنے اور رہنے والا جانور مثل اونٹ یا بیل کے آدمیون
سے بھڑکے تو صحرا مین ہو یا آبادی مین اوسکا بھی وہی حکم ہے لیکن بکرا اگر بھڑکنے
لگے پس اگر شہر مین ہو تو ذبح اختیاری ہے اگر صحرا مین ہو تو وہ بھی اضطراری ہے
اور قابل نحر ہے اسیطرح جو جانور کنوے مین یا گڑھے مین گر جاوے اور نکل نسکے اور
اوسکو ذبح یا نحر کرنا بھی نہو سکے تو وہ بھی ذبح اضطراری کے قابل ہو جاتا ہے پھر جس قدر

ہوسکے تیز ہتیار سے اوسکو زخمی کرڈالے جب وہ مرجائیگا حلال ہوجائیگا او
اگر اونٹ کسی شخص پر حملہ کرے اور اوسکو پکڑنیکی قدرت نرکھے تو اوسوقت وہ
شخص ذبح کرنیکے ارادے سے اللہ تعالی کا نام لیکر تیز ہتیار سے اوسکو مارڈالے تو وہ
حلال ہے کیونکہ جب اوسکے پکڑنے کی قدرت نہین ہے تو اوسپر وحشی جانور کا حکم
لگایا جائیگا ذبح کی کئی شرطین ہین ایک اونمین سے یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا عاقل
چاہئے مرد ہو یا عورت مسلم ہو یا مسلمہ پاک ہو یا ناپاک گونگا ہی ہو یا بغیر ختنہ ہو
یا ختنہ کیا گیا ہو بالغ ہو یا نابالغ لیکن اصل شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا شخص
جانتا ہو کہ ذبح مین کونسی رگین کاٹی جاتی ہین اور نیز تسمیہ کو اور اسبات کو کہ اللہ تعالی
کا نام لیکے کاٹنے سے جانور حلال ہوتا ہے اور عمداً نام خدا کا نہ لینے سے حرام
ہوتا ہے پھر اگر کسی کو اتنی بھی سمجھ نہو تو ذبح اوسکا روا نہین اگرچہ عاقل و بالغ و مسلمان
ہو دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا اور شکار کھیلنے والا موحد ہو بت پرست اور
مرتد کا ذبیحہ حلال نہین ہے تیسری شرط یہ ہے کہ اللہ کے نامون سے کسی نام کو ذبح
کیوقت لینا ضرور ہے خواہ اوس نام کے ساتھ کوئی صفت لگائی جاے جیسا
اکبر اعظم اور مانند اسکے یا نہ لگائی جاے فقط ذاتی نام ہو یا صفاتی چوتھی شرط یہ ہے
کہ اللہ کا نام ذبح کرنیوالا خود لے اگر ذبح کرنیوالا عمداً چپکا رہے اور دوسرا
کوئی اللہ کا نام لے تو وہ ذبیحہ حرام ہے جیسا ذبح کرنیوالیکا اللہ کا نام ذبیحہ پر لینا شرط
ہے ویسا ہی اوسکے مددگار کو بھی اللہ کا نام لینا چاہئے پھر اگر دونون سے ایک
بھی عمداً تسمیہ چھوڑدے تو وہ ذبیحہ مردار ہوجاتا ہے مددگار مذبح کا وہ ہے جو
اپنے ہاتھ کو مذبح کے ہاتھ پر یا اپنے ہاتھ کو اوسکے ہاتھ کے ساتھ چھری پر رکھے

ذبح کرنے میں شریک ہے لیکن وقت ذبح کرنیکے جانور کو جو دبا کے پکڑتا ہے تاکہ وہ
نہ تڑپے اوسکو بسم اللہ کہنا فرض نہیں بلکہ افضل ہے پانچویں شرط یہ ہے کہ اللہ
کا نام ذبیحہ پر ذکر کرنے سے مقصود اوسکا ذبیحہ پر اللہ کا نام ذکر کرنا ہے پھر اگر اللہ
کا نام لینے سے ارادہ کوئی اور کام شروع کرنیکا رکھے جیسا الحمد للہ کہا اور اس سے
ارادہ اللہ کا نام ذبیحہ پر لینے کا نہیں کیا تو وہ ذبیحہ حلال نہوگا چھٹی شرط یہ ہے کہ
اللہ کا نام لینا مقصود اوسکا فقط تعظیم اللہ کی خلوص سے ساتھ رہے کوئی اور دعا کی
غرض اس کے ساتھ نرہے پس اگر بہ نیت دعا اللھم اغفرلی کہا تو وہ ذبیحہ حلال نہوگا
ساتویں شرط یہ ہے کہ ذبیحہ پر اللہ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام نہ لے مذبوح کو پہلو
پر لٹانیکے وقت یا بعد ذبح کرنیکے غیر کا نام لے یا اور کوئی چیز ذکر کرے تو مضایقہ نہیں
جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ذبح
کرنے یا جانور کو لٹانیکے پہلے فرمایا اللھم تقبل ھذہ عن امة محمد لیکن مکروہ
ہے تسمیہ کے بعد ہی کسیکا ذکر کرنا اسطرح کہ بسم اللہ اللہ اکبر اللھم تقبل منی
بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے اللھم تقبل منی کہہ کے پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح
کرے اللہ کا نام اختیاری ذبح میں ذبیحہ پر لینے کا وقت وہی ذبح کا وقت ہے
مگر کچھ ذبح کے پہلے کہا تو مضایقہ نہیں مثلاً ذبح کرنیکے لئے مذبوح کو لٹایا اور تسمیہ
کہا بعد اوسکے آلہ ذبح کو ہاتھ سے رکھدیا اور دوسرے آلہ کو جو وہیں دھرا تھا اوسکو
جلد اٹھالیا اور تسمیہ سابق پر ہی ذبح کیا تو حلال ہے اگر اس سے زیادہ تاخیر کی تو
البتہ دوسرے بار بھی تسمیہ کہنا ضرور ہے ایک جانور پر تسمیہ کہکر اوسکو ذبح کیا پھر وہیں دوسرے
جانور کو جو پہلے جانور کے متصل ہے اسی تسمیہ سے ذبح کرے تو روا نہیں ہے

کیونکہ ہر ذبیحہ پر جدا جدا تسمیہ کہنا چاہیئے ذبح کرنے کرنے ہاتھ کو اٹھا لینا جائز نہین ہے کامل طور پر ذبح کرے اگر اس مین دیر کیجائے تو ذبیحہ حلال نہوگا ذبح کرنے کے وقت تسمیہ اسطرح کہنا چاہیئے کہ سنی جاوے اگر ایسا آہستہ کہا کہ آپ بھی نہ سُنا تو اوس تسمیہ کا اعتبار نہین ہے تسمیہ مین مستحب یہ ہے کہ بسم اللہ اللہ اکبر کہے اور تسمیہ کہنے کا وقت اضطراری ذبح مین تیر چلانے اور شکاری باز اور کتا چھوڑنیکا وقت ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیکے وقت ذبیحہ مین یقینی حیات رہے تھوڑی ہو یا بہت کیونکہ مقصود ذبح سے پلید لہو کا بہا دینا ہے جانور بعد ذبح کرنیکے پکارا یا دوڑا یا کھڑا رہا یا پلٹ گیا تو بھی حلال ہے اگر ذبح کیا ایسے جانور کو جسکی موت او حیات کا یقین نہین ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر بعد ذبح کے اوس سے لہو نکلا یا اوسکو حرکت ہوئی تو اوسکا کھانا جائز ہے اگر لہو نہ نکلے اور حرکت نکرے تو نہ کھایا جاوے گا ئے یا بکری کو ذبح کیا اور اوسکے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا لیکن اتنا وقت زندہ نرہا کہ اوسکو ذبح کرسکین اور مرگیا تو اوسکا کھانا صاحبین کے پاس حلال ہے کیونکہ اونکے پاس جانور مذبوح کا ذبح ہونا اوسکے بچہ کے ذبح کیلئے کافی ہے گائے یا بکری جننے کے قریب ہوئے تو اوسکو ذبح کرنا مکروہ ہے اگر اونٹنی کو نحر کیا یا گائے ذبح کیا اور اوسکے پیٹ مین مرا ہوا بچہ پایا گیا تو اوسکا کھانا روا نہین مطلقاً اگر کسی جانور کو ذبح کیا جاوے اور وہ کسی بلند مقام سے ذبح کے بعد تڑپکے نیچے گرے اور مرجاوے تو اوسکا کھانا روا ہے اور بڑی مچھلی کو اوسکی جان نکلنے کیلئے ذبح کرنا مستحب ہے ضرور ہے کہ ذبح کرنیکا آلہ خوب تیز ہوجس سے بخوبی رگین کٹ جائین ورنہ وہ حلال نہوگا اگر بلی کسی مرغ کے سر کو جدا کر ڈالے یا اون رگون کو جو ذبح مین کاٹی جاتی ہین چاپ ڈالے تو وہ مرغ ذبح کرنے سے حلال نہوگا

اگرچہ اوس مرغ مین جان باقی رہے دوسری قسم اضطراری ذبح کی یہ ہے کہ تسمیہ کہکر کسی متوحش جانور کے جسم کو کسی خارج چیز سے زخمی کیا جاوے وہ وحشت پیدایشی ہو یا بالفعل آدمیون سے متوحش بنگیا ہو یا اسپر کسی شکاری جانور کو مثل کتا یا باز یا بحری یا جو تعلیم یافتہ جانور ہو تسمیہ کہکر چھوڑ دیا جاوے اگر وحشی جانور تیر وغیرہ کے زخم سے یا تعلیم یافتہ شکاری جانور کے زخمی کرنے سے مرہی جاوے تو حلال ہے **فائدہ** شکاری پرندہ وہ ہے جو صیاد کے طلب پر آجاوے اور تعلیم یافتہ درندہ وہ ہے جو شکار سے کچھ نہ کھاوے بلکہ امانت اپنے صاحب کیواسطے رکھے اسیطرح تین بار آزمایش کیجاوے اگر وہ اسمین پورا ہو تو اوسکا شکار کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے ورنہ وہ حلال نہوگا اب طریقے اور آداب ذبح کے بیان کئے جاتے ہین واضح ہو کہ ذبح کے مقام مین اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ ذبح کرنیکی جا مجمع اللحیین ہے یعنے ٹھڈی کے نیچے اور آخر اوسکا منحر یعنے دگدگی ہے امام محمد رحمۃ اللہ نے جامع صغیر مین کہا ہے لاباس بالذبح فی الحلق کلہ اسفل الحلق اواوسطہ اواعلاہ یعنے مضایقہ نہین ذبح کرنا پورے حلق مین جہان چاہے انتہا مین حلق کے ہو یا ابتدا مین اوسکے یا وسط مین اوسکے اور ابتدا حلق کی گھانٹی کے کچھ اوپر سے ہے اوسیطرح غایۃ البیان مین بھی لکھا ہے لیکن بعضون کے پاس گھانٹی کے اوپر ذبح کرنے سے ذبیحہ حلال نہوگا چنانچہ صاحب وقایہ فرماتے ہین فلم یحیین فوق العقدہ یعنے جائز نہین ذبح کرنا گھانٹی کے اوپر کامل ذبح وہ ہے کہ جسمین چار رگین لہو بہانے والی تیز چیز سے پوری کٹین ایک اونمین حلقوم ہے جو سانس آنے جانیکی جگہہ ہے دوسری مری ہے دانا چارا جانیکی جگہہ تیسری چوتھی دونون شاہ رگین ہین جنمین لہو

کی آمد و رفت ہے وہ گردن کے دونون طرف ہین اور حلقوم و مری اونکے
مابین ہین قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہما مین اسیطرح مذکور ہے اگر ذبح مین کوئی
تین رگین کٹ جائین تو کافی ہے لیکن ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس مقدمہ مین دو
روایت آئی ہین ایک تو امام صاحب کے قول کے مطابق ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے
دوسری یہ کہ ضرور ہے حلقوم اور مری اور شاہ رگ کا کٹنا قاضیخان نے کہا
ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ذبیحہ حلال ہونیکے لئے شرط ہے کہ ان چارون
رگون مین ہر رگ سے اکثر کٹ جائین کسی تیز چیز سے جو رگون کے کاٹنے اور
خون بہانیکے لئے کافی ہو ذبح کیا جائے مستحب ہے کہ ذبح کرنیوالے کا منھہ قبلہ کیطرف
رہے جس جانور کو ذبح کیا جائے اوسکے منھہ کو قبلہ کیطرف رکھنا سنت مؤکدہ ہے
اور بغیر عذر کے اس سنت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین کہا ہے
اذا ذبح بغیر توجہ القبلۃ حلت لیکن یکرہ یعنے اگر ذبح کرے بغیر
قبلہ کیطرف منھہ کرنیکے تو حلال ہے لیکن مکروہ ہے اور جانور کا پاؤن پکڑکے کھینچتے ہوئے ذبح کرنیکے
مقام تک لیجانا یا ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے ذبح
کرنے مین سر کو جدا کر ڈالنا بھی مکروہ ہے اور اوس سر کے کھانے مین اختلاف ہے
بعضون کے پاس اوس سر کو کھانا مکروہ ہے اور بعضون کے پاس جائز ہے اور جانور
کو لٹا کر اوسکی آنکھون کے سامنے چاقو تیز کرنا یا ایک جانور کے سامنے دوسرے
جانور کو اوسی جگھہ ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ مستحب ہے کہ اوسکو لٹانیکے پہلے ہی چاقو
تیز کر لیا جائے اور دوسرے جانور کو اوس جاسے ہٹا کے ذبح کرے اور مکروہ ہے کہ
ایک جانور کو ذبح کرکے اوسی خون آلودہ چھری سے دوسرے جانور کو ذبح کیا جائے

متعدد جانور کے ذبح کیلئے چاہئے کہ چھری ہر دفعہ صاف کر لیجائے اور مکروہ ہے کہ ذبح کے بعد اوسکے ٹھنڈا ہونیکے پہلے ہی گوشت کا ٹکڑا اوس سے کاٹ لیا جائے یا چمڑا چھیلا جائے یا سر کو جدا کر دیا جائے اور مکروہ ہے ذبح کو نخاع تک پہنچانا اور نخاع اوس سفید رشتہ کا نام ہے جو گردن کی ہڈی مین رہا کرتا ہے اور اندہیرے مین جانور کو ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ دن کو ذبح کرنا مستحب ہے اونٹ کے ذبح مین سنت یہ ہے کہ اوسکا بایان ہاتھ باندہے اور اوسکو کہڑے کئے ہوئے اوسکی ڈگدگی مین بہالے یا برچہے سے ایسا مارے کہ رگین وہانکی کٹین اور لہو بہے پھر ذبح کرنا اوسکا مکروہ ہے اور گائے اور بکری مین سنت یہ ہے کہ اوسکو بائین پہلو پر لٹا کے ایک پاؤن وسکا کھلا رکھکر ذبح کرے پھر اوسکو نحر کرنا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور ذبح کرنے مین اور چھری حلق پر چلانے مین جلدی کرے

فصل بست وسوم آداب روزہ کے بیان مین

اسلام کے ارکان سے تیسرا رکن روزہ رمضان مبارک ہے اور وہ فرض قطعی ہے جو اوسکو فرض نہ جانے وہ کافر ہے بخاری و مسلم مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس سے سات سو تک دیتا ہون مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اوسکی جزا خود مین دیتا ہون اور فرمایا یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یعنے جو لوگ خواہش سے صبر کرتے ہین اونکی مزدوری حساب مین نہین آتی بلکہ حد سے زیادہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بو روزہ دار کے منہہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کا سونا

عبادت ہے اور سانس لینی تسبیح ہے اور دعا مستجاب ہے اور آپ نے فرمایا
جب رمضان کا مہینا آتا ہے بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور دوزخ
کے دروازے بند کئے جاتے ہین اور شیاطین قید ہوتے ہین اور منادی ہوتی
ہے کہ ای طالب خیر جلد آ کہ یہ تیرا وقت ہے اور ای طالب شر شر سے باز رہ کہ یہ
جگہہ نہین ہے اور روزہ کی بڑی بزرگی یہ ہے کہ حق تعالی نے اپنے واحد
اوسکی نسبت فرمائی ہے اور ارشاد کیا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے
روزہ میرے واسطے ہے اور مین ہی اوسکی جزا دونگا اگرچہ سب عبادتین اوسی
برحق کے واسطے ہین لیکن یہ تخصیص ایسی ہے جیسے کعبہ شریف کو اپنا گھر فرمایا ہے
حالانکہ تمام عالم اوسیکا ہے اور روزہ کے واسطے دو خاصیتین ہین کہ اوس سبب سے
جناب صمدیت کی طرف منسوب ہونیکے لائق ہوا ایک تو یہ کہ اوسکی حقیقت ترک
شہوت ہے اور یہ امر باطنی ہے لوگونکی آنکھون سے پوشیدہ ہے ریا کو اسمین کچھہ
دخل نہین دوسری یہ کہ ابلیس حق تعالی کا دشمن ہے اور شہوات ابلیس کا لشکر ہے
اور روزہ اوسکے لشکر کو شکست دیتا ہے یعنی خواہشین سب دلون سے مانع ہین
اور سیری خواہش کی مدد ہے اور بھوک خواہشونکو مارتی ہے کھانا پینا جماع کا
ترک کرنا فجر سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھہ اسکو روزہ کہتے ہین اور ہر
مسلم عاقل و بالغ پر اوسکا ادا کرنا فرض ہے اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہو تو اوسکی
قضا فرض ہے اور روزہ نذر کا اور کفارہ کا واجب ہے اور اوسکے سوا باقی
سب نفل ہین یہی شرح وقایہ مین لکھا ہے اگر کسی نے رمضان کے روزہ مین قصداً
جماع کیا یا کھایا یا پیا روزہ اوسکا فاسد ہوا اوسپر قضا اور کفارہ واجب ہوگا

اور قضا یا کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہے اور اگر
غلطی کر نہین بدون قصد کے حلق مین پانی اتر گیا یا مجبوراً افطار کیا یا حقنہ کیا گیا یا کان
یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین دوا ڈالی گئی اور وہ دوا اوسکی دماغ
یا پیٹ مین پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا یا غذا کے قسم سے نہین نگل گیا یا قصداً
منہ بھر کے قی کی یا رات جانکر کھانا سحر کا کھایا اور بعد معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج
ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نتھا یا بھولکر کھانا کھایا اور خیال کیا کہ
روزہ میرا فاسد ہوا بعد اوسکے پھر قصداً کھایا یا سوتے آدمی کے حلق مین کسی نے پانی
ڈالا ان سب صورتون مین قضا کا روزہ واجب ہوگا کفارہ نہین ہے اور اگر روزہ بھول گیا
اور اوس حالت مین کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد نہوگا اور نہ قضا واجب
ہوگی اور احتلام کا ہونا اور بدن پر تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور پچھنے لگانا اور
بغیر قصد کے قی کرنا اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی قی کرنا اور کان مین پانی ڈلنا
یہ چیزین بھی روزہ فاسد نہین کرتے ہین اگر کچھ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھ سے
نکال کر کھایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا مگر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے
نکال کر کھایا پس اگر وہ چنے کے برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت
کم ہے تو روزہ نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگا اور اگر منہ
مین رکھکر چبایا تو فاسد نہوگا جس مریض کو روزہ رکھنے مین مرض بڑھنے کا خوف
ہو اوسکو افطار کرنا جائز ہے اور اگر مسافر کو روزہ سے تکلیف نہو تو اوسکو بہتر ہے
کہ روزہ رکھے اور اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر
ہے اور اگر روزہ قریب ہلاکی کے پہونچا ہے تو اوس حال مین افطار کرنا واجب ہے

اگر اوس حال مین روزہ رہیگا تو گنہگار ہوگا روزہ دار کیواسطے کسی چیز کا مزا چیکنا اور
چبانا مکروہ ہے مگر لڑکے کیواسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنے کوئی چیز اس
طرح کی نہ ملے کہ بغیر چبائے ہوئے لڑکے کو کہلا سکے تو مضایقہ نہین ہے اور مکروہ
ہے روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا او کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا بغیر ضرورت
اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کیواسطے مکروہ تنزیہی امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے نزدیک ہے اسواسطیکہ یہ امور بے صبری پر دلالت کرتے ہین
اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکروہ تحریمی ہے علما استبار پر متفق ہین کہ روزہ مین
جہوٹھ کہنے یا کسیکی غیبت کرنے یا کسیکو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا مگر
سخت مکروہ ہے اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہے
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسنے ترک نکیا جہوٹھ کہنا اور گناہ کا کام
پس حقتعالی محتاج اوسکے روزہ کا نہین ہے یعنی روزہ اوسکا مقبول نہوگا جاننا چاہئے
کہ روزہ کے تین درجہ ہین ایک عوام کا روزہ دوسرا خاص الخواص کا روزہ تیسرا خواص
کا روزہ عوام کا روزہ یہ ہے کہانے پینے جماع کرنے سے باز رہے روزہ کا یہ ادنے
درجہ ہے اور خاص الخواص کا روزہ اعلی ترین درجہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے
دل کو ماسوی اللہ کے خطرہ سے بچا اور اپنے آپکو بالکل خدا کے سپرد کردے
اور جو چیز اللہ کے سوا ہے اوس سے ظاہرا و باطنا روزہ رکھے جب کلام الہی اور اوسکے
متعلقات کے سوا دوسری باتکا خیال کریگا تو وہ روزہ سے علیحدہ ہوجائیگا اور
غرض دنیوی کا خیال کرنا اس مقام مین روزہ کو باطل کردیتا ہے یہ مرتبہ انبیا اور صدیقون کا
ہے ہر ایک اس مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا اور خواص کا روزہ یہ ہے کہ آدمی فقط کہانا پینا

جماع کے علاوہ اپنے تمام جوارح کو حرکات ناشایستہ سے بچاوے اور یہ روزہ چھہ چیزون سے پورا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ انکھہ کو ایسے چیزون سے بچاوے جو خدا سے طرف سے دل کو پھیرتے ہین خصوص ایسی چیز کیطرف نظر نکرے جس سے شہوت پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نظر چشم ابلیس کے تیرون سے زہر کا بجھا ہوا ایک تیر ہے جو خوف خدا کرکے اوس سے بچیگا اوسکو ایمان کا ایسا خلعت عطا فرمائینگے کہ اوسکی حلاوت اپنے دلمین پائیگا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پانچ چیزین روزہ کو توڑ دیتی ہین جھوٹھہ غیبت سخن چینی جھوٹی قسم کھانی شہوت سے کسی طرف نظر کرنی دوسری چیز جس سے روزہ پورا ہوتا ہے یہ ہے کہ بیہودہ گوئی اور بیفائدہ بات سے زبان کو بچاوے ذکر الہی یا تلاوت قرآن شریف مین مشغول ہو یا خاموش رہے بحث کرنا اور جھگڑنا بیہودہ گوئی مین داخل ہے لیکن غیبت اور جھوٹھہ بعض علما کی تحقیق مین عوام کے روزہ کو بھی باطل کرتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو عورتون نے روزہ رکھا اور پیاس کے مارے ہلاکت کے قریب ہوگئین آنحضرت سے روزہ توڑنیکی اجازت چاہین اپنے ایک کاسہ اونکے پاس بھیجا کہ اوسمین قے کرین ہر ایک کے حلق سے خون کے ٹکڑے نکلے لوگ اس امر سے متحیر ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونون عورتون نے اون چیزون سے جو خدا نے حلال کی ہین روزہ رکھا اور جو حقتعالے نے حرام کیا ہے اوس سے توڑ ڈالا یعنے کسیکی غیبت کی ہے اور یہ خون آدمیون کا گوشت ہے جو انہون نے کھایا تیسری یہ کہ کان کو بری بات سننے سے بچاوے اسواسطے کہ

جو بات کہنی نہ چاہئے اوسکا سننا بھی نہ چاہئے غیبت اور جھوٹھ سننے والا کہنے والے کیساتھ گناہ مین شریک ہے چوتھی یہ کہ ہاتھ پاؤن وغیرہ اعضا کو ناشایستہ حرکتون سے بچاوے جو روزہ دار ایسا بدکام کرتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بیمار میوہ سے تو پرہیز کرے اور زہر کھائے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بہت روزہ دار ایسے ہین جنہین بھوک پیاس کے سوا روزہ سے اور کچھ نصیب نہین ہوتا پانچوین یہ کہ افطار کیوقت حرام اور شبہ کی چیز نہ کھائے اور حلال خالص بھی شکم سیر نہ کھائے اسواسطے کہ رات کو دن کا حصہ بھی جب کھالیگا تو کیا فایدہ ہوگا اسواسطے کہ خواہشون کا توڑنا روزہ سے مقصود ہے اور دو بار کا کھانا ایکبار کھالینا خواہش کو اور زیادہ کرتا ہے خصوصًا جب طرح طرح کا کھانا ہوا اور جبتک معدہ خالی پڑیگا دل صاف ہوگا بلکہ سنت یہ ہے کہ دن کو بہت نہ سوئے جاگتا رہے کہ بھوک اور پیاس اور ضعف کا اثر پیدا ہو جب رات کو تھوڑا کھانا کھا کے جلد نہ سوجائیگا تہجد کی نماز نہ پڑھ سکیگا اسیواسطے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی کے نزدیک کوئی بھرا ہوا ظرف معدہ سے زیادہ بدتر نہین ہے چھٹی یہ کہ افطار کے بعد اوسکا دل قبولیت روزہ کی امید وبیم مین رہے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ عید کے دن ایک قوم کیطرف گذرے وہ لوگ ہنستے کھیلتے تھے انہون نے کہا کہ حق سبحانہ تعالی نے ماہ رمضان کو گویا ایک میدان بنایا ہے تاکہ اوسکے بندے طاعت اور عبادت مین پیش قدمی اور زیادتی ڈھونڈین اگر ایک گروہ سبقت لیگیا اور ایک گروہ پیچھے رہگیا اون لوگون سے تعجب ہے جو ہنستے ہین اور اپنی حقیقت حال نہین جانتے قسم خدا کی اور اوسکی خدائی کی کہ اگر پردہ اوٹھ جاوے اور حال کھلجاوے تو جسکی

عبادت مقبول ہے وہ خوشی مین او رجسکی عبادت مردود ہے وہ رنج مین مشغول ہونگے پس معلوم ہوا کہ جو کوئی روزہ مین فقط نہ کھانے پینے پر اختصار کرے اوس کا روزہ ایک جسد بے روح ہے اور روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے اُنکو فرشتونکی طرح بنائے فرشتون کو ہرگز خواہش نہین ہے اور چارپایونکو خواہش غالب ہے جس آدمی پر خواہش غالب ہو وہ بھی چارپایون کیطرح ہے جب خواہش اوسکی مغلوب ہوگئی تو اوسنے فرشتون کے ساتھہ مشابہت پیدا کی اور جبکہ ملایک حقتعالی کے نزدیک ہین تو وہ آدمی بھی حقتعالی کا مقرب ہوجائیگا اور اگر ایسا نکریگا اور پیٹ بھر کے کھائیگا تو اوسکی خواہش اور قوی تر ہوجائیگی اور روزہ کی روح حاصل نہوگی واللہ اعلم

فصل بست وچہارم آداب زکوۃ کے بیان مین

خدا تعالی نے زکوۃ کو ایک رکن اسلام مقرر کیا ہے اور نماز کے بعد اسی کا ذکر فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ یعنے قایم کرو نماز اور دیا کرو زکوۃ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ اصلون پر اسلام کی بنا ہے کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج اور اللہ تعالے کی زکوۃ نہ دینے والون کے باب مین نہایت سخت وعید ہے جیسا کہ ارشاد ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یعنے جو لوگ خزانہ بناتے ہین سونا اور چاندی کا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین اونکو خوشخبری سناؤ عذاب دردناک کی اور ارشاد ہے یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم

وظہورہم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنی
جس روز وہ خزانے دوزخ کی آگ مین گرم کئے جاوینگے پس ان جلتے ہوے دینارون
اور درہم سے داغ دیجاوینگے اونکی پیشانی اور بازو اور پشت پر کہ وہی خزانہ تمھارا ہے
جو اپنے واسطے رکھے تھے پس مزہ چکھو اوس مال کا حدیث شریف مین ہے کہ جو لوگ سونا
چاندی اپنی ملک مین رکھین اور زکوۃ ندین تو انکے ہر ایک کے سینہ پر ایسا داغ دینگے کہ
پیٹھ کے پار نکل جاوے اور پیٹھ پر داغ دینگے کہ سینہ کے پار ہو جاوے اور جو شخص چارپایہ ملک مین رکھے اور
زکوۃ ندے تو قیامت کے دن اون چارپایون کو اوسپر مسلط کرینگے کہ سینگ سے
اپنے مالکو مارین اور پانون سے روندین جب سب آگے پیچھے ایکبار اوسپر
گذرجاوینگے تو آگے والے پھر اوسپر روندنا شروع کرینگے پھر سب اوسپر گذرینگے
اسیطرح جبتک سبھون کا حساب ہوگا چارپای پھر پھر اوسے پامال کیا کرینگے
پس مالدارون پر زکوۃ کا علم اور اوسکا دینا فرض ہے فقہ کے کتابون سے
مسائل اوسکے معلوم کرین اس رسالہ مین صرف اسرار و آداب زکوۃ کے بیان کیجاتے
ہین جاننا چاہئے کہ جسطرح نماز کی ایک صورت ہے اور ایک روح ہے اسیطرح
زکوۃ کی بھی صورت اور روح ہے جو کوئی زکوۃ کی روحکو نہ پہچانیگا اوسکی زکوۃ
بے روح ہے زکوۃ مین تین راز ہین پہلا راز یہ ہے کہ بندون کو خدا کی محبت کا
حکم ہے اور کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو خدا کے ساتھ محبت کا دعوی نکرتا ہو کہ
مین خداکو سب چیزون سے زیادہ دوست رکھتا ہون تو علامت اور دلیل کی
حاجت پڑی تاکہ ہر شخص دعوی بے اصل سے مغرور نہو اور مال بھی آدمی کا ایک
محبوب ہے تو آدمی کو حقتعالی نے مال سے آزمایا اور فرمایا کہ اگر تو میری دوستی مین سچا ہے

تو اپنے اس محبوب کو مجھپر فدا کر دے کہ اپنا درجہ میری دوستی مین تو پہچانے
تو جن لوگون نے اس راز کو سمجھا اونکے تین درجہ ہو گئے پہلے درجہ مین صدیق لوگ
ہے کہ جو کچھ اپنے پاس رکھتے تھے سب بالکل اوسپر تصدق کرتے تھے اور کہا
کرتے تھے کہ دوسو درہم سے پانچ درہم اوسکی راہ مین دینا بخیلون کا کام ہے ہمپر واجب
ہے کہ خدا کی محبت مین سب دیدین جسطرح امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنا سب مال لے آئے آپ نے
استفسار فرمایا کہ یا صدیق اپنے جورو اور لڑکون کیواسطے کیا چھوڑا آپنے عرض
کیا کہ فقط خدا اور رسول کو چھوڑا ہے دوسرے درجہ مین وہ نیک مرد ہین جنہون نے اپنا
مال یکبارگی خرچ نکیا لیکن اوسکو محفوظ رکھا اور فقیرونکی حاجتون کے اور خیرات کے
موقعون کے منتظر رہے اور اپنے آپکو فقیرون کے برابر رکھا اور فقط زکوٰۃ پر اختصار
نکیا جو محتاج اونکے پاس آیا اوسے اپنے عیال و اطفال کے برابر رکھا اور سلوک کیا
تیسرے درجہ مین وہ لوگ ہین جو اس سے زیادہ طاقت نہین رکھتے تھے کہ بجملہ دوسو
درہم کے پانچ درہم سے زیادہ دین انہون نے فقط فرض پر اکتفا کیا اور حکم خدا
بخوشی قبول کیا اور جلدی بجالایا اور زکوٰۃ دیکر فقیرون پر احسان نجتایا اور یہ آخر کا
درجہ ہے اسواسطے کہ دوسو درہم مین جو حقتعالیٰ نے عنایت فرمائی پانچ درہم دینے
کو بھی جسکا دل نچاہے وہ خدا کی محبت سے بالکل بے نصیب ہے اور جو شخص پانچ درہم سے
زیادہ نہین دیسکتا اوسکی محبت نہایت ضعیف ہے اور وہ سب مین بخیل اور خفیف
ہے دوسرا راز بخل کی نجاست سے دل کو پاک کرنا ہے کہ بخل دلمین نجاست کیطرح ہے
جسطرح نجاست ظاہری جسم کو ناقابل نماز بناتی ہے نجاست بخل دلکو جناب احدیت کے

تربیت کے لایق نہین رکھتے اور بغیر مال کے خرچ کے دل بخل کی نجاست سے پاک
نہین ہوتا اسی سبب سے زکوٰۃ بخل کی ناپاکی کو دل سے دور کرتی ہے اور زکوٰۃ اوس پانی
کے مثل ہے جس سے نجاست دہوئی جاتی ہے اسی وجہ سے زکوٰۃ اور صدقہ کا مال
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپکے اہلبیت پر حرام ہے تیسرا راز شکر نعمت ہے
سو اسواسطے کہ مال دنیا اور آخرت مین مسلمان کیواسطے سبب راحت ہے تو جسطرح نماز
روزہ حج نعمت جسم کا شکر ہے اوسیطرح زکوٰۃ نعمت مال کا شکر ہے جب آدمی خود مال
کی دولت سے بے پروا ہوا اور دوسرے مسلمان بہائی کو جو اوسکی طرح ہے درماندہ اور
عاجز پاوے اپنے دل مین کہے کہ یہہ بہی تو میری طرح خدا کا بندہ ہے خدا کا شکر
ہے کہ مجھے اوس سے بے پروا کیا اور اوسے میرا حاجتمند بنایا تو مین اوسکے ساتھ
مہربانی اور مدارات کرون مبادا یہی آزمایش ہو اور اگر مدارات مین تقصیر کرون تو
ایسا نہو کہ خدا مجھکو اوسکی طرح اور اوسکو میری طرح کردے ہر ایک کو چاہئے کہ زکوٰۃ
کے یہ اسرار جانے تاکہ اوسکی عبادت صورت بے معنی نرہے جو کوئی چاہے کہ
میری عبادت زندہ رہے اور ثواب دونا ملے اوسے چاہئے کہ سات آداب اپنے اوپر
لازم کرلے پہلا ادب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے مین جلدی کرے اس سے تین فایدے
ہونگے ایک یہ کہ عبادت کے شوق کا اثر اوسپر ظاہر ہوگا سو اسطے کہ واجب ہونیکے
بعد دینا لازمی ہے اگر نہ دیگا تو عذاب مین پڑیگا اوسوقت دنیا خوف عذاب سے ہے
نہ دوستی اور محبت سے اور وہ بندہ برا ہے جو شخص ڈرسے بلا خلوص محبت کام
کرے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جلدی زکوٰۃ دینے سے فقیرون کا دل خوش ہوگا خلوص
دل سے وہ دعای خیر کرینگے کہ اونہیں ناگاہ خوشی حاصل ہوگی فقیرونکی دعا اوسکے حق مین

سب آفتوں سے محافظ ہوگی تیسرا فائدہ یہ ہے کہ زمانہ کے آفتوں سے بیفکر
ہوجائیگا بواسطیکہ تاخیر کرنے مین شاید کوئی امر مانع ہوجاوے اور وہ اس خیر سے محروم
رہے جب آدمی کے دل مین امر خیر کی رغبت پیدا ہو تو اوسے غنیمت جانے کہ
یہ اوسپر خدا کی نظر رحمت ہے اور ہمیشہ خوف ہے کہ کہین شیطان اوسکو اوس سے باز
رکھے ایک بزرگ کو پاخانہ مین خیال آیا کہ پیراہن فقیر کو دون فوراً مرید کو بلایا اور
پیراہن اوتار دیا مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیون نہ صبر کیا اوس بزرگ نے فرمایا
کہ مجھے خوف ہوا کہ پاخانہ سے باہر آئے مبادا میرے دل مین اور کچھ خیال نہ آجاوے اور اس
امر خیر سے مجھکو باز رکھے دوسرا ادب یہ ہے کہ اگر زکوۃ دینا ہو تو محرم کے مہینے
مین دے کہ بزرگ مہینا ہے اور شروع سال ہے یا رمضان مبارک مین دے کہ دینے کا
وقت جس قدر بزرگ ہوگا اسی قدر ثواب بھی زیادہ ملیگا تیسرا ادب یہ ہے
کہ زکوۃ چھپا کر دے بظاہر نہ دے تاکہ ریا سے دور اخلاص سے نزدیک رہے بخل اور
ریا مہلک ہین بخل گویا بچھو ہے اور ریا سانپ کے مانند ہے جو بچھو سے بہت
قوی ہے جب کوئی شخص بچھو سانپ کو کھلا دیگا سانپ کی قوت اور بڑھیگی
تو گویا ایک مہلک سے چھوٹا اور دوسرے مہلک سخت کے ساتھ مبتلا ہو گیا چوتھا
ادب یہ ہے کہ اگر ریا کا بالکل اندیشہ نہو اور یہ سمجھے کہ اگر مین زکوۃ بظاہر دونگا تو اور لوگونکو
بھی رغبت پیدا ہوگی تو ایسے شخص کو بظاہر دینا بہتر ہے اور ایسا آدمی وہ ہے جسکے
نزدیک تعریف اور مذمت یکسان ہو اور سب کامون مین خدا پر پورا اطمینان ہو
پانچوان ادب یہ ہے کہ احسان جتا کر اور لوگون کو ستا کر صدقہ ضایع نکرے حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی یعنے نہ ضایع کرو تم اپنے صدقونکو

احسان جتانے اور دل دکھانے سے دل دکھانیکے معنی فقیر کو آزردہ کرنا ہے اسطرح کہ اوس سے ترش ہو یا ناک بھون چڑہاے یا اوسکو کلمات سخت کہے یا محتاج جانکر یا سوال کرنے سے اوسے ذلیل وخوار سمجھنا اور حقارت کی نظر سے دیکھنا یہ باتین دو قسم کی جہالت اور حماقت سے ہوتی ہین ایک تو یہ کہ مال ہاتھ سے دینا ناگوار ہے اس سبب سے تنگدل ہو کر سخت کلامی کرتا ہے جسکو ایک درہم دیکر ہزار درہم لینا ناگوار ہو وہ جاہل اور نادان ہے اسواسطے اگر وہ زکوۃ دیگا تو جنت اور خدا کی رضامندی حاصل کریگا اور خود دوزخ سے بچیگا اگر ان باتون کا یقین ہے تو زکوۃ دینی اوسے کبھی ناگوار نہوگی دوسری حماقت یہ ہے کہ تونگری کیوجہ سے آدمی اپنے آپکو فقیر سے اشرف سمجھے اور یہ نہین جانتا کہ جو اوس سے پانسو برس پہلے جنت مین جائیگا وہ اوس سے بہت اشرف ہے اور خدا کے نزدیک فخر اور بزرگی فقیری کو ہے تونگری کو نہین اور فقیر کے اشرف ہونے پر دنیا مین یہ دلیل اور علامت ہے کہ امیر کو خدا نے دنیا اور مال کے اشغال مین اور اوسکے رنج وملال مین مصروف کیا ہے اور امیر پر واجب کردیا ہے کہ بقدر ضرورت فقیر کو دے تو حقیقت مین حقتعالی نے دنیا مین امیر کو فقیر کا حمال بنایا ہے اور آخرت مین پانسو برس جنت کا انتظار امیر کسواسطے خاص کردیا ہے چھٹا ادب یہ ہے کہ احسان نرکھے کیونکہ وہ جہل ہے احسان رکھنا یہ ہے کہ سمجھے مین نے فقیر کے ساتھ نیکی کی اپنے ملک سے اوسے دولت دی کہ فقیر میرا زیر دست رہے جب یہ سمجھا تو یہ امر اسبات کی علامت ہے کہ یہ امیدوار ہے کہ فقیر میری خدمت زیادہ کرے اور میرے کامون مین مستعد رہے اور پہلے مجھے سلام کرے غرضکہ امید رکھتا ہے کہ میری عزت زیادہ کرے

اور اگر وہ فقیر اوسکے حقمین کچھہ قصور کرے تو پہلے سے زیادہ تعجب کرتا ہے اور
غالبًا یہ بھی کہے کہ مین نے اوسکے ساتھہ نیکی کی ہے یہ جہل اور نادانی ہے بلکہ
حقیقت یہ ہے کہ فقیر نے اوسکے ساتھہ دوستی اور نیکی کی کہ اوس سے صدقہ
قبول کیا اور آتش دوزخ سے رہائی دی اور اوسکے دل کو بخل کی نجاست سے
پاک کیا اگر حجام ہر اوس امیر کو مفت پچھنے لگاتا تو اوسکا احسان ہوتا کہ جو خون بیری
ہلاکت کا باعث تھا اوسنے اوسے نکال ڈالا اسطرح اوس کے دل مین بخل اور
اوسکا مال بھی اوسکی ہلاکت کا باعث تھا فقیر کی وجہ سے وہ مال ترکہ ہوا اور
بڑی مصیبت سے نجات بھی ملی پس امیر کو اسی وجہ سے فقیر کا احسان مند ہونا چاہیے
دوسری یہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ پہلے خدا کے دست
رحمت مین جاتا ہے پھر فقیر کے ہاتھہ مین آتا ہے تو صدقہ جب حقتعالی کو دیا اور فقیر
نے نیابتًا لیا تو دینے والے کو چاہیئے کہ فقیر کا احسان مند ہو نہ کہ اوسپر احسان جتاے
آدمی جب اسرار زکوۃ سے واقف ہوگا تو سمجھیگا کہ احسان رکھنا نادانی ہے اگلے
کے حضرات فقیر کے سامنے عاجزی اور فروتنی کے ساتھہ کہڑے ہین اور اسکیش
کرکے عرض کئے ہین کہ یہ قبول فرماسے اور عذر کے طرح فقیر کے سامنے
ہاتھہ بڑہایا ہے تاکہ فقیر کا ہاتھہ ہمارے ہاتھہ کے نیچے ہو ۔ ساتوان ادب یہ ہے کہ
اپنے مال مین جو بہت اچھا اور بہتر ہو وہ فقیر کو دے اسواسطے کہ خدا پاک ہی اور
پاک ہی چیز قبول فرمایا ہے جیساکہ حقتعالی نے فرمایا ہے یا ایہا الذین
امنوا انفقوا من الطیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا
الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان تغمضوا فیہ یعنے ای ایمان والو

خرچ کرو پاک چیز اپنی کمائی سے اور جو ہمنے نکالا تمکو زمین سے اور خرچ کی نیت
نرکہو پلید چیز پر اور تم اوسے نہ لوگے مگر جو آنکہین بند کرلو مطلب کہ جو چیز لوگ تمہین
دین اور تم اوسے کراہت سے لو تو اوسکو راہ خدا مین کیون خرچ کرتے ہو
اور جس شخص نے اپنے گہر کی چیزون سے بدتر چیز مہمان کے سامنے رکہے تو
اوسنے مہمان کی حقارت کی تو کیونکر درست ہوگا کہ بدتر چیز خدا کی راہ مین اور اچہی
چیز اوسکے بندون کیواسطے رکہی جاے اور بری چیز دینا اسبات پر دلیل ہے کہ
کراہت سے دیتا ہے اور جو صدقہ خوشی سے ندیا جاے اوسکے نسبت خوف ہے کہ
قبول نہوگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ صدقہ
کا ایک درہم ہزار درہم سے سبقت لیجاے وہ درہم وہی ہے جو بہتر ہو اور خوشی سے دیا
جاے اگرچہ ہر مسلمان فقیر کو زکوۃ دینے سے فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن جو شخص
کہ آخرت کی تجارت کرے اوسکو محنت سے دست بردار نہونا چاہئے اور
جب زکوۃ بجا صرف ہوگی تو اوسکا ثواب بہی المضاعف ہوگا پس چاہئے کہ
پانچ صفتون سے کسی ایک صفت کا آدمی ڈہونڈہے پہلی صفت یہ ہے کہ متقی
پرہیزگار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اطعموا طعامکم الاتقیا یعنے
پرہیزگارونکو اپنا کہانا کہلاؤ اوسکا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو کچہہ لیتے ہین اوسے
خدا کی بندگی مین اپنا معین کرتے ہین دینے والا اونکی عبادت کے ثواب مین
شریک رہتا ہے اسواسطے کہ اوسنے عبادت مین اوس عابد کی مدد کی ہے دوسری
صفت یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا طالب العلم ہو کہ اگر اوسکو صدقہ دینگے تو علم
حاصل کرنیکی فرصت پائیگا اور دینے والا علم کے ثواب مین شریک ہوگا تیسری صفت

یہ ہے کہ وہ شخص اپنی غریبی اور فقیری کو چھپائے اور شان و شوکت سے بسر کرتا ہو جیسا اللہ نے فرمایا ہے یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف یعنی گمان کرتے ہیں اونہیں ناواقف لوگ غنی گدائی کو مکروہ جاننے کی وجہ سے وہ بھی لوگ ہیں جنہون نے اپنی مفلسی پر تجمل اور شوکت کا نقاب ڈالا ہے ایسا نچاہیئے کہ ان لوگون کو چھوڑ کر خیرات مانگنے والے فقیرون کو دیا جائے چوتھی صفت یہ ہے عیال دار یا بیمار ہو اسلیے کہ جسکو جسقدر حاجت اور رنج و مصیبت زیادہ ہوگی اسی قدر اوسکو راحت پہونچانیکا ثواب بھی زیادہ ہوگا پانچوین صفت یہ ہے کہ قرابت والے ہون کہ اونکا دینا خیرات بھی ہے اور ادا حق قرابت بھی ہے اور جو کوئی خدا کی محبت مین رشتہ برداری رکھتا ہو وہ بھی قرابتدارون کے حکم مین ہے جس کسی مین یہ صفات سب یا اکثر پائے جائیں وہ اولی تر ہے جب ایسے لوگونکو آدمی دیگا اونکی دعا و ہمت اوس دینے والیکے حقمین مفید ہوگی ہے نفع اوس نفع کے علاوہ ہے کہ بخل کو اپنے دل سے دور کر دیا اور نعمت کا شکر بجالایا اور چاہیئے کہ زکوۃ سادات کو نہ دے کہ یہ مال لوگون کے مال کا میل ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو دینے کے لایق نہین اور کافرونکو بھی نہ دے اسواسطے کہ یہ مال کافرونکو دینا افسوس کی بات ہے

فصل بست و پنجم آداب صدقہ و خیرات کے بیان مین

راہ خدا مین صدقہ دینے کی بہت بڑی فضیلت ہے جیسا کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنے ہرگز نہ حاصل کروگے تم نیکی جب تک کہ تم خیرات دوگے اوس چیز کو جسکو تم دوست رکھتے ہو اور فرمایا وآتی

المال علیٰ حبّہ ذوالقربیٰ والیتامیٰ یعنے اور دیوے مال اوسکی محبت پر ناتے
والون کو اور یتیمون کو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کل امرء فی ظل صدقتہ
حتی یقضے بین الناس یعنے ہر ایک شخص اپنے صدقہ کے سایہ مین رہیگا یہان تک کہ
لوگون مین حکم جاری ہو اور فرمایا الصدقۃ تسد سبعین بابا من الشر یعنی صدقہ
ستر دروازے برائی کے بند کر دیتا ہے اور فرمایا ہے کہ صدقہ دیا کرو اگرچہ آدہا خرما
اسواسطے کہ وہ فقیر کو زندہ رکھتا ہے اور گناہ کو یون مارتا ہے جیسے پانی آگ کو لوگون نے
حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون صدقہ افضل ہے آپنے فرمایا کہ جو صدقہ تندرستی
مین دیا جاے جب زندگی کی امید ہو اور افلاس کا ڈر ہو یہ نہین کہ آدمی زندگی بہر اوسکی
حفاظت کرتا رہے اور جب حلق مین دم آجاے تو کہے کہ یہ چیز اوسکو دو اور یہ اوسکو
اسواسطے کہ اب کہے یا نہ کہے وہ چیزین تو لامحالہ دوسرون کے حصہ کی ہین حضرت
عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دروازے سے سایل کو محروم پہیر
کرتا ہے سات دن تک اوسکے گھر مین فرشتے نہین آتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو شخص مسلمان کو کپڑا پہنائیگا جبتک وہ کپڑا اوسکے بدن پر رہیگا دینے
والا خدا کی حفاظت مین رہیگا حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہین کہ قیامت کے روز لوگ اور
دنون سے زیادہ بہوکے اور پیاسے اور برہنہ اوٹھینگے پس جسنے اللہ تعالیٰ کیلئے کہانا کہلایا ہوگا
اللہ تعالیٰ اسکا شکم سیر کریگا اور جسنے اللہ کیلئے پانی پلایا ہوگا اوسکو سیراب کریگا اور جس نے کسیکے
واسطے کپڑا پہنایا ہوگا اوسکو کپڑا پہنائیگا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بردہ فروش کے پاس
ایک لونڈی خوبصورت دیکہی پوچہا کہ اسے دو درہم کو بیچتا ہے اوسنے کہا نہین آپنے
کہا جا حقتعالیٰ تو حورعین کو دو حبہ کو بیچتا ہے کہ وہ اس لونڈی سے نہایت خوبصورت

سے بہتر دینے صدقہ کے عوض مین عنایت فرماتا ہے صدقہ پوشیدہ دینا افضل ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ پوشیدہ صدقہ دینا حقتعالیٰ کے غصہ کو فرو کر دیتا ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے سایہ مین ہونگے
ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ شخص جو داہنے ہاتھ سے صدقہ اسطرح دے کہ بائین ہاتھ
کو بھی خبر نہو واضح ہو کہ قیامت کے دن پوشیدہ صدقہ دینے والا بادشاہ عادل کے
مساوی ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو صدقہ چھپا کر نہین دیا جاتا اوسکو اعمال
ظاہری مین لکھتے ہین اور جو چھپا کر دیا جاتا ہے اوسکو اعمال باطنی مین لکھتے ہین اور جو
کوئی صدقہ دیکر کہے کہ مین نے یہ خیرات کی تو اوس صدقہ کو اعمال ظاہری اور باطنی
دونونکی فرد سے مٹا دیتے ہین اور ریا کی فرد مین لکھ لیتے ہین اسیواسطے اگلے بزرگون
نے صدقہ چھپا کر دینے مین اتنا مبالغہ کیا ہے کہ کوئی تو اندھا فقیر ڈھونڈکر چپکے سے
اوسکے ہاتھ مین صدقہ دیتا اور منھ سے کچھ نہ بولتا تاکہ وہ بھی نہ جانے کہ کسنے دیا اور کوئی
فقیرون کی گذرگاہ پر ڈالدیتا اور کوئی کسی اور ذریعہ سے دیتا اور کوئی سوتے فقیر
کے کپڑے مین اسطرح چپکے سے باندھ دیتا کہ وہ جاگنے نہ پاوے یہ سب باتین اس
واسطے تہین کہ فقیر بھی نہ جانے اور اور وجہ سے پوشیدہ رکھنا تو بہت ہی ضرور جانتے
تھے اسواسطے کہ برملا صدقہ دینے کا نقصان نفع سے زیادہ ہے اور صدقہ لینے
والے کو بھی پوشیدہ لینے مین پانچ فائدے ہین اول یہ کہ لینے والے کا راز فاش نہین ہوتا
کہ ظاہر مین لینا مروت کے خلاف اور حاجت کا ظاہر ہوجاتا ہے اور سوال کرنیکی ذلت سے
خارج ہوجاتا ہے اور بیخبرون کی نظر مین آدمی غنی معلوم ہوتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے
کہ لوگون کے دل اور زبان محفوظ رہینگے کہ ظاہر لینے سے لوگ اوسپر حسد کرتے ہین یا

اوسکے لینے پر نفرت کرتے ہیں اس خیال سے کہ اوسنے باوجود تونگری کے لے لیا
یا زیادہ لے لینیکی طرف منسوب کرتے ہیں اور حسد اور گمان بد اور غیبت یہ سب بڑے
گناہ ہیں اور لوگونکو ان گناہوں سے محفوظ رکھنا بہتر ہے حضرت ابو ایوب کہتے
ہیں کہ مین نئے کپڑے کا پہنا اسلئے ترک کرتا ہون کہ مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ مین ہے
ہمسایون میں اس سے حسد نہ پیدا ہو اور کسی دوسرے زاہد کا قول ہے کہ مین اکثر
چیز کا استعمال اپنے بھائیون کے خاطر چھوڑ دیتا ہون کہ یون نہ کہین کہ اسکے پاس کہان سے
آگئے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دینے والے کو عمل کے خفیہ کرنے پر اعانت ہوتی ہے اور
ظاہر ہے کہ دینیکے باب مین خفیہ کو علانیہ پر فضل ہے پس لینے والا اگر اسباب مین
اسکی اعانت کریگا تو بہتر ہوگا کہ اچھی بات کی تکمیل کی اعانت بھی اچھی ہے اور
پوشیدگی دونون کے بغیر ہو نہین سکتی اگر مسکین حال ظاہر کر دے تو دینے والے
کا حال معلوم ہو جائیگا کسی نے بعض اشخاص کو کوئی چیز ظاہر مین دی انہون نے
نہ لی اور دوسرے شخص نے ایک چیز پوشیدہ دی تو لے لی کسی نے اون سے وجہ
پوچھی تو فرمایا کہ دوسرے شخص نے اپنی خیرات مین ادب اور قاعدہ کو ملحوظ رکھا
کہ چھپا کر دیا سو اسواسطے ہم نے قبول کر لیا اور اول شخص نے اپنے عمل مین بے ادبی
کی اسلئے ہم نے عطا سے اوسکے تو ہمکو ترک عمل مناسب جانا اور کسی شخص نے ایک
درویش صوفی کو کوئی چیز مجمع مین دی تو اوسنے پھیر دی اوس شخص نے کہا کہ جو
چیز تم کو اللہ نے دی اوسکو کیون پھیرتے ہو درویش نے کہا کہ جو چیز خاص خدا تعالی
کیلئے تھی اوسمین تو نے دوسرے کو شریک کر دیا اور صرف خدا تعالی کی نگاہ پر
اکتفا نکیا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ مسکین ذلت و خواری سے بچتا ہے کہ ظاہر کے لینے

مین ذلت ہوتی ہے اور ایماندار کو نہین چاہیے کہ اپنے آپکو ذلیل و بے عزت کرے
بعض حضرات علما کو خفیہ اگر کوئی کچھ دیتا تو لیتے اور ظاہر مین نہ لیتے اور کہتے کہ ظاہر
کے لینے مین علم کی ذلت اور علما کی بے عزتی ہے تو ہم ایسے نہین ہین کہ دنیا کے مال
کو دینی کرین اور اوسکے عوض مین علم کو پست کرین پانچوان فائدہ شرکت و شبہ سے
احتراز کرنا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے
پاس کوئی ہدیہ آجاوے اور اوسکے یہان کچھ لوگ ہون تو وہ سب اس ہدیہ مین شریک
ہین اور سونا چاندی ہدیہ سے خارج نہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین کہ افضل ہدیہ جو آدمی اپنے بھائی کے پاس بھیجے چاندی ہے یا اوسکو کھانا
کھلایا جاوے پس اس حدیث مین چاندیکو ہدیہ فرمایا اس سے یہ معلوم ہوا کہ مجمع مین ایک شخص
خاص کو بدون سبکی رضامندی کے کچھ دینا مکروہ ہے اور رضامندی کا حال مشتبہ
رہتا ہے اسواسطے تنہائی مین دیدینا اس شبہ سے محفوظ رکھتا ہے لیکن بعض وجہ سے
صدقہ کو بظاہر لینے اور اوسکا ذکر دوسرے اشخاص سے کرنیمین بھی چار فایدے ہین
اول اخلاص و صدق کا ہونا اور اپنے حال کو لوگون کے دہوکہ دینے سے بچانا اور
ریا سے محفوظ رہنا ہے کہ جیسا واقع مین ہے ویسا ہی ظاہر کردیا یہ بات نہین کہ حقیقت مین
کچھ ہے اور نمود کی وجہ سے اوسکو ظاہر نہین کرتا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جاہ و منزلت
دور ہوجاتی ہے اور بندگی اور مسکینت ظاہر ہوتی ہے اور تکبر اور بے حاجت کے
ہونیکے دعوی سے برأت ہوجاتی اور لوگونکی نظرون سے نفس گرجاتا ہے بعض
عارفون نے اپنے شاگردونکو فرمایا کہ لینے کو ہر حال مین ظاہر کرو کیونکہ جب تو ایسا کریگا تو
لوگ تیرے ساتھ دو قسمون پر ہوجائینگے ایک تو وہ ہون گے جنکے دل سے تو گرجائیگا

یہ تو مقصود ہی ہے اِس وجہ سے کہ یہ امر دین کی سلامتی کیلئے نافع تر ہے اور
اس سے نفس کی آفتین بھی کم ہوتی ہین اور ایک وہ ہونگے جسکے دلون مین تیری
گنجایش زیادہ ہوگی اس نظر سے کہ تو نے ٹھیک ٹھیک اپنا حال ظاہر کردیا اور یہ وہ
بات ہے کہ جسکو تیرا بھائی چاہتا ہے کیونکہ ثواب کا زیادہ ملنا اوسکا مقصود ہے
تو جس صورت مین وہ تجھ سے محبت زیادہ کریگا اور تعظیم بہت کریگا تو اوسکو ثواب
قطعًا زیادہ ہوگا اور یہ ثواب تجھکو بھی ہوگا کہ اوسکے ثواب زیادہ ہونیکا باعث
تو ہی ہوا ہے تیسرا فائدہ توحید کا شرک سے بچانا ہے اسلئے کہ عارف کی نظر بجز
خدائے عزوجل کے اور طرف نہین ہوتی پوشیدہ اور ظاہر اوسکے حق مین یکسان ہے تو
اس حال کا مختلف ہونا توحید مین شرک ہے بعض اکابر کا قول ہے کہ جو شخص پوشیدہ
لے لیتا تھا اور بظاہر ہٹا دیتا تھا اوسکے دعا کا ہم اعتبار نکرتے تھے اور خلق کے
طرف التفات کرنا خواہ وہ موجود ہون یا غائب ہرحال مین نقصان ہے بلکہ چاہئے
کہ نظر واحد یکتا پر منحصر ہو چوتھا فائدہ یہ ہے کہ ظاہر کرنے مین شکر کو ادا کرنا ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور نعمت کو چھپانا شکر مین داخل نہین ہے
اللہ تعالیٰ اون لوگونکی مذمت کرتا ہے اور اونکو بخیل فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی
ہوئی نعمت کو چھپاتے ہین جیسا کہ اس آیت مین ارشاد ہے الذین یبخلون
ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما آتاہم اللہ من فضلہ خدائے تعالیٰ ہمکو
حسن عمل کی توفیق عنایت فرمائے آمین

فصل بست وششم آداب حج کے بیان مین

حج ارکان اسلام سے ہے اور عمر بھر مین ایکبار فرض ہے حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی اللہ کی بندگی کے لئے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتے ہین اوسکے گھر کیطرف راہ چلنے کی اور ارشاد فرماتا ہے واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق یعنے اور پکار دے لوگون مین حج کیواسطے کہ آوین تیرے طرف پاؤن چلتے اور سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے ہین دور کی راہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین من مات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا یعنے جو شخص مرے اور حج نکرے تو چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے اور فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے بغیر اسکے کہ گناہ کرے اور بیہودہ اور ناشایستہ باتین بکے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا مان کے پیٹ سے پیدا ہونیکے دن پاک تھا اور فرمایا ہے کہ جو کوئی حج کی فکر مین اپنے گھر سے نکلے اور اثنائے راہ مین مرجاوے اوس کے واسطے قیامت تک ایک حج اور ایک عمرہ ہر سال لکھا جاتا ہے اور جو کوئی کعبہ شریفہ یا مدینہ منورہ مین پہونچکر مرے وہ قیامت کے دن حساب و کتاب سے پاک ہے علی ابن الموفق نامی ایک بزرگ تھے اونہون نے کہا ہے کہ ایکسال مین نے حج کیا عرفہ کی شب کو دو فرشتے خواب مین دیکھے کہ سبز لباس پہنے ہوئے آسمان سے اوترے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ ا سکے سال کتنے حاجی تھے اوسنے کہا چھہ لاکھ تھے پھر کہا یہ جانتا ہے کہ کتنے آدمیون کا حج قبول ہوا اوسنے کہا چھہ آدمیون کا حج قبول ہوا یہ بزرگ کہتے ہین کہ مین ان فرشتون کی باتون کے ہول سے جاگ پڑا اور نہایت غمگین اور سخت اندوہناک ہوا اور اپنے جی مین کہا کہ مین اون چھہ آدمیون سے کبھی نہونگا اسی فکر و رنج مین مشعر الحرام مین پہونچا وہان

سو گیا اون ہی دو فرشتون کو پھر دیکھا کہ آپسمین مین ہی باتین کرتے ہین اسوقت ایک نے دوسرے سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ آجکی رات حقتعالی نے اپنے بندون کے بارہ مین کیا حکم فرمایا ہے اوسنے کہا کہ اون چھہ کے طفیل مین چھہ لاکھ کو بخشدیا پھر خواب سے مین خوش اوٹھا اور ارحم الراحمین کا شکر ادا کیا واضح ہو کہ حج کے شرائط اور ارکان کے بیان مین بہت کتب موجود ہین جیسے زاد السبیل اور مناسک الحج اور تیسیر الحج اور سراج الحرمین وغیرہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات حج وعمرہ انمین سے معلوم کرنا چاہیے اس رسالہ مین صرف چند آداب ذکر کیے جاتے ہین جاننا چاہیے کہ جب آدمی ارادہ حج کرنے چاہیے کہ پہلے اپنے گناہون سے توبہ کرے لوگونکی داد دے قرض ادا کرے زن وفرزند اور جسکا نفقہ اوسکے ذمہ ہے اون سبکا نفقہ ادا کرے وصیت نامہ لکھے اور حلال کی کمائی سے زاد راحلہ لے جسمین شبہ ہو اوس مال سے پرہیز کرے اسواسطے کہ اگر شبہ کا مال خرچ کرکے حج کریگا تو خوف ہے کہ حج قبول نہوگا اور اتنا مال اپنے ساتھ لے کہ فقیرون سے راہ مین سلوک کرسکے اور گھر سے نکلنے کے پہلے سلامتی راہ کیواسطے کچھ صدقہ دے قوی اور تیز جانور کرایہ لے اور جو کچھ اسباب لیجانا چاہتا ہے کرایہ لینے والے کو دکھادے تاکہ اوسکی ناخوشی نہو اور رفیق صالح تجربہ کار سفر کے امورمین ہوشیار پیدا کرے کہ دین کی مصلحتون اور راہ کے نشیب وفراز مین اسکا مددگار ہو دوستون کو وداع کرے اور اونسے دعای خیر کا خواستگار ہو اور ہر ایک سے کہے استودع اللہ دینك وامانتك وخواتیم عملك اور یہ لوگ اوسے یون جواب دین فی حفظ اللہ وکنفه وزودك اللہ التقوی وجنبك الردی وغفر ذنبك ووجهك للخیر اینما توجهت جب گھر سے

نکلنے لگے تو دو رکعت نماز پڑھ لے پہلی رکعت مین سورۂ قل یاایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین سورۂ قل ہو اللہ سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے اور آخر مین یون کہے اللھم انت الصاحب فی السفر وانت الخلیفۃ فی الاھل والولد والمال احفظنا وایاھم من کل آفۃ اللھم انا نسئلک فی مسیرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی جب گھر سے دروازہ پر پہونچے تو یہ کہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اللھم بک انتشرت وعلیک توکلت وبک اعتصمت والیک توجھت اللھم زودنی التقوی واغفرلی ذنبی ووجھنی للخیر اینما توجھت اور جب سواری پر سوار ہو تو کہے بسم اللہ وباللہ واللہ اکبر سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اور راہ مین قرآن پڑھا کرے اور ذکر الٰہی مین مشغول رہے جب بلندی پر گذرے تو کہے اللھم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال اگر راہ مین کچھ خوف ہو تو پوری آیۃ الکرسی اور شہد اللہ تمام آیت اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے لیکن اِس سفر سے سفر آخرت یاد کرے اور عبرت لے اِس واسطے کہ اِس سفر سے خانہ مقصود ہے اور اوس سفر سے صاحب خانہ تو اس سفر کے حالات و مقدمات سے اوس سفر کا احوال یاد کرنا چاہیے یعنے جب اپنے اہل و عیال اور دوست و احباب کو وداع کرے تو سمجھے کہ یہ رخصت اوس رخصت کے مانند ہے جو سکرات موت مین ہوگی اور اس سفر سے پہلے تمام علایق سے فارغ البال ہوکر آدمی نکلتا ہے اسیطرح آخر مین بھی چاہیے کہ تمام دنیا سے دل کو خالی کرے ورنہ سفر آخرت کا اوسے سخت ہوجائیگا اور جب ہرطرح سے اِس سفر کا توشہ

اور ہر قسم کا زاد راہ مہیا کرتا ہے اور ہوشیار رہتا ہے اور سب احتیاطین کرتا ہے
کہ جنگل مین کہین بیابان نہو جاے توخیال کرنا چاہئے کہ میدان حشر بہت بڑا اور
ہولناک ہے اور وہان توشہ اور زاد آخرت کی بڑی احتیاج ہے اور جب اس
سفر مین بہت جلد خراب ہوجانیوالی چیز ساتھ نہین لیتا اور جانتا ہے کہ میرا ساتھ
نہ دیگی اور توشہ اور زاد راہ سفر کے لایق نہین ہے اسیطرح جس عبادت مین کہ ریا
او قصور کو دخل ہو وہ زاد آخرت کے لایق نہین اور جب سواری پر بیٹھنے چاہئے
کہ جنازہ کو یاد کرے اسواسطے کہ یقیناً جانتا ہے کہ سفر آخرت مین یہی پہلے سواری
ہوگی اور ممکن ہے کہ سواری سے اوترنے نپاے اور وقت جنازہ کا آجائے اور چاہئے
کہ یہ سفر حج ایسا ہو کہ زاد سفر آخرت ہوسکے اور جب احرام کے کپڑے مہیا کرے
کہ نزدیک پہونچتے ہی روزمرہ کے کپڑے اوتارکر وہ نہین پہنیگا اور وہ سفید دو
چادرین ہین تو چاہئے کہ کفن کو یاد کرے کہ وہ بھی دنیا کے لباس کے خلاف ہے
اور جب پہاڑ کے گھاٹیان اور جنگل دیکھے تو منکر نکیر اور قبر کے سانپ بچھو کو
یاد کرے کہ قبر سے میدان حشر تک بہت بڑا جنگل ہے اور اسمین بہت سی گھاٹیان
اور جسطرح بے رہبر کے جنگل کی آفتون سے بچنا ممکن نہین اوسیطرح عبادت کے بغیر
قبر کی مصیبتون سے بچنا ممکن نہین ہے اور جیسے جنگل مین اہل عیال دوست و آشنا
سے علیحدہ ہوتا ہے قبر مین بھی اسیطرح اکیلا ہوگا اور جب لبیک کہنا شروع کرے
تو سمجھے کہ خدا تعالے کی ندا کا جواب ہے اور قیامت کے دن اسکو اسیطرح ندا ہوگی
اوسکا خیال کرے اور اوسی ندا کے خطر مین رہے حضرت علی ابن الحسین رضی اللہ تعالے
عنہ کا چہرہ احرام کیوقت زرد ہوجاتا تھا اور بدن مین لرزہ پڑجاتا تھا اور لبیک

نہ کہہ سکتے تھے لوگون نے کہا آپ لبیک کیون نہین کہتے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ لبیک کہون اور لا لبیک ولا سعدیک جواب آئے اتنا کہا اور اونٹ سے بیہوش ہوکر گر پڑے احمد ابن الجواری جو حضرت ابو سلیمان دارانی کے مرید تھے وہ حکایت کرتے ہین کہ حضرت ابو سلیمان نے اوسوقت لبیک کہا اور ایک میل چلکر اونکو غش آگیا جب ہوش آیا تو فرمایا حقتعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر وحی نازل کی تھی کہ اپنی امت کے ظالمون سے کہدے کہ مجھے نہ یاد کرین اور میرا نام نہ لین کہ جو مجھے یاد کرتا ہے مین اوسے یاد کرتا ہون اگر یاد کرنیوالے ظالم ہین تو مین اونہین لعنت کے ساتھ یاد کرتا ہون اور کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ جو کوئی حج کا خرچ مال مشتبہ سے لیتا ہے اور لبیک کہتا ہے اوسکو جواب دیتے ہین لا لبیک ولا سعدیک حتی ترد ما فی یدیک یعنی تیرا لبیک اور سعدیک کہنا نا پسند ہی یہانتک کہ رد کردے اوس چیز کو جو تیرے قبضہ مین ہے اور طواف و سعی اوسکے مشابہ ہین جیسے غریب محتاج ناچار سلاطین کے در دولت پر جاتے ہین اور محل کے گرد عرض حاجت کا موقع ڈہونڈتے پھرتے ہین اور جلوخانہ مین آتے جاتے ہین اور اپنا ساعی اور شفیع ڈہونڈتے ہین اور اونہین امید ہوتی ہے کہ شاید بادشاہ کی نگاہ ہم پر پڑجائے اور ہمین ایک نظر دیکھ لے صفا مروہ کا میدان جلوخانہ سلطانی کے مانند ہے عرفات پر لوگون کا کھڑا رہنا اور اطراف جہان سے لوگون کا مجتمع ہوکر آنا اور مختلف زبانون مین دعائین مانگنا عرصات قیامت کے مانند ہی وہان بھی تمام عالم جمع ہوگا اور ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی اور ہر شخص امید و بیم مین رہیگا کہ دیکھا چاہئے مین مقبول ہون یا مردود اور پتھر مارنے سے ایک تو فقط اظہار بندگی بطور عبادت مقصود ہے

دوسرے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید ہے کہ وہان پر ابلیس آپ
کے سامنے آیا تھا کہ وسوسہ مین ڈالے آپنے اوسپر پتھر پھینکے تھے کہ نا حاصل یہ ہے
کہ حقتعالی نے کعبہ شریف کو بزرگی عنایت فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور ہر
جوانب کو اوسکا احترام ٹھہرایا اوسکی تعظیم اور عزت کیواسطے وہان کے شکار اور [illegible]
کو حرام کردیا اور عرفات کو دردولت سلطانی کے جلو خانہ کے مثل حرم کے سامنے بنایا کہ
سب طرف سے تمام عالم بیت اللہ کا قصد کرے حالانکہ معلوم ہے کہ
خداتعالی مکان اور خانۂ کعبہ مین رہنے سے منزہ اور پاک ہے لیکن آدمی کو
جب شوق بغایت اور آرزو بے نہایت ہو تو جو چیز دوست کیطرف منسوب ہوتی
ہے وہ بھی جان و دل سے مطلوب و مرغوب ہوتی ہے تو مسلمانون نے اس اشتیاق
مین اپنے اہل وعیال و وطن کو چھوڑے اور جنگلون کے خوف و خطر گوارہ کئے
غلامون اور بندون کیطرح شہنشاہ برحق اور مالک مطلق کے آستانہ کا قصد
کیا اور اس عبادت مین عجیب کامون کا حکم ہوا جیسے پتھر پھینکنا اور صفا مروہ مین دوڑنا
یہ اسواسطے ہوا کہ جو کچھ بادی النظر مین آسکتا ہے نفس کو بھی اسکے ساتھ انس
ہوتا ہے اسواسطےکہ اوس کام کو اور اسکی وجہ کو جانتا ہے مثلاً جانتا ہے کہ زکوٰۃ
دینے مین محتاجون کی مددگاری اور مدارات ہے اور نماز مین معبود حقیقی کے سامنے
فروتنی اور روزہ مین لشکر شیطان کی شکست ہی ممکن ہے کہ آدمی کی طبیعت عقل
کے موافق حرکت کرے اور کمال بندگی یہ ہے کہ محض حکم مالک سے بندہ کام
کرے اور اوسکے باطن مین اوس کام کا خواستگار کوئی نہو پتھر پھینکنا اور دوڑنا اسی
قبیل سے ہے کہ سوا بندگی کے اور کسی وجہ کیلئے آدمی نہین کرسکتا اور اسی واسطے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بالتخصیص حج کے شان مین زبان فیض ترجمان پر
آیا ہے لبیک بحجۃ حقا تعبدا ورقا عبودیت اور بندگی آپنے اسکا نام رکھا اور بعض
لوگ جو حیران ہین کہ حج کے اعمال سے کیا مقصد اور مراد ہے یہ حیرانی اونکی غفلت کے
باعث سے بے حقیقت حال سے وہ بیخبر ہین کہ بیمطلبی اوسکا مطلب ہے اور بیغرضی
اوسمین غرض ہے تاکہ بندگی اس سے ظاہر ہو اور بندہ کی نظر محض حکم مالک ہو اسمین
کسیطرح طبیعت کا دخل نہو تاکہ آدمی خود اطاعت باقی مطلق مین بالکل فنا ہوجاے کہ
نیستی ہی اوسکی ہمت ہے تاکہ اوسمین حق اور فرمان حق کے سوا اور کچھ باقی نرہے

فصل بست وہفتم آداب تلاوت قرآن مجید کے بیان مین

اللہ تعالے کا بڑا احسان بندون پر یہ ہوا کہ اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
اونکو شرف بخشا اور اپنی کتاب منزل سے اونکی گردنون مین طوق منت ڈالا
جو اوسپر ایمان لایا وہی صاحب توفیق اور جو اوسکا قایل ہو وہی اہل التصدیق ہے نہ اسکے
عجائب غرائب کی کوئی نہایت ہے نہ اہل علم کے نزدیک اوسکے فوائد کی کوئی
حد و غایت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین افضل العبادۃ امتی تلاوۃ
القرآن یعنی میری امت کی عبادتون مین سب سے افضل تلاوت قرآن ہے اور فرمایا
اھل القرآن اھل اللہ خاصۃ یعنے قرآن والے اللہ والے اور اوسکے خاص لوگ
ہین اور فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کوئی فرشتہ اور پیغمبر وغیرہ قرآن سے بڑھکر
حقتعالی کے نزدیک شفیع نہین ہے اور فرمایا کہ حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ جسکو تلاوت
قرآن دعا مانگنے سے باز رکھے شکر گذارون کیواسطے جو بڑا ثواب ہے وہ مین اوسے
دونگا اور فرمایا کہ دلون مین لوہیکے طرح زنگ آجاتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ

وہ کس چیز سے دفع ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ قرآن شریف پڑہنے سے اور موت کو
یاد کرنے سے اور فرمایا ہے کہ مین دنیا سے گیا اور تمہارے لئے دو واعظ اور ناصح
چھوڑے وہ تمکو ہمیشہ پند و نصیحت کرینگے ایک گویا اور دوسرا خاموش ہی گویا تو
قرآن مجید ہے اور خاموش موت ہے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ
قرآن پڑہو کہ ہر حرف کے بدلےمین دس دس نیکیان ملتی ہین مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف
ہے بلکہ الف ایکحرف لام ایکحرف میم ایکحرف ہے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے کہ مین نے حقتعالی کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ یا اللہ کس چیز کے
ذریعہ سے تیرے ساتھ تقرب افضل ہے ارشاد ہوا کہ میرے کلام قرآن کے ذریعہ
سے مین نے عرض کیا کہ خواہ معنی سمجھتا ہو خواہ نہین ارشاد ہوا کہ ہان معنی سمجھے یا نہ سمجھے
پس جسنے قرآن پڑہا اوسکا بڑا درجہ ہے اوسے چاہئے کہ قرآن شریف کی عزت کا
خیال رکھے ناشایستہ باتون سے بچا رہے ہر وقت ادب سے رہے ورنہ معاذ اللہ
اسبات کا خوف ہے کہ مبادا قرآن شریف اوسکا دشمن ہوجائے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میری امت مین منافق اکثر قرآن خوان ہونگے توریت مین لکھا ہے کہ حقسبحانہ
تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندے تجھے شرم نہین آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تجھے
پہونچے تو اگر تو راہ مین ہوتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے یا راستہ سے الگ ہو بیٹھتا ہے
اور اوسکا ایک ایک حرف پڑہتا ہے اور اوسمین غور و تامل کرتا ہے اور یہ کتاب
میرا نامہ ہے تجھے مین نے لکھا کہ تو اوسمین غور و تامل کرے اور اسپر کاربند ہو اور تو
اوس سے انکار کرتا ہے اور اوسپر عمل نہین کرتا اور جو تو پڑہتا بھی ہے تو غور و تامل نہین
کرتا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اگلے لوگ قرآن شریف کو

جانتے تھے کہ حقتعالی کے پاس سے یہ نامہ آیا ہے رات کو اوسمین غور و تامل اور دنکو اوسپر عمل کرتے تھے تم لوگون نے اوسکا درس اختیار کیا ہے اور اوسکے حروف کے زیر و زبر کو درست کرتے ہو اور اوسکے عمل کرنے مین سستی کرتے ہو قرآن شریف سے مقصود اصلی فقط پڑہنا نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا ہے پڑہنا یاد رکھنے کیلئے اور یاد رکھنا عمل کرنیکے واسطے ہے جو لوگ پڑہتے ہین اور عمل نہین کرتے اونکی مثال ایسی ہے جیسے کسی غلام کے پاس اوسکے مالک کا نامہ آئے اوسمین اوس غلام کے نسبت احکام لکھے ہون وہ غلام بیٹھے اور اس نامہ کو خوش آوازی سے پڑھے اوسکے حرف خوب درست نکالے اور اون احکام سے جو اوسمین لکھے ہین کچھ تعمیل نکرے تو وہ غلام بیشک عقوبت اور مواخذہ کا مستحق ہے تلاوت قرآن کے آداب ظاہر مین چھ چیزون کی رعایت چاہئے اول یہ کہ تعظیم سے پڑہے اور پہلے وضو کرلے اور قبلہ رخ ہو بیٹھے اور عجز و انکسار کے ساتھ پڑہے جیسے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نماز مین کھڑے ہو کر قرآن پڑہتا ہے اوسکے واسطے ہر ہر حرف کا ثواب سو سو نیکیان لکھے جاتی ہین اور جو بیٹھکر نماز مین پڑہتا ہے تو پچاس پچاس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اگر باوضو ہو اور نماز کے علاوہ پڑہے تو پچیس پچیس نیکیان اور اگر وضو بھی نہو تو دس دس نیکیون سے کم نہین لکھتے ہین اور اگر رات کو نماز مین پڑہے تو بہت افضل ہے کہ خاطرجمعی بہت ہوتی ہے دوسری یہ کہ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کے پڑہے اور اوسکے معنون مین تامل کرے جلد ختم کرنیکی فکر مین نرہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تین دن سے کم مدت مین قرآن شریف ختم کرے تو علم فقہ جو قرآن مین ہے وہ اوسے حاصل نہوگا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کسی کو

جلدی جلدی قرآن شریف پڑھتے دیکھا فرمایا یہ شخص قرآن پڑھتا ہے یہ جہا ہوتا ہے اگر عجمی ہو اور قرآن شریف کے معنے نہین جانتا ہے تو قرآن شریف کی عظمت کے واسطے آہستہ اور ٹھہر کر پڑھنا افضل ہے تیسری یہ کہ تلاوت کیوقت روئے اس واسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن پڑھو اور روؤ اگر رونا نہ آوے تو تکلف کر کے قصداً رونیکی کوشش کرو اور فرمایا ہے کہ قرآن رنج کیو اسطے نازل ہوا ہے جب اوسکو پڑھو تو غمگین ہو جاؤ اور جو کوئی وعدہ اور وعید اور احکام قرآن مین تامل کریگا اور اپنی عاجزی اور ناچاری دیکھیگا خواہ نخواہ اندوہگین ہوگا بشرطیکہ اوسپر غفلت نہ غالب ہو چوتھی یہ کہ ہر آیت کا حق ادا کرے اسواسطے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب عذاب کی آیت پر پہونچتے تب حقتعالی سے پناہ مانگتے تھے اور جب رحمت کی آیت پر پہونچتے تو حقتعالی سے رحمت مانگتے تھے اور تنزیہ کی آیت پر پہونچکر تسبیح کرتے تھے اور جب سجدہ کی آیت پر پہونچتے پہلے تکبیر کہکے سجدہ کرتے تھے سجدہ کرنا بے تشہد اور سلام کے کافی ہے پانچوین یہ کہ اگر ریا کا شبہ یا اندیشہ ہو یا کسیکی نماز مین خلل پڑتا ہو تو آہستہ پڑھے اسواسطے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے کو آواز سے پڑھنے پر ایسی فضیلت ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے کو علانیہ دینے پر اگر ریا اور دوسرے کی نماز مین فتور پڑنیکا اندیشہ نہو تو بہتر ہے کہ آواز سے پڑھے تاکہ اور لوگ بھی سننے سے بہرہ مند ہون اور اسکو بھی آگاہی حاصل ہو اور شوق بڑھے اور نیند دور ہو جاوے اور سونے والے جاگ پڑین اگر یہ سب نیتین جمع ہون تو ہر ہر نیت پر ثواب پائیگا اور اگر دیکھکر پڑھے تو بہتر ہے کہ آنکھ کو بھی کام مین لگایا لوگون نے کہا ہے کہ ایک قرآن شریف کو

دیکھ کر ختم کرنا سات ختم کے برابر ہے جو بغیر دیکھے پڑھا جاوے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لیگئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کیوقت نماز مین قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ کیون پڑھتے ہو عرض کیا اسوجہ سے کہ جس سے مین کہتا ہون وہ سنتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ پکار کر پڑھتے ہین آپنے فرمایا کہ پکار کر کیون پڑھتے ہو عرض کیا کہ سوتون کو جگاتا ہون شیطان کو بھگاتا ہون آپنے فرمایا کہ دونون آدمی اچھا کرتے ہین ایسلئے اعمال نیت کے تابع ہین چونکہ دونو کی نیت بخیر تھی دونون طرح ثواب ملیگا چھٹے یہ کہ کوشش کرے کہ خوش آوازی سے پڑھا جاوے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کو اچھی آواز سے آراستہ کرو اسکا یہ سبب ہے کہ آواز جتنی اچھی ہوگی قرآن کا اثر بہی زیادہ ہوگا لیکن کلمات اور حروف مین بہت الحان کرنا جیسے قوالونکی عادت ہے مکروہ ہے تلاوت کے آداب باطنی بہی چھ ہین اول یہ کہ حقسبحانہ تعالیٰ کا کلام جانے اور عظمت کرے اور یقین کرلے کہ یہ کلام قدیم ہے اور زبان پر جو جاری ہوتا ہے یہ حروف ہین اور جیسے زبان سے آگ کہنا آسان ہے ہر اک کو کہہ سکتا ہے لیکن اصل آگ کی طاقت نہین اسیطرح ان حرفونکی معانی کی اصل حقیقت اگر ظاہر ہو تو ساتون زمین اور ساتون آسمان کو اسکی تجلی کی برداشت کی تاب و طاقت نہو اسیواسطے حقتعالیٰ نے فرمایا لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ یعنی اگر اوتارتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ دیکھتے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کو ڈرنیوالا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونیوالا خدا کے

خوف سے لیکن قرآن کی عظمت اور جمال کو حروف کے لباس مین پوشیدہ کیا ہے تاکہ زبان اور دلون کو اوسکے پڑھنے کی طاقت ہو لباس حروف کے سوا آدمیون کیطرف اوس عظمت اور جمال کے پہونچانیکی اور کوئی صورت نہ تھی یہ امر سماعت کی دلیل ہے کہ حروف کے سوا اور بہی کوئی بڑا کام ہے جیساکہ جانورون کو ہانکنا اور ادب دینا اور اون کاموں کو کہنا آدمی سکے کلام اور الفاظ سے ممکن نہین کیونکہ اونہین آدمیونکی باتین سمجھنے کی طاقت نہین چارپایونکی آواز سے ملتی ہوئی آواز مقرر کی کہ جانورونکو اس آواز سے جتائین اور یہ اوس آواز کو سنکر کام کرین اور اوس کام کی حکمت اور رعایت جانور نہین جانتے اسواسطے کہ بیل کو جو آواز دیتے ہین تو وہ زمین کو نرم کرتا ہے لیکن زمین نرم کرنیکی حکمت اور مصلحت نہین جانتا کہ اس سے یہ مقصود ہے کہ مٹی مین ہوا داخل ہو جاوے اور پانی دونون ملے ہین تاکہ تینون جمع ہوکر بیج کی غذا ہو جائین اور پرورش کرین اکثر آدمیون کے حصہ مین قرآن شریف آواز اور ظاہری اور معنون کے سوا اور کچھ نہین آتا یہانتک کہ بعضے آدمی خود قرآن مجید فقط حرف اور آواز ہی سمجھتے ہین یہ سمجھنا نہایت خراب ہے اور یہ ایسا ہے جیسے کوئی سمجھے کہ آتش کی حقیقت فقط الف تے شین ہے اور یہ نہ سمجھے کہ آتش اگر کاغذ کو چھے جائے تو جلا دے اور کاغذ اوسکی تاب نہین لاتا لیکن یہ حروف ہمیشہ کاغذ پر لکھے رہتے ہین اور اسمین کچھ اثر نہین کرتے اور جسطرح پر کالبد کیواسطے روح ہے اور وہ کالبد اوسکے سبب سے باقی رہتا ہے حروف سکے معنی ہی روح کے مانند ہین اور حروف کالبد ہین اور کالبد کو روح کے بدولت عظمت اور عزت ہوتی ہے اور حروف کو معانی کے سبب سے شرف ہے دوسرا ادب یہ کہ حقتعالی کی عظمت کے یہ اوسکا

کلام ہے قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے دل مین قایم کرے اور سمجھے کہ مین کسکا کلام پڑہتا ہون اور کیسے بڑے کام کیلئے بیٹھا ہون کہ حقتعالی خود ارشاد فرماتا لا یمسہ الا المطہرون اور جسطرح ظاہر مصحف کو بغیر طہارت کے چہو نہین سکتا اوسیطرح حقیقت کلام نہین پاتا مگر وہ دل جو اخلاق بد کی نجاست سے طاہر اور پاکیزہ ہو کوئی شخص قرآن مجید کی عظمت نجانیگا تاوقتیکہ حقسبحانہ تعالی کی عظمت نہ پہچانیگا آدمیکو چاہئے کہ اوسکے صفات اور افعال مین غور کرے اور سمجھے کہ قرآن اوسکا کلام ہے جسکے قبضۂ قدرت مین سب ہے اگر سبکو ہلاک کر ڈالے تو اوسکو کسیکا خوف نہین اور اوسکے کمال مین کچہ نقصان نہ آئیگا سبکا خالق حافظ رزاق وہی ہے ان سب باتون کا خیال کرے تو اوسکی عظمت اور بزرگی کا کچہ شمہ آدمی کے دل مین آجائیگا تیسرا ادب یہ ہے کہ پڑہنے مین دل حاضر رہے غافل نہو اور جو کچہ غفلت سے پڑہ گیا اوسے نہ پڑہنے کے برابر جانے اور پہر ابتدا سے پڑہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سیر کیواسطے باغ کو گیا اور وہان کے عجائب و غرائب سے غافل رہا اور باہر چلا آیا اسواسطے کہ قرآن مجید مومنون کا تماشہ گاہ ہے اسمین سب عجائب اور حکمتین ہین اگر کوئی اسمین تامل کرے تو پہر اور کسی چیز کیطرف مشغول نہوگا اگر کوئی شخص قرآن شریف کے معنے نہ سمجہا وہ بڑا کم نصیب ہے لیکن چاہئے کہ اوسکی عظمت دل مین رکہے تاکہ خیال اور طرف منتشر نہو چوتہا ادب یہ ہے کہ ہر لفظ کے معنی کا خیال کرے تاکہ معنی سمجہ مین آئین اگر ایکبار مین نہ سمجہے تو اعادہ کرے اور اگر اوس سے کچہ لذت حاصل ہوئی ہے تو بہی اعادہ کرے بہت پڑہنے سے یہ اولی و افضل ہے اگر کوئی شخص ایک آیت پڑہے اور دوسری آیت کے معنی کا خیال کرے تو اوسنے اوس آیت کا حق نہین کیا چاہئے کہ ہر آیت مین اوسکے معنی کے سوا اور کچہ خیال نہ رکہے جب حقتعالی کی صفات کی

آیتین پڑہے تو اوسکے صفات کے اسرار مین تامل اور غور کرے کہ قدوس عزیز جبار حکیم وغیرہ کے کیا معنی ہین اور جب حقتعالی کے افعال کی آیتین پڑہے مثلاً خلق السموٰت والارض تو عجائب خلق سے خالق کی عظمت سمجھے اور اوسکا کمال علم و قدرت کا خیال کرے پانچوان ادب یہ ہے کہ اوسکا دل بہی صفات مختلفہ کیطرف رجوع کرے جسطرح آیتونکی معنی مختلف آتے ہین مثلاً خوف کی آیت پر جب پہونچے تو دل پر خوف اور ہراس اور رقت طاری ہو اور جب رحمت کی آیت پر پہونچے تو فرحت و انبساط دل مین پیدا ہو اور جب حقتعالی کی صفتین سنے تو عین تواضع و انکسار کی حالت پیدا ہوجائے اور جب کفار کے اقوال محال سنے جو حق سبحانہ تعالیٰ کی جناب مین کہتے ہین مثلاً کسیکو اوسکا شریک سمجھتے ہین اور کسیکو اوسکا فرزند بتاتے ہین تو آواز کو پست کرے اور شرم و خجالت سے پڑہے اسیطرح ہر آیت کے ایک معنی ہے اور ہر معنی کا ایک مقتضا ہے اوسی صفت پر ہوجانا چاہئے تاکہ آیت کا حق ادا ہو چھٹا ادب یہ ہے کہ قرآن اسطرح پڑہے کہ گویا حقتعالی سے سنتا ہے اور فرض کر لے کہ اسی سے سن رہا ہے ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین قرآن شریف پڑہتا تھا اور کچھ حلاوت نپاتا تھا یہانتک کہ مینے فرض کرلیا مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے سنتا ہون پھر آگے پڑہا اور فرض کیا کہ حضرت جبرئیل امین سے سنتا ہون اور زیادہ حلاوت پائی پھر اور آگے پڑہا اور بڑے مرتبہ کو پہونچا اب اسطرح پڑہتا ہون کہ گویا حقسبحانہ تعالے سے سنتا ہون اب وہ لذت پاتا ہون کہ ہرگز اسکے پہلے پائی نتھی

فصل بست و ہشتم آداب دعا کے بیان مین

تضرع اور زاری سے دعا کرنی منجملہ تقربات الٰہی ہے جیسا کہ حقتعالی ارشاد فرماتا

ادعوا ربکم تضرعا وخفیه انه لا یحب المعتدین یعنے پکارو اپنے
ربکو گریہ وزاری کے ساتھ اور چپکے سے حد سے بڑھنے والون کو وہ دوست نہین رکھتا ہے

اور فرمایا قال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جهنم داخرین یعنے اور کہتا ہے رب تمہارا مجھکو پکارو کہ پہونچون تمہاری
فریاد کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میری بندگی سے ابھی داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ الدعاء هو العبادة دعا مانگنا ہی عبادت ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی چیز اللہ کے
نزدیک دعا سے بہتر نہین ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالی سے اوسکے فضل کی درخواست
کرو کہ اوسکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے کوئی مانگے اور فرمایا ہے کہ دعا عبادتون
کا مغز اور خلاصہ ہے اسکا سبب یہ ہے کہ عبادتون سے عبودیت مقصود ہے اور
عبودیت اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اپنی شکستگی اور عاجزی ظاہر کرے اور خدا
کی قدرت اور عظمت کا خیال کرے اور دعا مین یہ دونون باتین ہین اور تضرع اور زاری
جسقدر زیادہ ہے بہتر ہے دس آداب دعا مین ملحوظ رکھنا چاہیے پہلا ادب یہ ہے کہ
بزرگ اوقات مین دعا کرنیکی کوشش کرے مثلاً عرفہ رمضان مبارک جمعہ کی صبح کا
وقت وسط شب دوسرا ادب یہ ہے کہ بزرگ حالات کو نگاہ رکھے جیسے غازیون
کے جنگ کرنیکا وقت اور وقت باران اور نماز فریضہ کا وقت اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ ان وقتون مین آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہین اسیطرح اذان اور
تکبیر کے وسط اور روزہ کی حالت مین اور اوسوقت جب دل بہت رقیق ہو اسواسطے کہ

والی رقت در رحمت کھلنے کی دلیل ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ دعا قبلہ رخ ہو کر مانگے
اور اپنے ہاتھونکو اٹھائے اور اتنے اونچے کرے کہ بغلونکی سفیدی معلوم ہونے
لگے اور آخر کو منھ پر پھیر لے حدیث شریف مین آیا ہے کہ حقتعالی شانہ سے بہت بزرگ
ہے کہ جس ہاتھ کو اوسکے طرف اوٹھائین وہ اوسے خالی پھیرے اور رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دعا کریگا تین چیزون سے خالی نرہیگا یا اوسکے گناہ
معاف فرمایا جائیگا یا فورًا کوئی چیز اوسے پہونچیگی یا آئندہ ملیگی چوتھا ادب یہ ہے کہ دعا مین
بے اعتمادی نکرے بلکہ دل اسبات پر جمائے کہ خواہ نخواہ قبول ہوگی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ یعنی دعا کرو تم اللہ سے
اوسکی قبولیت کا یقین کرکے پانچوان ادب یہ ہے کہ دعا خشوع اور خضوع اور
زاری اور حضور قلب سے کرے اللہ تعالی فرماتا ہے انہم کانوا یسارعون فی
الخیرات یدعوننا رغبا ورہبا یعنی وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیون پر اور پکارتے
تھے ہمکو توقع سے اور ڈر سے اور فرمایا ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ حدیث
شریف مین آیا ہے کہ جو دل غافل ہو اوسکی دعا نہین سنی جاتی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو کسی بلا مین
مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اوسکا تضرع سنے چھٹا ادب یہ ہے کہ دعا مین لجاجت اور تکرار کرے
اور دعا کرنا نچھوڑے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم جب دعا مانگتے تو تین بار مانگتے تھے اور اگر سوال کرتے تو تین دفعہ کرتے اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا جب مانگو تو اللہ تعالی سے بہت بار سوال کرو کہ تم کریم سے
مانگتے ہو ساتوان ادب یہ ہے کہ دعا کو خدا تعالی کے ذکر سے شروع کرے اول ہی

سوال نکرے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو کبھی نہین سنا کہ آپنے دعا شروع کی ہو اور پہلے یہ کلمات نہ کہہ لیئے ہون
سبحان ربی العلی الاعلی الوہاب اور ابو سلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جو
شخص کچہ حاجت اللہ تعالی سے مانگے اوسکو چاہیئے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجے پھر اپنی حاجت مانگے پھر خاتمہ درود شریف پر کرے اسلیئے کہ اللہ تعالی
دونون درودونکو قبول کرلیتا ہے تو وہ اس بات سے بزرگ ہے کہ درودون کے
درمیانی مطلب کو چھوڑ دے اور ایک حدیث مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ جب تم اللہ تعالی سے حاجت مانگو تو ابتدا مجہ پر درود پڑہو کہ اللہ تعالی کے
کا کرم اس امر کا مقتضی نہین کہ اوس سے کوئی دو حاجتین مانگے تو ایک پوری کردے اور
دوسری کو نکرے یعنی درود قبول فرماوے اور اصل مقصد بر نلاوے آٹھوان ادب یہ ہے کہ دعا سے
پہلے توبہ کرے گناہون سے قدم باہر رکھے اور بالکل خدا کے حوالے کردے ہو اسلیئے کہ
اکثر دعاؤن کے رد ہونیکا سبب انکی غفلت اور گناہونکی ظلمت ہوتی ہے حضرت
کعب الاحبار نے کہا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ مین قحط پڑا حضرت موسی علیہ السلام اپنی
تمام امت کے ساتھ تین مرتبہ دعاء باران کیواسطے نکلے دعا نہ قبول ہوئی وحی آئی کہ
ای موسی تمھارے گروہ مین ایک غماز ہے جبتک وہ رہیگا مین دعا قبول نکرونگا حضرت موسی
علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ شخص کون ہے بتا کہ مین اوسے نکالدون ارشاد ہوا کہ مین
غمازی سے منع کرتا ہون خود کیونکر کرون حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ سب لوگ غمازی
سے توبہ کرو غرض سبھون نے توبہ کی باران رحمت آیا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہین کہ ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا لوگون نے بارہا بارش کیلیئے دعائین کین قبول نہوئی تو ان کو

پیغمبر پر وحی آئی کہ ان لوگون سے کہدو کہ تم دعا کیواسطے ایسی حالت مین نکلے ہو
کہ تمھارے بدن نجس اور پیٹ حرام سے بھرے ہوے ہین اور ہاتھ خون ناحق مین آلودہ ہین
ایسے نکلنے سے میرا غصہ تمپر اور زیادہ ہوا میرے سامنے سے دور ہو نوان ادب یہ ہے
کہ آواز پست اور دعا آہستہ کرے اسواسطے کہ حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب آئے جب مدینہ منورہ کے
قریب پہونچ گئے تو آپنے تکبیر کہی اور لوگون نے بھی اللہ اکبر کہا اور آواز خوب بلند کی پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو جس شخص کو تم پکارتے ہو وہ نہ بہرا ہے نہ غائب
ہے بلکہ وہ تمھارے قریب ہے اور خداوند کریم نے اپنے نبی ذکریا علیہ السلام کی اسبات
مین تعریف فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا واذ نادی ربہ ندا خفیا یعنے جب پکارا
اپنے ربکو چھپے پکار اور فرمایا ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین
دسوان ادب یہ ہے کہ دعا مین قافیہ کا تکلف نکرے اسلئے کہ دعا مانگنے کا حال تضرع
اور انکسار کرنیوالے کا سا ہونا چاہئے اور اوسکو تکلف مناسب نہین بعض لوگون نے
انہ لا یحب المعتدین کی تفسیر مین فرمایا کہ معتدین کے معنی قافیون مین تکلف کرنے
والے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا مین مسجع سے دور رہو اور
بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ ذلت اور عاجزی کی زبان سے دعا مانگو خواہ نخواہ فصاحت
اور بلاغت سے نہ مانگو بہتر یہ ہے کہ دعوات ماثورہ کے سوا اور کچھ نہ مانگے اسلئے کہ ہو سکتا ہے
کہ دعا مانگنے مین حد سے تجاوز کر جاے اور ایسی چیز مانگے جو مقتضای مصلحت نہو
غرض تضرع اور خشوع سے بلا لحاظ قافیہ اور تکلف کے دعا کرے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک
عاجزی ہی پسند ہے اور یہ نہ کہے کہ بہت دفعہ ہمنے دعا کی اور قبول نہوی اسواسطے کہ

قبولیت کا وقت اور اوسکی مصلحت خدا ہی بہتر جانتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگون سے کسیکی دعا جب قبول ہوگی کہ جلدی نکرے اور جب دعا قبول ہو تو یہ کہنا سنت ہے الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اور اگر دعا قبول ہونے مین دیر لگے تو کہے الحمد للہ علی کل حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی ہر شب پچھلی رات کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماکر ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے مجھسے دعا مانگے اور مین قبول کرون اور کوئی ہے جو مجھسے مانگے مین اوسکو دون اور کوئی ہے مجھسے مغفرت کا خواہان ہو پس مین اوسکو بخشدون واضح ہو کہ اوقات کے بہتر ہونیسے حالات بھی بہتر ہوتے ہین چنانچہ سحر کا وقت دلکی صفائی کا ہے اور تشویش مین ڈالنے والی چیزون سے خالی ہونیکا وقت ہے اور عرفہ اور جمعہ کا روز حق تعالی کی رحمت کا ہے اور اوقات کی عمدگی کا یہ ایک سبب ہے کہ حالات اوس سے عمدہ ہوتے ہین باقی اسرار جو اوسمین ہین اونپر بشر کو واقفیت نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان اور تکبیر کے بیچ مین دعا رد نہین ہوتی اور فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہین ہوتی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کو سب حالتون سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب سجدہ کی حالت مین ہوتا ہے پس سجدہ مین دعا کی کثرت کرو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا جب مانگتے تو دونون ہتھیلیان ملالیتے اور اونکا اندرونی رخ اپنے منھ کیطرف رکھتے چاہئے کہ دعا مین اپنی نگاہ آسمان کیطرف نکرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جب تم لوگون سے کوئی دعا مانگے تو چاہئے کہ یہ نہ کہے کہ الہی تو مجھے بخشدے اگر چاہے اور تو مجھپر رحم کر اگر چاہے بلکہ قطعی درخواست کرے

کہ مجھکو بخشدے اور رحم کر سفیان بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ تم اپنے نفس کی خرابی سے واقف ہوکر دعا سے باز رہو اور یہ نہ سمجھو کہ ہم برے ہین ہماری دعا قبول نہوگی اسلیئے کہ اللہ تعالی نے شیطان ملعون کی بھی دعا قبول فرمائی چنانچہ قرآن شریف

مین ذکر ہے قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین یعنے کہا ای رب تو مجھکو مہلت دے اُس دن تک کہ مُردے زندہ ہوجائین حکم ہوا کہ تجھکو مہلت دی گئی ہے

فصل بست و نہم آداب کسب و تجارت کے بیان مین

واضح ہو کہ دنیا منزل راہ آخرت ہے اور آدمی کو کہانے اور پینے کی حاجت ہے اور کہانا پینا بغیر کسب کے ممکن نہین لہذا کسب کرنا ضرور ہوا لیکن جو شخص کہ برتنا دنیا کے کمانے مین مصروف ہو وہ بدبخت ہے اور جو شخص خدا پر توکل کر کے بالکل آخرت کے کام مین مصروف ہوجاوے وہ نیکبخت ہے مگر درجہ توسط کا یہ ہے کہ آدمی دنیا کے کمانے مین بھی مشغول ہو اور آخرت کے کام بنانے مین بھی سرگرم رہے لیکن مقصود آخرت ہی کے کام کو سمجھے اور دنیا کا حصول فقط آخرت کے کام مین اطمینان حاصل ہونے کیواسطے سمجھنا چاہئے پس اپنی ذات کو اور اپنے اہل و عیال کو خلق سے بے پروا رکہنا اور کسب حلال سے اونکی کفالت کرنا گویا دین کی راہ مین جہاد ہے اور عبادت سے افضل ہے جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والسلام فرماتے ہین من طلب

الدنیا حلالا تعففا عن المسئلۃ وسعیا علی عیالہ وتعطفا علی جارہ لقی اللہ ووجہہ کالقمر لیلۃ البدر یعنے جو شخص دنیا کو طلب کرے وجہ حلال سے سوال کی عدم رضا کیلئے اور اپنی اولاد پرسی کرنے اور ہمسایہ پر شفقت کیلئے وہ اللہ تعالی سے

ملیگا اوس حال مین کہ اوسکا چہرہ چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگا ایکدن
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے علی الصباح ایک
جوان قوی اودہر سے گذرا اور ایک دوکان مین کچھ کام کرنے چلا گیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے
کہا افسوس ہے اتنی صبحکو کاش راہ خدا مین اوٹھا ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
نہ کہو کیونکہ اگر وہ اپنے آپکو یا اپنے ماں باپ یا اپنی زوجہ اور لڑکون کو خلق سے بے پروا
کرنیکے لئے جاتا ہے تو وہ بھی خدا کی راہ مین ہے اور اگر تفاخر اور تکاثر اور توانگری کے
لئے جاتا ہے تو شیطان کی راہ مین ہے اور فرمایا ہے کہ پیشہ ور کی کمائی سب چیزون
سے زیادہ حلال ہے بشرطیکہ وہ نصیحت بجا لاوے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
فرمایا ہے کہ کسب نہ چھوڑو اور یہ نہ کہو کہ حقتعالی روزی دیتا ہے کیونکہ حقتعالی آسمان
پر سے سونا چاندی نہین بھیجتا ہے یعنی اس امر کی بھی اوسکو قدرت ہے مگر کسی حیلہ سے
روزی دینا اوسکی عادت ہے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا کسب نہ چھوڑنا
چاہئے جو شخص خلق کا محتاج ہو جاتا ہے اوسکا دین تنگ ہو جاتا ہے عقل ضعیف اور
مروت زایل ہو جاتی ہے لوگ اوسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین اوزاعی نے
حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ کو دیکھا کہ لکڑیون کا گٹھا اپنی گردن پر اوٹھائے ہین پوچھا
آپکا یہ کسب کب تک ہوا کریگا فرمایا چپ رہ کہ حدیث شریف مین ہے کہ جو کوئی طلب حلال
کیواسطے ذلیل جگہ کھڑا ہوگا اوسپر بہشت واجب ہو جاتا ہے جاننا چاہئے کہ کسب اکثر چھ معاملہ
پر ہوتا ہے بیع[1]۔ ربوا[2]۔ سلم[3]۔ اجارہ[4]۔ قراض[5] شراکت[6]۔ ان معاملات کے سب شرطین اور مسائل
کتب فقہ مین بالتفصیل مذکور ہین یہان صرف وہ آداب جو معاملہ مین نگاہ رکھنا چاہئے بیان
کئے جاتے ہین وہ چار باتون سے متعلق ہین ایک یہ کہ مال کی تعریف حد سے زیادہ نہ کرے کہ

اسمین جھوٹھ اور دغا اور ظلم ہے بلکہ جب خریدار خود بخود جانتا ہو تو سچی تعریف بھی نکرے کہ یہ بیفایدہ ہے حقتعالی نے فرمایا ہے یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنے آدمی جو بات کہتا ہے اسکے سوال ہوگا کہ کیوں کہا تھا اگر بیہودہ بات کہی ہوگی تو اوسکا عذر نہو سکیگا اور جھوٹی قسم کھانی گناہ کبیرہ ہے اگر سچی قسم ہے تو بھی ادنی کام کیواسطے جو خدایتعالے کا نام لیا یہ بے ادبی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ تاجروں پر افسوس ہے نہیں واللہ اور ہاں واللہ کہنے کے سبب اور پیشہ وروں پر افسوس ہے کل پرسوں کے وعدہ کے سبب سے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کو قسم کھا کر بیچیگا قیامت کے دن حقتعالی اوسکی طرف نہ دیکھیگا کہتے ہیں کہ حضرت یونس ابن عبید ریشم کی تجارت کرتے تھے ایکدن ریشم نکالنے لگے اونکے شاگرد نے خریدار کے سامنے کہا خداوندا مجھکو جنت کے کپڑے عنایت فرما یونس ابن عبید نے پھر ریشم نہ نکالا اور فروخت نکیا ڈرے کہ شاگرد کا یہ کہنا اپنے مال کی تعریف ہے دوسری یہ کہ مال کا کوئی عیب خریدار سے نچھپائے اور سب حقیقت حال کہدے اگر چھپائیگا تو دغاباز اور ظالم اور گنہگار ہوگا اور اگر کپڑے کے اوپر کی تہ دکھائی یا اندھیرے میں کپڑا دکھائے تاکہ کپڑا اچھا نظر آئے تو ظالم اور دغاباز ہوجائیگا ایکدن ایک گیہوں والے کیطرف جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا کا گذر ہوا آپنے اوسکے گیہوں کے انبار کے اندر دست مبارک ڈالا تو نمی تھی آپنے فرمایا یہ کیا ہے اوسنے عرض کیا بھیگے ہوے گیہوں ہیں آپنے فرمایا کہ اسکو کیوں نکالا الا من غشنا فلیس منا یعنے جو دغابازی کریگا وہ ہماری گروہ سے نہیں ہے ایک شخص نے تین سو درم کو اونٹ بیچا اوسکے پاؤں میں کچھ عیب تھا واثلہ بن الاسقع کہ صحابہ تھے وہاں کھڑے تھے

جب یہ بات معلوم کی تو خریدار کے پیچھے دوڑے اور کہا اوسکے پاؤن مین عیب ہے وہ پھر آیا اور تین سو درم بیچنے والے سے پھیر لئے بایع نے اونسے کہا کہ یہ معاملہ تمنے کیون خراب کیا اونہونے جواب دیا اسواسطے کہ مین نے جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے سنا ہے کہ یہ امر حلال نہین ہے کہ کوئی چیز بیچے اور اوسکا عیب چھپائے اور دوسرے کو بھی حلال نہین ہے کہ اوسکو جانے اور اطلاع نکرے اور کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ہمسے بیعت لی ہے کہ ہم مسلمانون کو نصیحت کرین اور اون پر شفقت کرین اور چھپانا نصیحت نہین ہے جاننا چاہئے کہ ایسا معاملہ کرنا دشوار ہے اور بڑی محنت کا کام ہے دو چیزون سے اسمین آسانی ہوگی ایک یہ کہ عیبدار مال مول نہ لے اگر مول لے چکا ہے تو عیب ظاہر کردینے کا ارادہ رکھے اگر کسی نے اوسکو بغیر سمجھے لے لیا ہے تو سمجھے کہ یہ نقصان مجھہ پر پڑا اورون پر نقصان ڈالنے کا ارادہ نکرے جبکہ خود دغاباز پر لعنت کرتا ہے تو خود اونکی لعنت مین نہ پہنسے اصل یہ ہے کہ یہ سمجھہ لے کہ دغابازی سے روزی کچھہ بڑہ نہین جاتی بلکہ مال سے برکت جاتی ہے اور نفع حاصل نہین ہوتا اور عیاری سے رفتہ رفتہ جو کچھہ ہاتھہ لگتا ہے دفعتًا ایسا کوئی واقعہ پیش آئیگا کہ وہ سب ضایع ہوجائیگا علاوہ اسکے مظلمہ باقی رہیگا اور اوس شخص کا سا حال ہوگا جو دودہ مین پانی ملایا کرتا تہا دفعتًا ندی آئی اور گائے کو بہا لیگئی اوسکے لڑکے نے کہا کہ تم دودہ مین تہوڑا تہوڑا پانی جو ملایا کرتے تہے وہ سب جمع ہوا اور گائے کو بہا لیگیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معاملہ مین خیانت آئی برکت چلی گئی برکت کی یہ معنی ہے کہ کسی کے پاس تہوڑا سا مال ہو اور بہرہ مندی بہت ہو اور اکثر کو اوس سے راحت ہو اور اوس سے خیر بہت وقوع مین آئے اور کوئی ایسا شخص ہے کہ مال تو بہت سارا رکہتا ہے مگر وہ مال دنیا اور عقبیٰ مین اوسکی

تباہی کا باعث ہوتا ہے اور وہ اوس سے کچھ بہرہ مند نہین ہوتا پس ہمیشہ حصول برکت کی فکر چاہیئے زیادتی اور برکت امانت داری سے حاصل ہوتی ہے بلکہ زیادتی بھی امانت کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ جو شخص امانت دار مشہور ہوا ہر شخص اوسکے ساتھ معاملہ کرنیکی خواہش رکھتا ہے اور اوسکو بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو شخص خیانت کے ساتھ مشہور ہوا اوس سے سب لوگ حذر کرتے ہین دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ سمجھ لیا کہ میری عمر سو برس سے زیادہ نہوگی اور آخرت کی مدت بے نہایت ہے تو یہ کیونکر روا رکھیگا کہ اس دنیا کے چند روزہ مین سونے چاندی کی زیادتی کیواسطے عمر ابدیکو تباہ کرے ہمیشہ ان باتون کا خیال رکھے تاکہ عیاری اور دغابازی کی اوسکے دل مین جگہہ نہو جاے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے غصہ سے خلق لا الہ الا اللہ کے پناہ مین ہے جب دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہین اور یہ کلمہ کہتے ہین تو حقتعالی فرماتا ہے کہ تم جھوٹھ کہتے ہو اس کہنے مین تم سچے نہین ہو اور جسطرح بیع مین دغابازی کرنا فرض ہے اوسیطرح ہر پیشہ مین فرض ہے اور دھوکہ حرام ہے حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے رفو کرنے مین فتوی پوچھا آپنے فرمایا کہ بچاہیئے مگر اوس شخص کو درست ہے جو اپنے پہننے کیواسطے کرے بیچنے کیلئے نہین جو شخص دھوکہ دینے کیواسطے رفو کریگا وہ گنہگار ہوگا اور اوسکی مزدوری حرام ہوگی تیسری بات یہ ہے کہ ناپ یا تول مین دغابازی نکرے حقتعالی فرماتا ہے ویل للمطففین یعنے خرابی ہے اون لوگونکی جب دیتے ہین کم تولتے ہین اور جب لیتے ہین تو زیادہ تولتے ہین اگلے بزرگونکی عادت تہی جو کچھ لیتے تھے تو آدہا حبہ کم لیتے تھے جب دیتے تھے تو آدہا حبہ زیادہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آدہا حبہ ہم مین اور دوزخ مین محافظ ہے اور کہتے تھے کہ وہ شخص احمق ہے جو بہشت کو جسکی وسعت

سات زمین آسمان کے برابر ہے آدہے حبہ پر بیچدے اور وہ شخص احمق ہے جو آدہے حبہ پر طوبیٰ کو دیدے یعنے بہلائی کو برائی سے بدلدے حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ کسیکو دینے کیواسطے دینار تولتا ہے اور اوسکے نقش مین جو میل تھا اوسے صاف کرتا ہے فرمایا بیٹا تیرا یہ کام دو حج اور دو عمرون سے بہتر ہے اگلے بزرگون نے کہا ہے دو ترازو والا آدمی کہ ایک سے تولکر دیتا ہے اور ایک سے تول کرلیتا ہے تمام فاسقون سے بدتر ہے اور جو براز کپڑا مول لینے کیوقت ڈہیلا ناپتا ہے اور دینے کیوقت کھینچ کرناپتا ہے وہ بہی اوسمین داخل ہے اور جو قصاب کہ گوشت کے ساتھ اوس ہڈیکو تولکر دیتا ہے جسکے دینے کا رواج نہین وہ بہی اوسمین داخل ہے اور جو شخص غلہ بیچے اور اوسمین عادت سے زیادہ خاک ہو وہ بہی اون مین داخل ہے اور یہ سب باتین حرام ہین اور سب معاملات مین خلق کے ساتھ انصاف کرنا واجب ہے کیونکہ کسی نے اگر کسی کو ایسی بات کہے کہ وہی بات سننے سے خود ناراض ہوتا ہے تو اوسنے دینے لینے مین فرق کیا اس گناہ سے آدمی جب بچیگا کہ کسی معاملہ مین اپنی ذات کو دینی بہائیون پر ترجیح نہ سمجھے اور یہ سخت اور مشکل بات ہے اسیواسطے حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا یعنے کوئی شخص ایسا نہین کہ دوزخ پر سے گذرنہو لیکن جو کوئی پرہیزگاری کی راہ سے قریب تر ہے وہ جلد تر رہائی پائیگا چوتہی بات یہ ہے کہ جنس کے نرخ مین کچہ دغا نکرے اور قیمت نہ چھپائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منع فرمایا ہے کہ لوگ قافلہ سے آگے جائین اور شہر کا نرخ چھپائین تاکہ خود ارزان خرید لین جب ایسا ہو تو مال والے کو بیع فسخ کرنیکا حق ہے اور اس امر سے ہی آپنے منع فرمایا ہے کہ کوئی مسافر شہر مین مال لائے

اور ارزان بیچے اور کوئی شخص اوس سے یہ کہے کہ یہ مال مجھ پاس چھوڑ جائیں کچھ دن کے
بعد گران بیچدونگا اور اس امر سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص بظاہر کسی چیز کو اسواسطے
گران کردے تاکہ دوسرا شخص اوس سے بیچا جانکر زیادہ قیمت پر مول لیجاوے اگر کسی
صاحب مال نے یہ معاملہ کیا تاکہ دوسرا فریب مین آجاوے تو جب یہ بھید کھلیگا تو بیع
کا فسخ کرنا درست ہے یہ عادت ہے کہ مال کو بازار مین رکہتے ہین جو لوگ واقعی خریدار نہین
وہ قصداً قیمت کو بڑہا دیتے ہین یہ امر حرام ہے اسطرح جو بھولا آدمی مال کی قیمت نہین جانتا
اوسکو سستا بیچتا ہے اوسکا مال خریدنا درست نہین ہے اگرچہ فتوی بھی دیا جائیگا
کہ ظاہراً بیع بھی درست ہے لیکن چونکہ حقیقت حال اوس سے پوشیدہ رکھے لہذا گنہگار
ہوگا بصرہ مین ایک سوداگر تھا شہر سوس سے اوسکے غلام نے اوسکو خط لکھا کہ امسال
نیشکر پر آفت آگئی ہے اور اسکو خبر نہونے پاوے پہلے ہی سے شکر مول لے تو اوس
سوداگر نے بہت سی شکر مول لے رکھی اور وقت پر بیچی تیس ہزار درم کا فائدہ ہوا اپنے
دل مین خیال کیا کہ ایک مسلمان سے مین نے دغا کی اور نیشکر پر آفت آنا اوس سے چھپایا
ایسا کام کب درست ہوگا تیس ہزار درم لیکر شکر والے کے پاس گیا اور کہا یہ تیرا مال ہے
اوسنے کہا کیون تمام قصہ اوسکو کہہ سنایا اوسنے کہا مین نے اب تجھے حلال کردیا جب
گھر آیا تو سوچا کہ شاید لحاظ کے مارے اوسنے یہ کہا ہو اور مین تو اوس کے ساتھ دغا کر
چکا ہون دوسرے دن پھر لیگیا اور نہایت اصرار کیا کہ یہ تیس ہزار درم تو لے لے مجبور
ہوکر اوسنے لیلئے معلوم ہوا کہ جو شخص اصلی قیمت کہتا ہے اوسکو سچ کہنا چاہئے اوسمین دغا
نکرے اور اگر مال مین کچھ نقصان آگیا ہو تو بتادے اور اگر اوسنے گران مول لیا ہے اور سہل
انگاری کی ہے کہ بیچنے والا دوست یا عزیز تھا تو یہ بھی کہدے اور اگر کوئی چیز

دس دینار کی کہکر مال کے عوض دے اور وہ اسقدر قیمت پر نہیں بکتی تو دس دینار مال کی قیمت کہنا نہ چاہئے اور اگر پہلے مال کو ارزاں خریدا اور پھر نرخ بڑہگیا تو پہلی قیمت ظاہر کردے اسکی تفصیل دراز ہے بازاری لوگ اس امر میں بہت خیانت کرتے ہیں اور اوسکو خیانت نہیں جانتے اصل یہ ہے کہ آدمی جس دغا کو اپنے لنسبت روا نہیں رکہتا خود بہی اوروں کے ساتھ وہ دغا نکرے اور اس باتکو اپنی کسوٹی بنائے کیونکہ جو شخص اصلی قیمت کے اعتماد پر مول لیتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں نے خوب جانچ لیا ہے اور واجبی قیمت پر مول لیا ہے اگر اس امر میں دغا ہوگی تو خریدار راضی نہوگا اور یہ دغابازی ہے

فصل سی ام آداب سفر کے بیان میں

واضح ہو کہ سفر دو ہیں ایک باطن کا اور ایک ظاہر کا سفر باطن عالم ملکوت آسمان و زمین میں اور خدا کی عجیب عجیب صنعتوں میں اور راہ دین کے منزلون میں دل کا سفر ہے اور مردوں کا سفر یہی کہ جسم سے گہر میں بیٹھے رہیں اور دل سے بہشت میں جسکی زمین اور آسمان کے برابر بلکہ زیادہ ہے جولانیان کرتے ہیں اسواسطے کہ عالم ملکوت عارفوں کا بہشت ہے کسیطرح مزاحمت کو اسمیں دخل نہیں حقتعالی لوگوں کو اسی سفر کیطرف بلاتا ہے اور فرماتا ہے اولم ینظروا فی ملکوت السموٰت والارض وخلق اللہ من شئی وہ شخص جو یہ سفر کرنے میں عاجز ہے اوسکو ظاہر میں بطور یہ سفر کرنا چاہئے کہ جسم کو جا بجا لیجا تا کہ ہر جگہ سے فائدہ اوٹھائے مثال اوس شخص کی ایسی ہے جو چلتا ہوا کعبہ کو جاتے تا کہ ظاہر کعبہ کو دیکھ پائے اور دوسرے کی مثال اوس شخص کے مانند ہے جو اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پاؤں نہ ہلائے اور کعبہ خود اوسکے پاس آئے اور اپنے

اسرار اوس سے کہے ان دونون مین بڑا فرق ہے اسواسطے سفر باطن کی تفصیل و تحقیق
ہے اس کتاب مین سفر ظاہری کے متعلق صرف آداب لکہے جاتے ہین اور وہ ابتداے سفر
سے انتہاے سفر تک گیارہ ہین پہلا یہ ہے کہ پہلے لوگون کا قرض ادا کرے اور جنکا
امانت دار ہے اونکی امانتین سپرد کرے اور جنکا نفقہ اوسپر واجب ہے اونکا نفقہ
مہیا کرے اور زاد راہ حلال سے حاصل کرے اور اسقدر ساتھ لے کہ ہمراہیون کے
ساتھ سلوک کرسکے اسواسطے کہ کہانا کہلانا اور اچھی باتین کرنا اور ہمراہیون کے ساتھ
خلق نیک کرنا سفر مین منجملہ مکارم اخلاق ہے دوسرا یہ ہے کہ ایسا شایستہ رفیق
پیدا کرے جو دین کے کامون مین اوسکا مددگار رہے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے الواحد
شیطان والاثنان شیطانان والثلثة جماعة یعنے ایک شخص ایک شیطان
ہے اور دو دو شیطان ہین اور تین جماعت ہے اور فرمایا کہ مسافرون کو چاہئے کہ
سفر مین ایک شخص کو اپنا امیر اور سردار بنائین اسواسطے کہ سفر مین امور مختلف ہوتے ہین
اور جو کام ایک شخص سے متعلق نہوگا وہ تباہ ہوگا اگر عالم کا انتظام نعوذ باللہ دو
خدا سے متعلق ہوتا تو تمام عالم تباہ ہو جاتا اور امیر ایسے شخص کو بنائین جو اخلاق مین سب سے
بہتر ہو اور سفر بہت کرچکا ہو تیسرا یہ ہے کہ دوست اور آشناؤن کو رخصت کرے
اور ہر ایک کے ساتھ یہ دعا پڑہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرمایا کرتے
تھے استودع اللہ دینك وامانتك وخواتیم عملك یعنے سپرد کرتا ہون مین
خدا کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کار تمہارا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس سے جب کوئی شخص سفر کو جاتا تو فرماتے تھے زودك اللہ التقوی وغفر

ذنبك ووجهك للخير حيث ما توجهت یعنے اللہ تعالی تقوی کو تیرا توشہ کرے اور تیرے گناہ بخشے اور جہان تو ہو تجھکو خیر کا متوجہ کرے جو شخص مقیم ہو اوسکو مسافر کیواسطے یہ دعا کہنا سنت ہے اور چاہئیے کہ جب رخصت کرنے لگے تو سبکو خدا کے سپرد کرے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن خیرات دیتے تھے ایک شخص ایک لڑکے کو ساتھ لے آیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ لڑکا جسقدر تجھ سے مشابہ ہے مین نے نہین دیکھا کہ کوئی لڑکا اپنے باپ سے اتنی شباہت رکھتا ہو اوسنے عرض کیا کہ یا امیر المومنین اس لڑکے کی عجیب و غریب سرگذشت ہے مین سفر کو جا رہا تھا اور اوسکی ماں حاملہ تھی اوسنے کہا کہ تو مجھے ایسے حال مین چھوڑ جاتا ہے مین نے جواب دیا استودع الله ما في بطنك یعنے جو تیرے پیٹ مین ہے مین نے خدا کے سپرد کیا جب مین سفر سے واپس آیا اسکی ماں مر چکی تھی ایک راتمین بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا دور سے آگ سی نظر آئی مین نے پوچھا یہ کیا ہے کہا گیا کہ یہ تیری زوجہ کی قبر کی روشنی ہے ہر شب یون ہی دیکھا کرتے ہین مین نے جواب دیا کہ وہ تو نماز گذار اور روزہ دار تھی یہ امر کیونکر ہوگا غرضکہ مین گیا اور قبر کھول کر دیکھا تو ایک چراغ روشن ہے یہ لڑکا اوسمین کھیل رہا ہے مین نے ایک آواز سنی کہ ای شخص تو نے اس لڑکے کو ہمارے سپرد کیا تھا ہمنے تجھے حوالہ کر دیا اگر اسکی ماں کو بھی ہمارے سپرد کرتا تو اوسے بھی ہم تیرے حوالہ کرتے چوتھا یہ ہے کہ دو نمازین پڑھے ایک تو نماز استخارہ سفر سے پہلے پڑھے وہ نماز اور اوسکی دعا مشہور ہے دوسری نماز یہ ہے کہ باہر نکلتے وقت چار رکعت پڑھے اسواسطے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین سفر کا ارادہ رکھتا ہون مین نے وصیت نامہ لکہا ہے بالکو
دون یا بیٹے کو یا بہائی کو آپنے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کو جانے لگتا ہے تو اپنا
قایم مقام اور خلیفہ اللہ تعالی کے نزدیک اون چار رکعتون سے زیادہ دوست تر
نہین چہوڑتا ہے جو اوسوقت پڑہے اس نماز مین سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑہے
اور یہ دعا پڑہے اللھم انی اتقرب بھن الیك فاخلفنی بھن فی اھلی و
مالی دھی خلیفۃ فی اھلہ ومالہ دور ت حول دارہ حتی یرجع الی اھلہ
یعنے ای اللہ نزدیکی ڈہونڈتا ہون اون رکعتون کے ذریعہ سے تیری طرف پس خلیفہ کر تو
اونہین میرے اہل اور مال مین اور وہ خلیفہ اوسکے اہل اور مال مین ہین گہوستے ہین اوسکے گہر
کے گرد جب تک وہ پہرتا ہے اپنے اہل کیطرف پانچوان یہ ہے کہ جب گہر کے
دروازے پر پہونچے تو یون کہے بسم اللہ باللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ رب اعوذبك ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل
یعنے خدا کے نام کے ساتھ نکلتا ہون مین اللہ تعالی پر بہروسہ کرکے نہین طاقت
گناہ سے بچنے اور عبادت کرنیکی مگر اللہ تعالے کی مدد سے ای رب مین تیری پناہ
مانگتا ہون اس امر سے کہ خود گمراہ ہو جاؤن یا گمراہ کیا جاؤن یا ظلم کرون یا ظلم کیا جاؤن
یا جہالت کرون یا کوئی مجہ سے جہالت کرے اور جب دروازے سے نکل چلے تو کہے
اللھم بك انتشرت وعلیك توکلت وبك اعتصمت والیك توجھت
اللھم انت ثقتی وانت رجای فاکفنی ما اھمنی ومالا اھتم بہ وما انت اعلم
بہ منی عز جارك وجل ثناءك ولا الہ غیرك اللھم زودنی التقوی واغفرلی
ذنبی ووجھنی للخیر اینما توجھت یعنے ای اللہ تیری مدد سے نکلا اور تجہ پر بہروسہ کیا اور تجہکو

مضبوط پکڑا اور تیرے طرف متوجہ ہوا الٰہی تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے پس بچا مجھکو
اوس چیز سے جسنے مجھکو تردد مین ڈالا اور جسکا اہتمام مین نہین کرسکتا اور جو چیز کہ تجھکو
معلوم ہے مجھ سے بڑا ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے تعریف تیری اور کوئی معبود نہین
سوا تیرے الٰہی توشہ دے مجھکو تقوی کا اور بخشدے میرے گناہ اور مجھکو خیر کا متوجہ کر
جہان مین رہون اور اس دعا کو ہر منزل سے کوچ کرتے وقت بھی پڑھ لیا کرے اور جب
سواری پر سوار ہو تو یون کہے سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا له مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون یعنے پاک ہے وہ ذات جسنے اسکو ہمارا تابع کیا اور ہم نہ تھے
اوسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کیطرف پھر جانا ہے چھٹا یہ ہے کہ جمعرات
کی صبح سے سفر شروع کرنیکی کوشش کرے اسواسطے کہ جناب سرور کائنات علیہ السلام
والصلوٰۃ جمعرات کو سفر کی ابتدا کرتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا
ہے کہ جو کوئی سفر کرنا چاہے یا کسی سے کچھ طلب کرنا چاہے تو صبح سفر کرے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم السبت
یعنے ای اللہ برکت دے تو میری امت کیلئے اونکی صبحون مین ہفتہ کے دن اور یہ دعا
بھی فرمائی ہے اللھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس یعنے ای اللہ برکت دے
تو میری امت کیلئے اونکے صبحون مین جمعرات کے دن تو ہفتہ اور پنجشنبہ کی صبح مبارک
ہے ساتوان یہ ہے کہ جب تک آفتاب خوب گرم نہوئے منزل نکرے کہ یہ امر
سنت ہے اور اکثر راستہ راتکو قطع کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اندہیرے
مین راہ چلو کیونکہ مسافت راتکو اسقدر طے ہوتی ہے کہ دنکو اسقدر طے نہین ہوتی اور
جب منزل نظر آئے تو کہے اللھم رب السموات السبع وما اظللن ورب

الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما ضللن ورب الریح
وما ذرین ورب البحار وما جرین السالك. خیر ھذا المنزل وخیر
اھله واعوذبك من شر ھذا المنزل وشر ما فیه اصرف عنی شر شرارھم
یعنے یا اللہ رب ساتون آسمانون کا اور اوس چیز کا جسپر اونھون نے سایہ ڈالا اور
پروردگار ساتون زمین کا اور جسکو اونھون نے اوٹھایا اور رب شیطانون کا جسکو اونھون نے
بہکایا اور پروردگار ہواؤن کا جسکو اونھون نے پراگندہ کیا اور مالک دریاؤن کا جسکو
اونھون نے بہایا تجھسے سوال کرتا ہون اس منزل کے خیر اور اوسکے باشندونکی بھلائی
اور تیری پناہ مانگتا ہون اس منزلکی برائی سے اور برائی سے اوس چیزکی جو اوسمین
ہو بدونکی برائی کو تو دفع کر اور جب منزل پر اوترے تو دوگانہ پڑھکر یون کہے اللھم
انی اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر
ما خلق یعنے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیرے پورے کلمات سے کہ کوئی نیک اور کوئی
بد اون سے تجاوز نہین کرسکتا برائی سے مخلوق کے آٹھوان یہ ہے کہ دنکو بہت ہی
احتیاط رکھے کہ قافلہ سے علیحدہ نہ چلے اسلئے کہ عجب نہین کہ مارا جاے یا جدا رہ جاے
اور راتکو سونیکے وقت جاگتا رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تہا کہ بحالت
سفر جب ابتداے شب مین سوتے تو دست مبارک تکیہ کیطرح سرہانے لیتے اور اگر
آخر شب مین سوتے تو ہاتھ کسیقدر کھڑا کر لیتے اور سر مبارک ہتیلی پر رکھتے اور اس سے
غرض یہ تہی کہ شدت سے نیند نہ آے اور ایسا نہو کہ سوتے رہین اور آفتاب نکل آوے
اور جو بات کہ سفر سے مطلوب ہے اوس سے بہتر چیز یعنے نماز قضا ہو جاے اور راتکو
یہ مستحب ہے کہ سب رفیق ملکر پہرہ دینیکے لئے باری مقرر کر لین اور ایک سو جاے دوسرا

جا گنا رہے کہ یہ طریقہ مسنون ہے اور جسوقت سفر مین وحشت ہو تو یہ کہے

سبحان الملک القدوس رب الملٰئکۃ والروح جللت السمٰوات

بالعزۃ والجبروت یعنے پاک ہے مالک نہایت پاک ہے پروردگار ہے فرشتون اور جبرئیل کا تونے آسمانون کو عزت بخشی بزرگی اور قوت سے اور رات یا دن

مین کسی دشمن یا درندے کا خوف ہو تو آیۃ الکرسی اور شہد اللّٰہ انہ لا الٰہ الا ہو آخر تک اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑہے نوان یہ ہے کہ جانور پر بوجہ کم لادے اوسکی پیٹھ پر کہڑا ہو اور سوے نہین اور اوسکے منہہ پر لکڑی نہ مارے اور صبح و شام ایک ساعت نیچے اتر آوے تاکہ اپنے پاؤن ہلکے ہون اور جانور سبکبار ہو اور جانور کے مالک کا دل خوش ہے بعضے اگلے بزرگ اس شرط سے کرایہ کرتے کہ جانور سے کبھی اوتر ینگے مگر باوصف اسکے بہی اوترتے تھے تاکہ وہ اوترنا جانور پر صدقہ ہو جائے اور جس جانور کو بے سبب ماریگے یا بہت بوجہ اوسپر لادینگے وہ قیامت مین جھگڑا کریگا حضرت ابو داؤد رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک اونٹ مرگیا اونہون نے کہا کہ ای اونٹ حق تعالیٰ سے میری شکایت نکرنا سو اسلیئے کہ تو جانتا ہے کہ مین تیری طاقت کے موافق تجہہ پر بوجہ لادتا تھا اور جسقدر بوجہ جانور پر لادنا منظور ہو کرایہ والے کو بتا دے اور شرط کرلے تاکہ اوسکی رضامندی حاصل ہو اور اقرار سے زیادہ بوجہ نہ لادے حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ اونٹ پر سوار تھے کسی نے اونہین ایک خط دیا کہ فلان شخص کو دیجئے اس خط کو آپنے لیا اور فرمایا کہ کرایہ والے سے مین نے اسکی شرط نہین کی ہے اور اوسکی بات پر عمل نکیا اس امر کا سد باب کرنا تقوی کا جانب دسوان یہ ہے کہ سفر مین پانچ چیزین اپنے ساتھ رکھے ام المومنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت فرماتی ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر کو تشریف لیجاتے تھے تو کنگھی آئینہ مسواک سرمہ دانی مدری اپنے
ساتھ لیجاتے مدری اوسے کہتے ہین جس سے سر کے بال سیدہے اور برابر کرتے ہین
اور ایک روایت مین مقراض بہی ہے اور صوفیون نے ڈول اور رسی اور سوئی
اور دہاگے کو بہی بڑہا یا ہے گیارہوان یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر سے واپس آتے اور آپکی نگاہ مدینہ منورہ پر پڑتی تو فرماتے اللھم اجعل
لنا بہا قرارًا ورزقًا حسنًا یعنے الٰہی کر ہمارے لئے اسمین قرار اور پاک روزی پہر
کسیکو پہلے اطلاع کیواسطے بہیجتے اور منع کرتے تھے کہ ہمراہیون سے کوئی شخص یکایک
اپنے گہر مین نہ چلا جاے ایک مرتبہ دو آدمیون نے عدول حکمی کی ہر ایک نے اپنے
گہرون مین برائی دیکہی اور آزردہ ہوے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر
سے واپس آتے تو پہلے مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہتے جب گہر مین تشریف لیجاتے
تو یون فرماتے توبًا توبًا لربنا اوبًا لا یغادر علینا حوبًا یعنے توبہ کرتا ہون
توبہ اپنے رب کیطرف رجوع کرتا ہون اسطرح کہ نچہوڑے ہمپر کوئی گناہ اور گہر والون
کیواسطے تحفہ تحایف لیجانا سنت موکدہ ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدمی کے
پاس اگرچہ نہو تو ایک پتھری توبڑہ مین ڈالدے اور غالبًا تحفہ کے لیجانے مین
ترغیب کیلئے ایسی تاکید کیگئی ہے کیونکہ سفر سے آنیوالے کیطرف سبکی نگاہ رہتی ہے
اور تحفہ سے دلون کو سرور ہوتا ہے

فصل سی و یکم آداب حسن اخلاق کے بیان مین

واضح ہو کہ حقتعالی کے راہ کی منزلون سے دنیا بہی ایک منزل ہے اور سب اس

منزل مین مسافر ہین اور چونکہ سب مسافرون کا مقصد سفر ایک ہے تو سب مسافر
گویا ایک ہین پس چاہئے کہ ان مین باہم محبت اور الفت ہو الفت خوش خلقی کا
نتیجہ ہے اور خوش خلقی کی فضیلت عیان ہے اور یہ وہی چیز ہے کہ خداوند رب
نے اپنے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی تعریف کی اور فرمایا انک لعلی خلق عظیم
یعنے اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق یعنے جو چیز لوگون کو جنت مین
بہت داخل کریگی وہ اللہ تعالی سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ ای ابوہریرہ حسن خلق کو اپنے
پر لازم کرلے انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حسن خلق کیا ہے آپنے فرمایا کہ جو
شخص تجھ سے جدا ہو تو اس سے ملا کر اور معاف کر اوسکو جو تجھ پر ظلم کرے اور دے
اوسکو جو تجھکو محروم رکھے اور نیز فرمایا کہ جب دین کے دو بھائی ملتے ہین اونکی
مثال ایسی ہے جیسے دو ہاتھ کہ ایک دوسرے کو دھوتا ہے اور دو ایماندار جب کبھی
ملتے ہین تو اللہ تعالی ایک کو دوسرے سے اچھا فائدہ پہونچاتا ہے حضرت ابو ادریس
خولانی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ مین تمکو خدا کے واسطے دوست
رکھتا ہون اونہون نے کہا کہ تمکو بشارت ہو کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
سے مین نے سنا ہے کہ قیامت کے دن عرش کے اطراف کرسیان بچھائینگے کچھ لوگ
اونپر بیٹھینگے اونکے چہرے چودہوین رات کے چاند کے مانند تابان ہونگے سب
لوگ تو ہراس مین ہونگے اور یہ کرسی نشین بخوف رہینگے یہ کرسی نشین لوگ خدا کے
دوست ہین نہ اونکو ڈر ہوگا نہ غم لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہین فرمایا

المتحابون فی اللہ یعنے وہ لوگ ہین جو ایک دوسرے کو خدا کیواسطے دوست رکھتے
ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میری محبت اون لوگونکے
کیلئے ثابت ہے جو میری خاطر سے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہین اور میری محبت
اون لوگون کے واسطے واجب ہے جو میرے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے
ہین اور میری محبت اون لوگون کیلئے ثابت ہے جو میرے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہین
اور میری محبت اون لوگون کیلئے واجب ہے جو ایک دوسرے کی مدد میری خاطر سے
کرتے ہین اور فرمایا کہ ایمان کی رسیون مین زیادہ مضبوط حب للہ اور بغض للہ
ہے اسی حدیث کے باعث واجب ہے کہ آدمی کے کچھ دشمن ہون جنسے بغض للہ
رکھتا ہو اور کچھ دوست ہون جنسے حب للہ رکھتا ہو کہ حب للہ اور بغض للہ دائم ہو ویگے
باتین اور اونکی تفصیل کتاب کیمیاء سعادت مین بشرح وبسیط مرقوم ہے اس رسالہ
مین صرف وہ آداب اور حقوق مسلمانون کے ذکر کئے جاتے ہین جنکا بیان کرنا ضروری
ہے جاننا چاہئے کہ مسلمانون کے کئی حق ہین پہلا حق یہ ہے کہ آدمی جو چیز اپنے
واسطے پسند نہین کرتا وہ کسی مسلمان کیواسطے بھی پسند نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانونکی مثال ایک آدمی کی سی ہے کہ جب اوسکا ایک عضو
دکھتا ہے تو تمام اعضا کو خبر ہوتی ہے اور سب اعضا دردناک ہوتے ہین اور فرمایا ہے
کہ جو شخص دوزخ سے نجات چاہتا ہے اوسکو چاہئے کہ کلمہ شہادت پر مرجائے اور جو
امر پسند نہین کرتا کہ لوگ اوسکے ساتھ کرین وہ امر خود بھی اورون کے ساتھ نکرے
حضرت موسی علیہ السلام نے حقتعالی سے پوچھا کہ یا الہ العالمین سب بندون مین بڑا
عادل کون ہے ارشاد ہوا کہ وہ جو آپ ہی انصاف کرے دوسرا حق یہ ہے کہ

کوئی مسلمان اوسکے ہاتھ اور اوسکے زبان سے رنج نہ پائے جناب سرور کائنات
علیہ السلام الصلوۃ نے پوچھا کہ ای لوگو تم جانتے ہو کہ کون شخص مسلمان ہے لوگون نے
عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور
زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مومن کون ہے
آپنے ارشاد فرمایا کہ مومن وہ ہے کہ جس سے مومنون کو جان و مال مین بیفکری ہو پہر
پوچھا کہ مہاجر کون ہے ارشاد ہوا کہ مہاجر وہ ہے جو برے کام کو چھوڑ دے اور
فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کو حلال نہین ہے کہ آنکھ سے ایسا اشارہ کرے کہ کوئی
مسلمان اوس اشارہ کے سبب سے رنجیدہ ہو اور یہ بہی حلال نہین کہ کوئی ایسا کام کرے
جس کے سبب سے کوئی مسلمان گھبرائے اور ڈرے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا
ہے کہ حقتعالی دوزخیون کو خارش مین مبتلا کریگا اسقدر کہجائینگے کہ استخوان نکل آئینگے
پھر پکارنیوالا پکاریگا کہ محنت اور اذیت کیسی ہے وہ کہینگے کہ نہایت سخت اذیت
بڑی ہے جواب دیا جائیگا کہ یہ اذیت اس سبب سے ہے کہ تم دنیا مین مسلمانونکو ستاتے تھے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے ایک شخص کو بہشت مین دیکھا
جدہر چاہتا تھا سیر کرتا پھرتا تھا یہ گلگشت اوسکو اس سبب سے نصیب ہوئی کہ اوس نے
راہ پر سے ایک درخت کاٹ ڈالا تھا تا کہ کسیکو تکلیف نہو تیسرا حق یہ ہے کہ
کسی کے ساتھ تکبر نکرے اسواسطے کہ حقسبحانہ تعالی متکبرون سے دشمنی رکھتا ہے جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھہ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ فروتنی اختیار
کرو تا کہ کوئی کسی پر فخر نکرے اسیواسطے جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین
بیوہ عورتون اور مسکینون کے ساتھ جاتے اور اونکی حاجت روائی کرتے تھے ننگ نہ جانتے

کو حقارت کی نظر سے دیکھے کہ شاید وہ خدا کا ولی ہو اور اوسکو خبر نہو کہ حقتعالی
نے اولیا کو پوشیدہ رکھا ہے تا کوئی اونکی طرف راہ نپاے چوتھا حق یہ ہے کہ غماز
کی بات کسی مسلمان کے حق مین نسنے کیونکہ غماز فاسق ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ کوئی غماز بہشت مین نجائیگا اور جو شخص کہ تیرے سامنے اورونکی بدی کریگا اور ون
سامنے تجہے بہی برا کہیگا اوس سے دور رہنا چاہئے پانچوان حق یہ ہے کہ تین دن
سے زیادہ کسی آشنا سے ترک کلام نکرے اسواسطے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ تین دن سے زیادہ مسلمان بہائی سے باتکا موقوف کرنا درست نہین ہے
بہتر وہ ہے کہ پہلے سلام کرے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حقتعالی نے حضرت
یوسف علی نبینا و علیہ السلام سے فرمایا کہ تیرا مرتبہ اور نام مین نے اسواسطے بڑا کیا کہ تو نے
اپنے بہائیونکی خطا معاف کی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر تو کسی مسلمان بہائی کا
گناہ معاف کریگا تو حقتعالی تیری عزت اور بزرگی زیادہ کریگا چھٹا حق یہ ہے کہ حتی
المقدور ہر ایک کے ساتھہ بہلائی کرے وہ نیک ہو یا بد حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جس کے ساتھہ ہو سکے نیکی کر اگرچہ وہ اوس قابل نہین مگر تو تو اس لائق ہے اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ خلایق سے دوستی اور پارسا اور غیر پارسا کے ساتھہ احسان کرنا اصل
عقل ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جو شخص بات کرنیکے واسطے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑتا تہا تو جبتک وہ خود نچہوڑتا تہا آپ نہ چہوڑتے
تہے اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص بات کرتا تو آپ اوسکی طرف بالکل
متوجہ ہو جاتے اور جبتک بات تمام نہوتی تحمل فرماتے ساتوان حق یہ ہے کہ بوڑہونکی تعظیم
کرے اور بچون پر رحم کرے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

بوڑہونکی عزت نکریگا اور بچون پر رحم اور شفقت نکریگا وہ میری امت مین نہین ہے اور
فرمایا ہے کہ سفید بالونکی تعظیم خدا کی تعظیم ہے اور فرمایا ہے کہ جو جوان بوڑہونکی تکریم
کرتا ہے حقتعالی جلشانہ جوانون کو توفیق دیگا کہ بوڑہاپے مین اوسکی تعظیم کرین یہ
درازی عمر کی خوشخبری ہے کہ جسکو بوڑہونکی تکریم کی توفیق ہوگی تو اوسپر دلیل ہے
کہ وہ بہی بوڑہا ہوگا تاکہ اوسکا بدلہ دیکہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر سے واپس آتے تو لوگ لڑکونکو آپکی خدمت بابرکت مین حاضر کرتے آپ کسی کو سواری
پر اپنے آگے بٹہاتے تھے کسی کو پیچھے وہ آپس مین فخر کرتے اور کہتے تھے مجھے آگے
بٹہالیا اور تجھے پیچھے ایک چہوٹے سے بچے کو آپکے پاس لیگئے کہ آپ اوسکا نام
رکہدین اور اوسکے حقمین دعاے خیر کرین آپنے اوسکو گود مین لیا اگر کوئی لڑکا پیشاب کرتا تب
تو لوگ غل مچا کر چاہتے تھے کہ اوسکو حضرت سے لے لین آپ فرماتے تھے کہ اوسے
رہنے دو تاکہ یہ پورا پیشاب کرلے اوسکا پیشاب مت روکو اور اوسکے سامنے آپ
پیشاب دہوتے کہ وہ رنجیدہ ہو جب وہ باہر جاتا تو آپ اوسکو دہو ڈالتے اور اگر
لڑکا خوردسال ہوتا تو پانی اوسکے پیشاب پر چہڑک لیتے سبحان اللہ ہمیشہ اخلاق نبوی
کہتے ہین اسی کو آنحق یہ ہے کہ سب مسلمانون کے ساتہہ خلق اور کشادہ پیشانی اور
خندان رہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ حقتعالی کشادہ پیشانی
اور سہل گیر کو دوست رکہتا ہے اور فرمایا ہے کہ جو نیک کام خفت کا سبب ہے وہ پیشانی
اور کشادہ پیشانی اور شیرین زبانی ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ ایک
غریب عورت حضرت رسول خدا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے سامنے راہ روک کر
کہڑی ہوگئی اور عرض کرنے لگی کہ مجھے آپسے کچھ کام ہے آپنے فرمایا کہ اس گلی مین جہان

تیرا جی چاہے بیٹھ جا تیرے ساتھ مین بھی بیٹھونگا وہ بیٹھ گئی آپ بھی بیٹھ گئے
جبتک اوسنے اپنا تمام حال عرض کیا آپ بیٹھے رہے نوان حق یہ ہے کہ کسی
مسلمان سے وعدہ خلافی نکرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسمین یہ تین چیزین پائی
جائین وہ منافق ہے اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکھے ایک یہ کہ جھوٹ بولتا
ہو دوسرے وعدہ خلافی کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو دسوان حق یہ ہے
کہ ہر ایک کی تعظیم اوسکے مرتبہ کے مطابق کرے جو شخص لوگون مین معزز ہو اوسکی
بڑی تعظیم کرے اگر کوئی شخص لباس فاخرہ اور سواری اسپ او شوکت او تجمل رکھتا ہو
تو سمجھے کہ وہ بڑے مرتبہ کا آدمی ہے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ایک سفر مین تھین جب دسترخوان بچھا ایک فقیر آیا فرمایا کہ ایک روٹی اوسکو دو
اور ایک سوار بھی آپہنچا فرمایا اسکو بلاو حاضرین نے کہا کہ آپنے فقیر کو چھوڑ کر امیر کو بلایا
حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حقتعالیٰ نے ہر ایک کو ایک مرتبہ عنایت کیا ہے ہمکو اوسی
کا حق نگاہ رکھنا چاہئے فقیر ایک روٹی کے ساتھ خوش ہوجاتا ہے امیر کے ساتھ ایسا
کرنا مناسب نہین اوسکے ساتھ وہ امر کیجئے جسمین وہ خوش ہو حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جب کسی قوم کا معزز آدمی تمہارے پاس آئے تو اوسکی تعظیم کرو جناب سلطان الانبیا علیہ
الصلوٰۃ والثنا کسیکو اپنی چادر مرحمت کرتے تھے کہ بچھا کر بیٹھے ایک بوڑھیا جس نے
آپکو دودھ پلایا تھا آپکے پاس آئی آپنے اوسکو اپنی چادر پر بٹھایا اور فرمایا کہ ای مادر مرحبا
جو تیرا جی چاہے مانگ مین تجھے دونگا غنیمت کے مال سے آپکو جو حصہ ملا تھا آپنے
اوسکو عنایت کیا اوسنے اوس مال کو لاکھ درم کے معاوضہ مین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ہاتھ بیچا گیارہوان حق یہ ہے کہ جب دو مسلمان آپسمین خفا ہون تو انمین صلح

کرا نیکی کوشش کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تمھین بتا دون
کہ کیا چیز روزہ نماز اور صدقہ سے افضل ہے لوگون نے عرض کیا ارشاد کیجئے فرمایا مسلمانون
مین صلح کرا دینا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم ایکدن بیٹھے بیٹھے ہنسنے لگے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ میرے
ماں باپ آپ پر فدا ہون ہنسنے کا کیا سبب ہے فرمایا میری امت کے دو مرد رب العزت کے
سامنے زانو کے بل گرتے ہین ایک تو کہتا ہے کہ خدایا میرا انصاف کر دے کہ اوسنے
مجھہ پر ظلم کیا ہے اوس سے حقتعالی فرماتا ہے اسکا حق دیدے وہ عرض کرتا ہے کہ
خدایا میرے سب نیکیان تو مدعیون نے لے لین اب میرے پاس کچھہ باقی نہین ہے
حقتعالی دادخواہ سے فرماتا ہے کہ اب تو کیا کریگا اسکے پاس کوئی نیکی نہین ہے وہ عرض
کرتا ہے کہ میرے گناہ اسکے حوالہ فرما تو اسکے گناہ اوس کے سر پر رکھتے ہین اور ہنوز
مظلمہ باقی رہتا ہے یہ کہکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا شروع کیا اور فرمایا کہ یہی
بہت بڑا دن ہے کہ ہر ایک اس امر کا حاجتمند ہوتا ہے کہ اوس سے اوسکا بار عصیان
اوتارین اوسوقت ارحم الراحمین دادخواہ سے فرماتا ہے کہ سر اوٹھا کر دیکھہ تجھکو کیا دکھائی
دیتا ہے وہ عرض کرتا ہے ای پروردگار چاندی کے شہر دیکھتا ہون سونیکے مکانات
دیکھتا ہون کہ جواہر اور موتیون سے جڑے ہوے ہین آیا یہ کسی پیغمبر کی ملک ہین یا کسی شہید کی
یا صدیق کی حقتعالی ارشاد فرماتا ہے یہ اوسکی ملک ہین جو اوسکی قیمت دے وہ
عرض کرتا ہے کہ خدایا مین کیونکر دیسکتا ہون ارشاد ہوتا ہے کہ تو اسطرح دیسکتا ہے
کہ اپنے اس بھائی کا گناہ معاف کر دے وہ بے اختیار عرض کرتا ہے کہ یا ارحم
الراحمین مینے اوسکا گناہ معاف کیا حکم ہوتا ہے اوٹھہ اور اسکا ہاتھہ پکڑ اور تم دونو

جنت میں جاؤ یہ کہکر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی سے ڈرو
اور خلق میں صلح کی کوشش کیا کرو کہ حقتعالی قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کراتا ہے
بارہوان حق یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام عیوب اور پوشیدہ برائیوں کو چھپا اسواسطے کہ
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس جہان میں مسلمانوں کی پردہ پوشی کریگا قیامت کے
دن حقتعالی اوسکے گناہوں کو پوشیدہ رکھیگا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جسکو میں پکڑتا ہوں وہ چور ہو یا شرابی یہی چاہتا ہوں کہ
حقتعالی اوسکے گناہ فاحش کو چھپاوے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ ای لوگو تمنے فقط زبان سے کلمہ پڑھا ہے ابھی تمھارے دلوں میں ایمان
نہیں آیا لوگوں کی غیبت نکیا کرو اونکی پوشیدہ برائیوں کو نہ ڈھونڈھو جو شخص کسی مسلمان کا راز
فاش کرتا ہے حقتعالی اوسکے عیب فاش کرتا ہے تاکہ وہ رسوا ہو اگرچہ وہ گھر کے اندر ہو
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب پہلے ایک شخص کو
لوگوں نے چوری کے الزام میں پکڑا اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
لائے تاکہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹیں آپکے چہرہ نورانی کا رنگ متغیر ہو گیا لوگوں نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ آپکو اس کام سے کیا کراہت آئی ہے فرمایا کیوں نہ آے اپنے
بھائیوں کی دشمنی میں شیطان کا مددگار کیوں ہو اگر تم چاہتے ہو کہ حقتعالی تمہیں بخشدے اور
تمہارے گناہ چھپالے اور معاف کرے تو تم بھی لوگوں کے گناہ چھپاؤ کیونکہ جب سلطان
کے پاس لیجاؤگے تو بغیر حد قایم کرنیکے کچھ چارہ نہوگا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ ایک رات گشت کیواسطے نکلے ایک گھر سے سرود کی آواز آئی آپ چھت پر چڑہ
گئے جب گھر میں گئے تو ایک مرد کو دیکھا کہ ایک زانیہ کے ساتھ شراب پی رہا ہے

آپ نے فرمایا اے شخص تجھے اللہ تو یہ سمجھتا تھا کہ تیرے ایسے گناہ کو چھپا رکھیگا اور تیرے
عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین جلدی مت کیجئے اگر ایک گناہ کیا ہے تو آپ نے
بھی تین گناہ کئے ہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے لا تجسسوا اور آپ نے جستجو کی اور فرمایا ہے
وأتوا البيوت من أبوابها اور آپ چھت پر سے آئے اور فرماتا ہے
لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستأنسوا وتسلموا على أهلها اور آپ
بے اجازت چلے آئے اور سلام نہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
اگر میں معاف کردوں تو توبہ کریگا اوس نے عرض کیا ہاں توبہ کرونگا اور پھر ہرگز ایسے کام
کے پاس نہ جاونگا آپ نے معاف کیا اور اوس نے توبہ کی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جیسے تو [illegible] ہے ویسے [illegible]
جو لوگ چھپ کے لوگوں کی باتیں سنتے ہیں قیامت کے دن اوسکے کانوں
میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائیگا حضرت ابن عباس ... کی [illegible]
[illegible] کے دل کو بدگمانی سے اور زبان کو غیبت سے بچا سکتا ہو [illegible]
[illegible] ہوا ہے تو اوس [illegible]
حضرت عمر [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ تہمت کی جگہ بیٹھے تو
کوئی برا نہ کہے اوس شخص کو ملامت کرے جو اوس پر بدگمانی کرے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے آخر میں ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
[illegible] تھے ایک شخص [illegible] آ نکلا آپ نے اوسے بلایا اور فرمایا یہ میری
بیوی ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ لوگ شاید اور کسی سے
بدگمانی کریں مگر آپ سے نہیں کرسکتے فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم میں اس طرح سیر کرتا ہے

جسطرح خون رگون مین امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مرد کو
دیکھا کہ رستے مین ایک عورت سے باتین کرتا تھا اوسکو آپنے درے مارے اوس نے
عرض کیا کہ یا امیر المومنین یہ میری زوجہ ہے فرمایا کہ تو ایسی جگہہ کیون نہین باتین
کرتا جہان کوئی نہ دیکھے چودہوان حق یہ ہے کہ اگر صاحب جاہ و منزلت ہے تو
کسیکی سعی کرنے مین دریغ نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے
فرمایا کہ مجھسے مطلب چاہو میرے دل مین آتا ہے کہ دون لیکن دیر کرتا ہون تاکہ تم سے
کوئی سعی کرے کہ اوسکو بھی اوسکے سعی کرنے ثواب پاوے اور فرمایا ہے کہ کوئی صدقہ
زبانی صدقہ سے بہتر نہین ہے لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ زبانی صدقہ کیا ہے
فرمایا وہ سعی جو کسیکی جان بچاوے یا کسیکو نفع پہونچاوے یا اذیت سے بچاوے پندرہوان حق یہ ہے کہ
جب کہ کوئی مسلمان کے حق مین زبان درازی کرتا ہے اور اوسکی آبرو دینا اور اوسکے
مال کا قصد کرتا ہے اور وہ مسلمان غائب ہے تو خود جواب دہی مین اوسکا
نائب بنے اور اوسکو ظلم سے بچاوے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
مسلمان ایسی جگہہ کسی مسلمان کی مدد کریگا جہان لوگ اوسکو بری بات کہتے ہین اور
اوسکی بیحرمتی کے درپے ہین تو حقتعالی اوس مدد کرنیوالے کی وہان پر مدد کریگا
جہان مدد کا وہ نہایت محتاج ہوگا اور جو مسلمان ایسی جگہہ مدد سے فروگذاشت
کریگا جہان لوگ کسی مسلمان کی بیحرمتی کرتے ہون تو حقتعالی اوس فروگذاشت
کرنیوالے کو بھی اوسوقت ذلیل و ضایع کریگا جہان وہ اپنی مدد کو نہایت دوست
رکھتا ہو سولہوان حق یہ ہے کہ جب کسی برے آدمی کی صحبت مین پھنس جاوے
توجبتک رہائی پاوے اوسکے ساتھہ مدارا کرے اور بالمشافہ سختی اور درشتی نکرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اس آیہ کریمہ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ
کے معنی یون کہے ہین کہ سلام اور مدارات سے برائی کا عوض کرو حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اجازت چاہی کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو آپنے فرمایا اجازت دو اور
یہ شخص اپنے قوم کا بڑا آدمی ہے جب وہ شخص آیا تو آپنے اوسقدر اوسکی مراعات فرمائی
کہ مین یہ سمجھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبہ ہے جب وہ باہر گیا تو
مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے اوسکو برا آدمی بھی فرمایا اور با وصف اوسکے
مراعات بھی کی فرمایا کہ ای عائشہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک وہ آدمی برا
ہوگا جسکے شر کے خوف سے لوگ اوسکے ساتھ مراعات کرتے ہون اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ برا کہنے والونکی زبان سے تو اپنی آبرو کو جس چیز کی بدولت
بچاے وہ چیز صدقہ ہے حضرت ابوالدرداء نے کہا ہے کہ بہت لوگ ایسے
ہین کہ ہم اون کے سامنے تو ہنستے ہین لیکن ہمارا دل اونپر لعنت کرتا ہے سترہوان
حق یہ ہے کہ فقیرون کے ساتھ ملاقات اور دوستی رکھے اور امیرون کے پاس
بیٹھنے سے حذر کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نعم الامیر
علی باب الفقیر وبئس الفقیر علی باب الامیر یعنے اچھا وہ امیر ہے جو
فقیر کے دروازہ پر آوے اور برا وہ فقیر ہے جو امیر کے دروازہ پر جاوے اور فرمایا ہے
کہ مردون کے پاس بیٹھو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین
فرمایا کہ وہ امیر لوگ ہین حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی سلطنت مین جہان کوئی مسکین
دیکھتے اوسکے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے تھے مسکین مسکین کے پاس بیٹھتا ہے حضرت

علیہ السلام [illegible] ... کو [illegible] ... [illegible]
علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] ... [illegible] ... [illegible]
اور جب [illegible] چاہیے [illegible] اور جب [illegible] کرے تو مسلمانوں کے ساتھ [illegible] کرے
حضرت موسیٰ [illegible] ... [illegible] کہاں [illegible] ہوتے ہوں فرمایا شکستہ
دلوں کے [illegible] ... [illegible] ... خوش کرے اور [illegible]
اور ایک [illegible] ... حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص
نے کسی مسلمان کی حاجت روا کی [illegible] ... حقتعالیٰ کی حاجت
کو [illegible] اور فرمایا ہے کہ جو شخص [illegible] ... [illegible] قیامت کے دن حقتعالیٰ
اوسکی [illegible] روشن کریگا [illegible] ... [illegible] کسی مسلمان
کے کام کو [illegible] جاتا ہے [illegible] ... [illegible] واسطے
کھڑی [illegible] مسجد میں [illegible] سے زیادہ افضل ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص
کسی [illegible] کو [illegible] پہونچا دے یا کسی مظلوم کو ظلم سے چھڑا دے حقتعالیٰ اوسکو [illegible] مغفرت
عنایت فرمائیگا اور فرمایا ہے کہ تم اپنے [illegible] کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے
[illegible] یا رسول اللہ اگر ظالم ہو تو کیونکر مدد کریں آپنے فرمایا کہ اوسکو ظلم سے باز رکھنا
[illegible] مدد ہے اور فرمایا ہے کہ حقتعالیٰ کے نزدیک کوئی عبادت اس سے زیادہ مقبول
نہیں ہے کہ [illegible] دلکو خوش کرے اور فرمایا ہے کہ دو خصلتیں ہیں کہ اون سے
زیادہ کوئی عبادت [illegible] نہیں ہے ایمان لانا اور خلق کو آرام دینا اور فرمایا ہے کہ دو
خصلتیں ایسی ہیں کہ اون سے بدتر کوئی گناہ نہیں شرک کرنا اور لوگوں کو ستانا اور
کہ جسکو مسلمان کا غم نہو وہ میری امت میں نہیں ہے حضرت فضیل کو لوگوں نے دیکھا کہ

رو رہے تھے ... پوچھا تم کیون روتے ہو فرمایا کہ اون غریب طالبون کے رنج
سے جنہون نے مجھسے ظلم کیا ہے سوا اسکی فردای قیامت کو اون سے سوال ہوگا کہ تمنے
کیون ظلم کیا وہ رسوا ہونگے اور اونکا کوئی عذر پیش رفت نہوگا حضرت معروف
کرخی نے کہا ہے کہ جو شخص روز مین بار کہیگا اللھم اصلح امة محمد اللھم ارحم
امة محمد اللھم فرج عن امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا نام ابدالون
مین لکھینگے انیسوان حق یہ ہے کہ جسکے پاس جا بات کرینگے قبل پہلے خود سلام
کرکے مصافحہ کرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سلام سے
پہلے بات کرے اوسکو جواب نہ دو جبتک پہلے سلام نکرلے ایک شخص جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا او سلام نکیا آپنے فرمایا باہر جاکر
پھر آ او سلام کر حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جب آٹھ برس سے مین حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت کی تو آپنے فرمایا کہ ای انس طہارت پوری کیا کر تاکہ تیری
عمر دراز ہوا اور جسکے پاس جایا کرے پہلے اوسکو سلام کیا کر تاکہ تیری نیکیان زیادہ ہوئین
اور جب اپنے گھر مین جایا کر تو اپنے لوگون سے سلام علیک کیا کر تاکہ تیرے
گھر مین خیر بہت ہو ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور کہا
سلام علیکم آپنے فرمایا کہ اسکے واسطے دس نیکیان لکھی جائینگی دوسرا شخص حاضر
ہوا اور سلام علیکم ورحمة اللہ کہا آپنے فرمایا کہ اسکے واسطے بیس نیکیان لکھی جائینگی
تیسرا شخص آیا اوسنے کہا سلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا اسکے لئے تیس نیکیان
لکھی جائینگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب گھر مین جاؤ سلام کرو اور
جب باہر آو اوسوقت بھی سلام کرو اور فرمایا ہے جب دو مسلمان باہم مصافحہ کرتے ہین تو

ستر رحمتین اونمین تقسیم کیئے جاتے ہین او نہتر رحمتین اوسکا حصہ ہوتی ہین جو اون
دونو نمین زیادہ خندان او کشادہ رو ہوتا ہے اور جب دو مسلمان باہم سلام کرتے
ہین تو سو رحمتین اونمین تقسیم ہوتی ہین نوئے رحمتین اوسکا حق ہے جو ابتدا کرتا ہے
اور دس اوسکا حق جو جواب دیتا ہے بلکہ جواب سلام کا دینا فرض کفایہ ہے کہ
اگر جماعت سے ایک بھی جواب دیگا تو سب گناہ سے بچ رہینگے اور بزرگان دین
کے ہاتھ پر بوسہ دینا سنت ہے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب ہم کسی دوست کے پاس جائین تو
پشت کو خم کرین یا نہین فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ اوسکا ہاتھ چومین فرمایا کہ نہین پھر پوچھا مصافحہ
کرین فرمایا کہ ہان لیکن جب سفر سے کوئی پھر آئے تو منھ پر بوسہ دینا اور بغل گیر ہونا
سنت ہے مگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سروقد کھڑے ہونیسے خوش نہوتے
تھے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
کوئی شخص ہمین محبوب نہتا آپکے واسطے ہم سروقد اوٹھتے تھے ہمین معلوم تہا کہ
آپ اس امر سے ناراض ہوتے ہین لیکن جہان یہ عادت ہو گئی ہے وہان اگر کوئی
تعظیم کیواسطے سروقد اوٹھیگا تو مضایقہ نہین مگر کسی کے سامنے دستبستہ کھڑا ہونا
منع ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسبات کو دوست رکھے کہ
لوگ اوسکے سامنے دست بستہ کھڑے ہون اور وہ خود بیٹھا رہے اوسے کہدو کہ
دوزخ مین اپنی جگہ ٹھہرالے چھٹواں حق یہ ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہمین تعلیم فرمایا ہے کہ جسکو چھینک آئے وہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور جو شخص
اسکو سنے وہ یرحمک اللہ کہے پھر وہ کہے یرحمک اللہ لی ولکم اور جب کوئی شخص
الحمد للہ نہ کہیگا یرحمک اللہ کا مستحق نہوگا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
چھینک آتی تھی آواز پست کرتے اور منھ پر ہاتھ رکھتے تھے اگر پاخانہ یا پیشاب
کی حالت میں کسیکو چھینک آئے تو صرف دل میں الحمد للہ کہے حضرت ابراہیم نخعی نے کہا ہے
کہ اگر زبان سے کہیگا تو بھی مضایقہ نہین ہے حضرت کعب الاحبار نے کہا ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا اللہ کیا تو نزدیک ہے جو آہستہ بات کرون
یا دور ہے کہ پکار کر کہون ارشاد ہوا کہ جو مجھے یاد کریگا مین اوسکا ہمنشین ہون پھر
عرض کیا کہ یا الٰہی ہم بہت سے حال مین مثلاً جنابت قضاء حاجت ایسے حال مین تجھے
یاد کرنا بے ادبی ہے ارشاد ہوا کہ ہر حال مین مجھے یاد کرو اور کچھ اندیشہ نکرو ۔ **الثلثون**
حق یہ ہے اولاد پر واجب ہے کہ اپنے والدین کی اطاعت اور اونکے ساتھ احسان
کرین جیسا قرآن مجید ارشاد ہوا ہے وقضیٰ ربك ان لا تعبدوا الا ایاہ وبا
لوالدین احسانا حقتعالیٰ اپنی عبادت کو ماں باپ کے ساتھ احسان کرنیکے ساتھ
ملایا ہے کیونکہ ماں باپ اولاد کے وجود کو پیدا کرنے اور پرورش کرنیکے سبب ہین
اور دوسری جگہ ارشاد ہے اما یبلغن عندك الکبر احدھما او کلاھما فلا
تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من
الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا یعنے اگر پہنچین تیرے نزدیک
کبرسن کو تین ایک ان دونون سے یا ہر دو پس مت کہو اونکو اف اور اونکو جواب سخت
مت دو اور بحرمت سے بات کرو تواضع اور ذلت کا بازو اونکے روبرو بچھے کرو

اور کہو کہ ای رب انپر بخشش کر اور رحم کر جیسا کہ وہ ہمکو پرورش کئے ہین صغرسنی مین
فائدہ اف کلمہ عربی ہے جیسا اردو مین ہون یہ حالت غصہ مین کہا جاتا ہے
ایسا لفظ بھی والدین کی شان مین کہنے کی ممانعت ہے حدیث قدسی مین ارشاد
ہے من رضی عنہ والداہ فانا عنہ راض جو کہ راضی رہے اس سے اوس کے
ماں باپ تو مین بھی اوس سے راضی ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماں باپ
کے ساتھ نیکی کرو تو تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیکی کرینگے اور ارشاد فرمایا ہے
ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالا پروردگار سے دور ہے خلایق سے دور جنت سے
دور ہے دوزخ سے نزدیک ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ
شخص کیسا ہے جو اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ایسا کون ہوگا کہ اپنے ماں باپ کو خود گالی دیگا فرمایا کہ جو شخص دوسرون کے ماں باپ کو
گالی دیگا وہ اوسکے ماں باپ کو گالی دینگے تو گویا وہ گالی خود اوسنے دی اور جو کوئی
اپنے ماں باپ کو گالی دیگا قبر مین اوسکو سخت عذاب ہوگا فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ مین تمکو تین چیز کی وصیت کرتا ہون نماز مین سستی نکرو باندی غلام کو ایذا نہ دو
ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا تحقیق عمر زیادہ کرتا ہے
اور خویش اقارب کے ساتھ بھی احسان اور نیکی کرنا عمر زیادہ کرتا ہے اور اونکو رنج و ایذا
دینا عمر اور رزق مین نقصان کرتا ہے اور حقتعالی غضب مین آویگا قاطع الرحم پر اور
جو کوئی ناحق شور کرے درصورت قاطع الرحم ہے خدا تعالی ہمکو توفیق خیر عنایت فرماوے

فصل سی و دوم آداب مجلس وغیرہ کے بیان مین

واضح ہو حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہین کہ مجلس نوع

مجلسًا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم حسرۃ یوم
القیامۃ وان دخلوا الجنۃ للثواب ترجمہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ یاد کیا
اللہ کو اور نہ درود بھیجا نبی اپنے پر مگر کہ ہوگی یہ مجلس اوپر سبب حسرت کی دن قیامت
کے اگرچہ داخل ہوویں بہشت میں واسطے ثواب کے یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور درود کا دیکھینگے
پشیمان ہونگے کہ کاشکے تمام عمر اپنی اسمیں صرف کرتے اور دوسری حدیث شریف
میں ارشاد ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البخیل من ذکرت عندہ فلم
یصل علی ترجمہ بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤں میں پاس اوسکے یعنے نام لیا جاوے میرا پس
نہ درود بھیجے مجھپر ظاہر ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اہل مجلس میں سے
ضرور ذکر خدا و رسول کرے اگر نہ کریگا تو باعث حسرت کا ہوگا مناسب ہے کہ جب
نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس میں لیا جاوے درود بھیجے علماء رحمۃ اللہ علیہم نے
لکھا ہے کہ ایکبار واجب ہے اور ہر بار مستحب و افضل ہے کتاب شفاء فی تعریف حقوق
المصطفی میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپکے مشاہد و امکنہ جیسے
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور وہ چیز جسکو آپ لمس کئے تھے یا آپکے طرف منسوب ہے سبکی تعظیم
و تکریم کرے غرض آداب مجلس یہ ہے کہ جب آپ کسی مجلس میں جاوے تو لازم ہے کہ اول
سلام کرے اور جو لوگ پہلے آکر بیٹھ گئے ہوں تو خواہ نخواہ وہاں بیٹھنے کی کوشش نہ کرے
اور جہاں جگہ دیکھے وہاں بیٹھ جاوے بشرطیکہ تواضع اور انکسار بھی مناسب ہو اور بیٹھنے پر
جو شخص پاس ہو اوسکو سلام کرے بزرگوں سے تعلی نہ کرے دوست اور دشمن سے
بکشادہ پیشانی ملے کسیکو ذلیل نہ کرے وقار اختیار کرے نہ اتنا کہ تکبر ہوجاوے اور نہ
اتنی تواضع کہ ذلت ہوجاوے اپنے سب کاموں میں اوسط درجہ اختیار کرے افراط و تفریط

سب باتون مین معلوم رہے اپنے دونون جانب کو خواہ نخواہ نہ دیکھے کثرت سے مڑکر
نگاہ نکرے جماعتون کے آگے پاس نہ کھڑے رہے اور جب بیٹھے تو اطمینان سے بیٹھے
جس سے یہ معلوم ہو کہ اوٹھنا چاہتے ہین اور انگلیان نہ چٹکائے دانتون مین ہردم
خلال نکرے ناک مین انگلی نڈالے کثرت سے نہ تہوکے بہت مرتبہ ناک صاف
نکرے منہہ سے مکھیان بہت نہ اوڑاے انگڑائی اور جماہی لوگون کے سامنے کثرت
سے نلے مجلس مین شور وغل نکرے اور جس مجلس مین ہنسی یا شور وغوغا یا کچھہ اور
خواہش ہو تو وہان سے جلد اوٹھے اور استغفار کرے جہوٹھہ اور گپ کی عادت
ترک کرے بار بار قسم نکہائے بات مسلسل ترک وار کہے جو کوئی اچھی بات کہے اوسکو
بخوبی سنے کسی سے مضحکہ نکرے اور فضول کہانیان نہ کہے عورتون کی طرح بہت زینت
اختیار نکرے اور نہ غلامون کی طرح بری حالت مین رہے سرمہ اور تیل کثرت سے
نہ لگائے حاجتون مین اصرار نکرے بچون کو اتنا نہ ڈراوے کہ تمہارے پاس
آئین اور نہ اتنا شوخ کرے کہ سر پر چڑھ بیٹھین کسی سے جھگڑا نہ کرے لکڑی کے جالے
سے گھر کو پاک رکھے چوکھٹ پر نہ بیٹھے اپنی لونڈی غلامون سے ہنسی نکرے کہ وقار
جاتا رہیگا ہمیشہ عزت کیساتھہ رہے اور نادانون سے احتراز کرے اور جلدی
نکرے اور ہاتھون سے بہت اشارت نکرے اور غصہ کی حالت مین خاموش رہے اور
اگر بادشاہ آپکو اپنا مقرب کرے تو اوس سے ہمیشہ بہت ہی خائف رہے اور اگر
آپسے وہ خوش ہی رہے تو آپ مطمئن نرہے اور اوس سے وہ گفتگو کرے جسکو وہ
اچھی سمجھتا ہو اور اگر وہ آپکے ساتھہ محبت سے پیش آئے تو اوسکے زن فرزند اور
نوکرون کے معاملہ مین دخیل نہو جاے اور جو دوست کہ آپکی علالت مین خبرگیران نہو اوس سے

احتراز کرے کہ وہ درحقیقت دوست نہین ہے اپنی عزت کو اپنے مال سے عزیز رکھے اور سر راہ نہ بیٹھے اور اگر ضرورت کے لحاظ سے بیٹھے تو اوسکے آداب یہ ہین کہ نگاہ نیچے رکھے اور مظلوم کی مدد کرے اور داد خواہ کا ساتھ دے اور کم زور کو سہارا دے بھولے ہوے کو راہ بتاے اور سلام کا جواب دے سائل کو کچھ عطا کرے اچھی باتوں کا امر کرے بُری بات سے منع کرے قبلہ کی جانب یا داہنی جانب تھوکے بلکہ بائین طرف تھوکے پہلے تو امیرون کی ہم نشینی اچھی نہین ہے اور اگر اتفاق سے ہو جائے تو اوسکا ادب یہ ہے کہ غیبت اور جھوٹھ سے اور اونکا عیب ظاہر کرنے سے احتراز کرے اور راز کو مخفی رکھے اور حاجتین کم بیان کرے اور گفتگو مین الفاظ شایستہ اور شستہ بیان کرے اور بادشاہون کے اخلاق کا ذکر کرے اور کم ہنسے اور اون سے بہت خائف رہے اور اونکے سامنے ڈکار نہ لے اور خلال نکرے اور امیرونکو چاہئے کہ ہم نشینونکی ہر ایک بات کا تحمل کرے اور عوام کے پاس نہ بیٹھے اور اونکے ساتھ ہنسی نکرے کہ وقار کم ہوتا ہے اور لطف و احسان سبکے ساتھ کیا کرے کہ امیر کو یہی شایان ہے

فصل سی و سوم آداب ضیافت کے بیان مین

واضح ہو کہ کسی دوست کی ضیافت صدقہ سے افضل ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین چیزون کا بندہ سے حساب نہوگا ایک تو جو کچھ سحر کے وقت کھائیگا دوسرے جس سے روزہ افطار کریگا تیسرے جو کچھ دوستون کیساتھ کھائیگا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ ایک صاع کھانا بھائیون کے ساتھ کھانا مجھے اوس سے زیادہ عزیز ہے ایک غلام آزاد کرون حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ

نے فرمایا ہے کہ جب دوستون اور بہائیون کے ساتھہ دسترخوان پر بیٹھو تو جلدی نکرو اسواسطیکہ اوسقدر زندگی کا حساب نہوگا حدیث شریف مین وارد ہے کہ حقتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہ ای ابن آدم مین بہوکا تہا اور تو نے مجھے کھانا ندیا بندہ عرض کریگا کہ خدایا تو کیونکر بہوکا تہا تو تو تمام عالم کا مالک ہے تجھکو کہانیکی کچہ حاجت نہین ارشاد ہوگا کہ تیرا بہائی بہوکا تہا تو اگر اوسکو کھانا دیتا تو گویا مجھکو دیتا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ جس گھر مین مہمان نہین آتا اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان بہائی کو پیٹ بھر کھانا پانی دیتا ہے حقتعالیٰ اوسکو آتش دوزخ سے سات خندق دور رکھتا ہے ہر ایک خندق مین پانسو برس کی راہ کی مسافت ہوتی ہے اور فرمایا خیرکم من اطعم الطعام یعنے تم مین وہ شخص بہتر ہے جو کھانا دے بزرگون نے فرمایا ہے اگر کوئی مہمان خود آجاسے تو تکلف نکیا جاسے اور تو بلاسے تو جسقدر تکلف تجھ سے ہوسکے کر ضیافت کی بڑی فضیلت ہے اسواسطے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مہماندار نہین اوسمین خیر نہین اور فرمایا ہے کہ مہمان کیواسطے کہ جب تکلف کروگے تو اوسکے ساتھہ دشمنی رکہوگے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ خدا کے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا کے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے خدا اوسکے ساتھہ دشمنی رکھتا ہے جاننا چاہئے کہ جو شخص دعوت کرتا ہے اوسکے واسطے یہ سنت ہے کہ صالحون کے سوا اور کو نہ بلاسے اسواسطے کہ کہانا کہلانا قوت بڑہاتا ہے اور فاسق کو کہانا دنیا اوسکی امداد ہے اور فقیرون کو بلاسے امیرون کو نہ بلاسے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ طعام ولیمہ سب کھانون سے بدتر ہے
جسکے واسطے امیرون کو بلائین فقیرونکو محروم رکھین اور فرمایا کہ تم لوگ دعوت
کرنے مین بہی گناہ کرتے ہو ایسے شخص کو بلاتے ہو جو نہ آئے اور جو آنیوالا ہے
اوسے چہوڑ دیتے ہو اور چاہئے کہ یگانون اور نزدیک کے دوستون کو نہ بہولے
کہ وحشت کا سبب ہوگا دعوت سے فخر اور نام آوری کا ارادہ نکرے اداے
سنت اور فقرا کی راحت رسانی کا خیال کرے جب کسی کی نسبت یہ معلوم ہو کہ
دعوت کا قبول کرنا اوسکو دشوار ہے پس اوسکو نہ بلائے کہ رنج کا باعث ہوگا اور
جو شخص اوسکی دعوت قبول کرنے مین رغبت نکرے اوسکی بہی دعوت نکرے
کہ اگر وہ مان بہی لیگا تو کھانا کراہت سے کھائیگا اور یہ امر سبب خطا کا ہوگا دعوت
قبول کرنیکا پہلا ادب یہ ہے کہ فقیر اور امیر مین کچھہ فرق نکرے فقیر کی دعوت سے
بے پروائی نکرے اسواسطے کہ جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوۃ والثنا فقیرون
کی دعوت قبول فرماتے تھے حضرت امام حسن علیہ السلام کا گذر ایک محتاج قوم کے
طرف ہوا وہ لوگ روٹی کے ٹکڑے کہا رہے تھے عرض کیئے کہ ای فرزند رسول
آپ بہی ہمارے شریک ہون آپ سواری سے اوتر کر اون کے ساتھہ شریک ہو گئے
اور فرمایا حقتعالی تکبر کرنیوالون کو دوست نہین رکھتا ہے جب نوش فرما چکے تو
اون لوگون سے ارشاد فرمایا کہ کل تم میری دعوت قبول کرو دوسرے دن اون کے
واسطے عمدہ عمدہ کھانا پکوایا اور اونکے سامنے بیٹھہ کے نوش فرمایا دوسرا ادب
یہ ہے کہ اگر جانتا ہے کہ میزبان مجھہ پر احسان جتائیگا اور رسمی میزبانی جانیگا تو
اوس سے لطائف الحیل کر دے اور دعوت نہ قبول کرے بلکہ میزبان کو چاہئے کہ

میہمان سے کے قبول کرنیکو اپنے واسطے موجب فضیلت جانے اور اوسکا احسان
مانے علی ہذا القیاس اگر جانتا ہے کہ اوسکے کھانے مین شبہہ ہے یا وہان کا انداز
برا ہے مثلاً اوس جگہہ فرش اطلسی ہے یا دیوار اور چھت مین جانورونکی تصویر ہے
یا اگر سماع مزامیر ہے یا کوئی مسخراپن کرتا ہے یا فحش بکتا ہے یا جوان عورتین
مردونکو دیکھنے آتی ہین یہ سب بری باتین ہین ایسی جگہہ جانا نچاہئے اسیطرح اگر میزبان
بدعتی یا ظالم یا فاسق ہو یا ضیافت سے لاف زنی اور فخر اوسکا مقصود ہو تو اوسکی
دعوت نہ قبول کرے اگر دعوت قبول کی اور وہان کوئی بری بات دیکھی اور منع
نہین کر سکتا ہے تو وہان سے علیحدہ ہونا واجب ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ راہ
دور ہونیکے سبب سے دعوت رد نکرے بلکہ عادت کے موافق جتنی راہ چلنے کی برداشت
ہے اوسکا تحمل ہوجائیگا توریت مین ہے کہ بیمار پرسی کیواسطے ایک میل جا اور جنازہ
کے ساتھ دو میل جا اور مہمان کیلیئے تین میل جا اور دینی بھائی کی ملاقات کو چار میل جا
چوتھا ادب یہ ہے کہ روزہ کے سبب سے دعوت رد نکرے اگر میزبانکی خوشی ہو تو
خوشبو اور اچھی باتون پر قناعت کرے کہ روزہ دار کی میزبانی یہی ہے اگر وہ رنجیدہ
ہو تو روزہ افطار کرے بشرطیکہ وہ نفل روزہ ہو کہ مسلمان کا دل خوش کرنے کا
ثواب نفل روزہ سے افضل ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر جو
میزبانکی رضامندی کیواسطے روزہ نہ افطار کرے اعتراض کیا ہے اور فرمایا کہ تیرا
بھائی تو تکلف کرے اور تو کہے کہ مین روزہ دار ہون پانچوان ادب یہ ہے
کہ پیٹ کی خواہش کے واسطے دعوت نہ قبول کرے کہ یہ جانورونکا کام
ہے بلکہ اتباع سنت نبوی کی نیت کرے اور گناہ سے بچنے کی نیت کرے جو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دعوت قبول نکریگا وہ خدا اور رسول
کا گنہگار ہوگا اسی سبب علما کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ دعوت قبول کرنا واجب
ہے چھٹا ادب یہ ہے کہ دعوت قبول کرنے مین مسلمان بھائی کے اعزاز و اکرام
کی نیت کرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے مسلمان کو خوش کیا اوسنے خدا
کو خوش کیا اور ملاقات میزبانکی نیت کرے اسواسطے کہ برادران دینی کی ملاقات منجملہ
تقربات ہے اور اپنے آپکو تہمت سے بچانیکی نیت کرے تاکہ یہ نکہین کہ فلان
شخص بدخوئی اور تکبر کی وجہ سے نہ آیا دعوت مین جانیکی یہ چھہ نیتین ہین ہر ایک
نیت کے عوض مین ثواب حاصل ہوگا اور ایسی ہی نیتون کے بدولت مباح چیزین
باعث قرب خدا ہو جاتی ہین بزرگان دین نے کوشش کی ہے کہ حرکات و سکنات
مین ایسی نیت ہو جسکو دین سے مناسبت ہو تاکہ کوئی دم ضایع نجاسے حاضر ہونیکے
آداب یہ ہین کہ میزبان کو منتظر رکھے جانے مین جلدی کرے اچھی جگہہ نہ بیٹھے
جہان میزبان کہے وہان بیٹھے اگر اور مہمان بمقام صدر مین اوسے بٹھالین تو
فروتنی کرے عورتون کے حجرہ کے برابر نہ بیٹھے جہان سے کھانا آتے ہین
اودھر بہت نہ دیکھے جب بیٹھے تو جو شخص قریب تر ہے اوسکی مزاج پرسی کرے
اگر کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو نرمی سے منع کرے اگر اوس امر کو منع نکر سکے تو وہان
سے اوٹھہ جاے حضرت امام احمد حنبل نے فرمایا ہے کہ اگر چاندیکی سرمہ دانی بھی
دیکھے تو چاہیے کہ اوٹھہ کھڑا ہو اگر مہمان شب باش ہونا چاہے تو میزبان کا ادب
یہ ہے کہ قبلہ کا رخ اور طہارت کی جگہہ اوسکو بتادے کھانا رکھنے کے آداب یہ ہین کہ
جلدی کرے یہ امر مہمان کے اکرام سے ہے تاکہ مہمان کو کھانیکا انتظار نہو اگر بہت

لوگ آچلے اور ایک باقی ہو تو حاضرین کی رعایت اولی تر ہے مگر جبکہ کسی فقیر کا
انتظار ہو اور یہ بھی خیال ہو کہ اوسکا انتظار نکرنیسے وہ شکستہ دل ہوجائیگا تو اوسکی
خوشی خاطر کی نیت سے تاخیر بہتر ہے حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جلدی
شیطان کا کام ہے مگر پانچ چیز دن مین جلدی چاہیے مہمان کو کھانا کھلانے مین
مردے کی تجہیز مین لڑکیون کے نکاح مین قرض کے ادا کرنے مین گناہون سے
توبہ کرنے مین اور دعوت ولیمہ مین جلدی کرنا سنت ہے دوسرا ادب یہ ہے
کہ میوہ کھانے سے پہلے لاوے اور دسترخوان کو ترکاری سے خالی نرکھے اسواسطے کہ حدیث
شریف مین ہے کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملایک حاضر ہوتے ہین
اور اچھا کھانا آگے رکھنا چاہیے تاکہ اوس سے آسودہ ہوجائین بہت کھانے
والونکی یہ عادت ہے کہ ثقیل غذا آگے رکھتے ہین یہ مکروہ ہے اور بعضون کی یہ عادت
ہے کہ ایکبارگی سب طرح کے کھانے رکھدیتے ہین تاکہ جسکا جی چاہے کھائے
جب طرح طرح کی چیزین رکھیں تو جلدی نہ اوٹھائے اسواسطے کہ شاید کوئی ایسا ہو کہ
ہنوز آسودہ نہوا ہو تیسرا ادب یہ ہے کہ تھوڑا کھانا نرکھے کہ اسمین بیمروتی ہے
اور حد سے زیادہ بھی نرکھے کہ اوسمین تکبر ہے مگر اس نیت سے زیادہ کھانا رکھنا
مضایقہ نہین کہ جو کچھ بڑھ جائیگا اوسکا حساب نہوگا حضرت ابراہیم ادہم نے بہت سا
کھانا رکھا حضرت سفیان ثوری نے اون سے کہا کہ کیا تمھین اسراف کا خوف نہین
ہے اونہون نے جواب دیا کہ ضیافت کے کھانے مین اسراف ہوتا ہی نہین اور چاہیے کہ
اپنے اہل وعیال کا حصہ پہلے نکال لے تاکہ اونکی نظر دسترخوان پر پڑے اسواسطے کہ جب
پہلے نرکھیگا تو وہ مہمان کا شکوہ کرینگے اس امر مین مہمان کے ساتھ خیانت ہوتی ہے

اور یہ امر درست نہین ہے کہ مہمان کا کھانا باندہکر لیجاسے جب یہ بات معلوم ہو کہ میزبان
اس فعل سے راضی ہے یا اوسنے اجازت دی ہے تو کھانا باندہ لیجانا درست ہے
بشرطیکہ اپنے ہم پیالہ پر ظلم نکرے اسلئے کہ اگر زیادہ لیجائیگا تو حرام ہو جائیگا یا اگر
میزبانکی مرضی نہو تو بہی حرام ہے اسمین اور چوری کے لیجانیمین کچہہ فرق نہین اور جو کچہہ شخص
ہم پیالہ شرم سے چہوڑدے خوشی خاطر سے نہین وہ بہی حرام ہے ضیافت خانہ
سے باہر آنیکے آداب یہ ہین کہ اجازت سے نکلے اور میزبان کو چاہئے کہ اپنے گہر کے
دروازہ تک مہمان کے ساتھہ آئے اسلئے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ
ایسا ہی کرتے تھے اور چاہئے کہ میزبان اچہی بات کہے اور کشادہ پیشانی سے
رہے اگر مہمان اوسکے قصور دیکھے تو معاف کرے حسن خلق سے چہپائے کہ حسن
خلق بہتر ہے حکایت ہے کہ ایک شخص نے لوگونکی دعوت کی اوسکا بیٹا باپکے
بے اطلاع حضرت جنید قدس سرہ کو بہی بلا لایا آپ جب اوسکے گہر کے دروازہ پر
پہونچے اوسکے باپنے اندر نہ جانے دیا آپ پہر آئے لڑکا پہر دوبارہ بلا کے آیا
آپ تشریف لیگئے پہر اوسکے باپنے اندر جانے دیا آپ پہر آئے اسطرح چار بار
حضرت قدس سرہ تشریف لائے تاکہ اوس لڑکے کا دل خوش ہو اور ہر بار پلٹ گئے
تاکہ اوسکے باپ کا دل خوش ہو حالانکہ آپ اس سے فارغ تہے اور رد و قبول میں اپکو عزت ذلت

فصل سی و چہارم آداب نکاح کے بیان مین

واضح ہو کہ کھانا کھانیکی طرح نکاح کرنا بہی امر دین ہے اسواسطے کہ زندگی بے
کھانے پینیکے محال ہے اسطرح جنس اور نسل آدمی کے بقا کی بہی حاجت ہے اور
یہ بے نکاح کے ممکن نہین ہے تو نکاح اصل وجود کا سبب اور طعام بقاء وجود کا سبب ہے

حق تعالی عز شانہ اسیواسطے نکاح کو مباح کیا ہے شہوت کیواسطے نہین بلکہ شہوت
کو بھی اسیواسطے پیدا کیا ہے تاکہ مقتضی ہو اور خلق سے نکاح کراسے اور راہ دین
پر چلنے والے پیدا ہون اور راہ دین پر چلین اسواسطے کہ خالق نے تمام خلق کو دین ہی
کیلئے پیدا کیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
یعنے نہین پیدا کیا مین نے جن اور انسان کو مگر واسطے عبادت کے اور آدمی جتنے زیادہ
ہوتے ہین حضرت ربوبیت کے بندے بڑھتے ہین اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زیادہ ہوتی ہے اسیواسطے قرآن شریف مین آیہ کریمہ وانکحوا
الایامی منکم یعنے اور بیاہ دو رانڈون کو اپنے ارشاد ہوا ہے جو مفید وجوب ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی
فقد رغب عنی یعنے نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا اوسنے
مجھسے اعراض کیا اور فرمایا کہ نکاح کرو تاکہ مخلوق زیادہ ہو کہ مین قیامت کے دن تمہارے
سبب سے اور پیغمبرونکی امت پر فخر کرون حتی کہ اوس لڑکے کے سبب سے بھی فخر کرون جو اپنی
مان کے پیٹ سے گر گیا ہے تو جو شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ اولاد بڑھے اور خدا کی
بندگی کرے اوسکو بڑا ثواب ہے علما کا ایک گروہ قایل ہوا ہے کہ نکاح کرنا نوافل
عبادت مین مشغول ہونیسے بہتر ہے نکاح کے فوائد اور آفتون اور شرطون کا بیان
کیمیاء سعادت مین شرح مذکور ہے اس رسالہ مین صرف وہ آداب ذکر کئے جاتے ہین
جو نکاح سے متعلق ہین نکاح مین پندرہ آداب کا لحاظ رکھنا ضرور ہے پہلا ادب یہ ہے
کہ عورت کے ولی سے پیشتر پیام کیا چاہئے لیکن اگر عورت عدت مین ہو تو پیام نہ کیا چاہئے
بلکہ اس صورت مین بعد عدت گذرنیکے پیام کرے اسیطرح اگر دوسرے شخص نے اوس

عورت کے ساتھہ پیام کیا ہو تو خود پیام نکرے کہ اسمین حدیث شریف مین ممانعت
آئی ہے دوسرا ادب یہ ہے کہ نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب وقبول کے ساتھ
حمد و نعت ہو مثلا ولی عقد یون کہے الحمد للہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ
مین نے اپنی فلان لڑکی کا نکاح تجھسے کیا اور شوہر کہے کہ الحمد للہ والصلوة والسلام
علی رسول اللہ مین نے اوسکا نکاح اس مہر کے عوض قبول کیا اور مہر معین ٹھہرا ہونا
چاہیئے اور حمد و نعت خطبہ کے پیشتر بھی مستحب ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ شوہر کا حال
منکوحہ کے گوش گذار کر دینا چاہیئے گو کنواری ہو کیونکہ یہ امر موافقت اور آپسکی الفت
کیلئے زیادہ مناسب ہے اور اسی وجہ سے نکاح سے پیشتر زوجہ کا دیکھ لینا بھی مستحب ہے
چوتھا ادب یہ ہے کہ دو گواہون کے سوا جو کہ عقد کیلئے شرط ہین اور کچھہ نیک بندے
بھی مجلس نکاح مین شریک کئے جائین پانچوان ادب یہ ہے کہ نکاح سے یہ نیت کرے
کہ سنت کی بجا آوری اولاد کا حاصل کرنا منظور ہے صرف خواہش نفس ملحوظ نہو ورنہ یہ
نکاح دنیا کے کامون مین متصور ہوگا اور خواہش نفس کا ہونا کچھہ اوسکا مانع بھی نہین اکثر امر
حق خواہش نفس کے مطابق ہو جاتا ہے حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہین کہ جب کوئی
امر حق خواہش نفس کے مطابق پڑے تو ایسا ہے کہ جیسے شکر بادام و دودھ مستحب یہ ہے کہ
نکاح مسجد مین اور ماہ شوال مین کیا جاوے حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عقد بھی شوال مین کیا اور ہم بستری بھی ماہ
شوال مین ہوئی اور مستحب ہے کہ جب عقد سے فراغت ہو تو شوہر کو مبارکباد دیجاوے اور
جو شخص کہ اوسکے پاس آئے یون کہے بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما
فی خیر یعنے خدا تمکو مبارک کرے اور تجھپر برکت کرے اور تم دونون کا خیر کے ساتھ

اتفاق کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کیلئے ارشاد فرمایا ہے اور نکاح کا ظاہر کرنا مستحب ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف یعنے اس نکاح کو اعلان کرو اور اوسکو مسجد و میں کیا کرو اور اوسپر دف بجاؤ فائدہ دف بجانا اور اوس سے اعلان نکاح اور خوشی کرنا سنت ہے اسواسطے کہ روی زمین پر آدمی سب مخلوق سے زیادہ عزت دار ہے اور نکاح اوسکی پیدایش کا سبب ہوتا ہے تو یہ خوشی بجا ہے اور ایسے وقت سماع اور دف سنت ہے ربیع بنت مسعود سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جس رات میں عروس ہوئی اوسکے دوسرے روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کنیزکیں دف بجا بجا کر گا رہی تھیں جب آپکو دیکھا تو اشعار میں آپکی تعریف کرنے لگیں آپنے فرمایا کہ تم جو پہلے کہتی تھیں وہی کہو اپنے آبا کی اسواسطے کہ اپنے آبا کی تعریف عمدہ بات ہے بیہودہ باتوں سے کہ سماع اسکے ساتھ نہ ہو جائز نہیں چھٹا ادب یہ ہے کہ ولیمہ کرے اور یہ سنت موکدہ ہے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اولم ولو بشاۃ یعنے دعوت ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری ہو اور جسکو بکری ذبح کرنیکی قدرت نہو وہ جو کچھ چیز دوستوں کے سامنے رکھیگا وہی ولیمہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المومنین حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو خرمے اور جو کے ستو سے دعوت ولیمہ کی تو جسقدر ممکن ہو تعظیم نکاح کیواسطے اوسقدر کرے اگر تاخیر ہو تو ایکہفتہ سے زیادہ نہ گذرنے پائے ساتواں ادب یہ ہے کہ شوہر زوجہ سے مقاربت کرنا چاہے تو قبلہ کی طرف سے منھ پھیرلے اور یوں کہے بسم اللہ العلی العظیم اللہ اکبر اور اگر قل ہو اللہ

پڑھ لے تو بہتر ہے اور کہے اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا
یعنے ای اللہ دور رکھ مجھے شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس چیز سے جو تو نے
مجھے نصیب کیا کی حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھیگا اوسکو جو فرزند پیدا ہوگا
وہ شیطان سے محفوظ رہیگا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ او حضرت ابو ہریرہ اور حضرت
معاویہ رضی اللہ تعالی عنہم نے روایت کی ہے کہ پہلی اور پندرہوین اور مہینے کی آخر شبکو
مقاربت مکروہ ہے کہ ان راتون مین بوقت مقاربت شیطان حاضر ہوتے ہین اگر
حالت نجاست مین سونا چاہے تو وضو کر لینا چاہئے اگرچہ نجس رہیگا لیکن سنت یہی ہے
اور غسل سے پہلے بال نہ منڈوائے ناخن نہ کٹوائے تا کہ نجاست کی حالت مین
بال اور ناخن اوس سے جدا نہوں آٹھوان ادب یہ ہے کہ عورتون کے ساتھ نیک خو
رہیں اسکی یہ معنی نہین ہین کہ اونکو رنج نہ دین بلکہ یہ مراد ہے کہ اونکا رنج سہین اونکی
ناشکری کے حال پر صبر کرین حدیث شریف مین آیا ہے کہ عورتون کو ضعف اور
ستر سے پیدا کیا ہے اونکے ضعف کا علاج خاموشی ہے اور اونکے ستر کی تدبیر یہ ہے
کہ اونکو گھر مین رکھین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی زوجہ کی بدخلقی
پر صبر کریگا اوسکو اتنا ثواب ملیگا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو اونکی مصیبت پر
ملیگا لوگون نے سنا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف کیوقت آہستہ آہستہ یہ
تین باتین فرماتے تھے نماز پڑھا کرو اور اللہ کے بندون کے ساتھ بھلائی کیا کرو عورتون کے
مقدمہ مین اللہ ہی اللہ ہے یہ تمھارے قیدی ہین اونکے ساتھ اچھی طرح نباہ کرو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے غصہ پر تحمل فرماتے تھے ایکدن حضرت عمر رضی
اللہ تعالی عنہ کی بی بی نے غصہ سے اونکو جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ

بد زبان تو جواب دیتی ہے وہ بولین ہان جناب سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا تم سے
افضل ہین آپکی ازواج مطہرات آپکو جواب دیتی ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ اگر ایسا ہے تو حفصہ پر افسوس ہے کہ خاکسار ہوا پھر آئے بی بی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تہین ٹہکہ کہنے لگے کہ خبردار رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو جواب دیا نکرو اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا خیال نکرنا کہ رسول
مقبول انہین دوست رکھتے ہین اور اونکی نازبرداری کرتے ہین رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی یعنی تم مین
وہ بہتر ہے جو اپنی جورو سے بہتر ہے اور مین اپنی بی بی کے ساتھ تم سب سے بہتر ہون
ہون اور سبب یہ ہے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ مزاح اور کھیل کرے اوس سے زیادہ کار خیر
اپنی عورت کے ساتھ موافقت رکھے اسلئے کہ کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ
اتنی خوش طبعی نکرتا تہا جتنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حتی کہ بی بی
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے کہ دیکھین کون آگے نکلجاتا ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے نکل گئے دوبارہ دوڑنیکا اتفاق ہوا حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے نکل گئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پہلے کا بدلہ
ہوگیا یعنی اب ہم تم برابر ہوگئے ایکدن حبشیونکی آواز سنی کہ کھیلتے ہین اور کودتے ہین
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تم دیکھنا چاہتی ہو وہ بولین
کہ ہان آپ نزدیک تشریف لاکے اور ہاتھ پھیلایا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے
بازو پر ٹہوڑی رکہکر دیر تک دیکھا کین آپنے فرمایا کہ یا عائشہ ابہی بس نکروگے وہ چپ ہو رہین
تین بار آپنے فرمایا تب اونہون نے بس کیا واضح ہو کہ اوس وقت تک غیر محرم پر نظر

ڈالنے کی ممانعت نہ آئی تھی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوصف سختی اور
تیزی کے کہ ہر کام میں رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ مرد اپنی اہلیہ کے ساتھ لڑکوں کی طرح رہے
اور خانہ داری کی باتوں میں مردانہ وار رہے بزرگوں نے کہا ہے کہ مرد کو چاہئے کہ جب گھر
میں آوے تو خندان آوے جب باہر جاوے چپ جاوے جو کچھ پاوے کھا لے جو نہ پاوے نہ
پوچھے وسعت اون اوب یہ ہے کہ مزاح اور کھیل اس درجہ نہ کرنا ہے کہ اوسکا ڈر جاتا رہے
اور بے جا کاموں میں عورتوں کیساتھ موافقت نکرے بلکہ جب کوئی کام آدمیت اور شریعت
کے خلاف دیکھے تو تنبیہ کرے کیونکہ اگر طرح دیگا تو اونکا تابعدار ہو جائیگا اور حق تعالیٰ نے فرمایا
الرجال قوامون علی النساء یعنے مرد کو عورتوں پر ہمیشہ غالب رہنا چاہئے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعس عبد الزوجۃ یعنے زوجہ کا غلام بدبخت ہے سو اسلئے
زوجہ کو چاہئے کہ اوسکو مرد کی لونڈی بنی رہے اور بزرگوں نے کہا ہے کہ عورتوں سے مشورہ
کرو لیکن اونکے کہنے کے خلاف کرو حقیقت میں عورتوں کی ذات نفس سرکش کے مانند ہے
اگر ذرہ بھی مرد انکو انکے حال پر چھوڑیگا تو ہاتھ سے جاتی رہینگی اور حد سے گذر جائینگی
اور تدارک مشکل ہو جائیگا غرضیکہ عورتوں میں ایک طرح کا ضعف بھی ہے اوسکا علاج
سیاست اور سختی ہے مرد کو چاہئے کہ طبیب حاذق کی طرح رہے ہر امر کا علاج غور
کرے لیکن چاہئے کہ صبر و تحمل زیادہ رہے سو اسلئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت
پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر سیدھا کرنا چاہیگا تو ٹوٹ جائیگی کج رہیگی ہیوان اوب یہ ہے
کہ جہانتک ہو سکے غیرت کے باتوں میں اعتدال نہ چھوڑے جو چیز بلا اور آفت کی بات ہو اوس
عورتکو منع کرے اور حتی الامکان باہر نکلنے دے چھت اور دروازہ پر جانے دے تا
کہ وہ نامحرم مرد کو اور نامحرم مرد اوسکو نہ دیکھے اور کھڑکی یا چھید سے مردوں کا تماشا دیکھنے کو

اجازت نہ دے کہ تمام آفتین آنکھ سے پیدا ہوتی ہین عورت کے تماشا دیکھنے کو تھوڑا
امر نہ جانے اور بے سبب اس سے بدگمان ہونا اور اوسکی ہجو کرنا اور حد سے زیادہ اوس سے
شرم و غیرت کرنا چاہئے ہر امر کا بھید دریافت کرنے مین اصرار نکرے اکثر جناب سرور
کائنات علیہ افضل الصلوۃ شام کے قریب سفر سے پھر آئے اور فرمایا کہ آجکی رات
کوئی شخص اپنے گھر مین یکایک نہ جائے کل تک یہین ٹھہرو دو شخصون نے عدول حکمی کی
دونون نے اپنے اپنے گھر مین برا کام دیکھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے
کہ عورتون کے باب مین حد سے زیادہ غیرت نرکھو کہ یہ امر لوگونکو معلوم ہوگا تو طعنہ زنی کرینگے بڑی
حمیت یہ ہے کہ نامحرم کی عورت کی نظر نپڑنے دے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ عورتون کے حق مین کیا امر بہتر ہے حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا یہ بہتر ہے کہ نامحرم مرد اونکو نہ دیکھے اور کسی غیر مرد
کو وہ نہ دیکھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند آئی حضرت بی بی کو گلے لگا کر فرمایا البضعة
منی یعنے تو میری جگر پارہ ہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی عورت کو دیکھا
دریچہ سے جھانکتی ہے اوسے مارا اور دیکھا کہ سیب سے ایک ٹکڑا خود کھایا اور ایک ٹکڑا
غلام کو دیا اوسپر بھی مارا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ عورتون کو اچھے کپڑے
نہ پہناؤ تاکہ وہ گھر مین بیٹھین سو اسطے کہ جب اچھے کپڑے پہنینگے باہر جانیکی آرزو پیدا ہوگی
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عورتون کو اجازت تھی کہ مسجد مین جائین اور پچھلی صف
مین بیٹھین صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے اپنے وقت مین منع فرمایا حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے کہ انکی
عورتین کس صفت پر ہین تو مسجد مین نہ آنے دیتے اب مسجد مین اور مجلس مین جانے سے اور مردونکو

دیکھنے ... شرع کو بہت ہی ضرورت ہے کہ بیوی ... اچہا اور اوسکو سکہانا چاہیے تو ...
نہیں یا آگہ عورتون کے حق مین مجلس اور نظارہ کے آفت پیدا ہوتی ہے جہان کہیں فتنہ کا
ڈر ہو وہان جانے کو جانے دینا درست نہیں ہے ایکبار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
دولتخانہ مین آیا حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ایک عورت ...
بیٹھی تہین اوسنہین دیکہا کیا اندھا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اندھا ہے
تم بہی کیا اندھی ہو بارہوان ادب یہ ہے کہ عورت کا نفقہ اچھی طرح ... تنگی نکرے
اور اسراف بہی نکرے اور سمجھے کہ زوجہ کو نفقہ دینیکا ثواب خیرات کے ثواب سے زیادہ ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے ایک دینار جہاد مین صرف کیا ایک دینار کا
غلام مول لیکر آزاد کیا ایک دینار کسی مسکین کو دیا اور ایک دینار اپنی زوجہ کو دیا تو یہ دینار ثواب
مین سب سے افضل ہے اور چاہیے کہ مرد کوئی اچھا کھانا اکیلا نہ کھاے اگر کہاتا ہے
چھپا سے تو جو کھانا نہیں پکو سکتا ہے اوسکی تعریف عورتون کے سامنے نکرے اور مہینے
کہاتا ہے بعضے مہینہ مین ایکبار حلوا پکاے یا مٹھائی بناے دفعتاً شیرینی چھوڑ دینا بیری
ہے اگر کوئی مہمان نہو تو اپنی زوجہ کے ساتھ کہاے اسواسطے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اون گہر والون پر جو باہم ملکر کہانا کہاتے ہین حقتعالیٰ رحمت بہیجتا ہے
اور ملایک دعاے مغفرت کرتے ہین اصل یہ ہے کہ جو کچھ نفقہ دے حلال کی کمائی سے
پیدا کرکے دے کیونکہ گہر والونکو حرام کے مال سے پرورش کرنا بڑی خیانت اور
ظلم کا سبب ہے تیرہوان ادب یہ ہے کہ علم دین جو نماز اور طہارت وغیرہ مین کام
آتا ہے عورتون کو سکہاے اگر نہ سکہائیگا تو باہر جاکر عالم سے پوچہنا عورت پر واجب
اور فرض ہے اور اگر شوہر نے اوسے سکہا دیا ہے تو اوسکے بے اجازت باہر جانا اوسکی

پڑہنا درست نہین اگر اوسکو دین سکہانیمین قصور کریگا تو مرد خود گنہگار ہوگا اسواسطے کہ
حقتعالی نے فرمایا ہے قوا انفسکم واہلیکم نارا یعنے اپنے آپکو اور اپنے
گہر والون کو دوزخ سے بچاؤ چودہوان ادب سکلہ یہ ہے کہ اگر دو عورتین رکہتا ہے تو اونکے
درمیان برابر رعایت رکہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی ایک زوجہ کے
طرف مائل رہیگا قیامت کے دن اوسکا آدہا بدن تیڑہا ہوجائیگا عطیہ دینے اور شب
باشی مین دونونکی برابری کا لحاظ رکہے لیکن دلی محبت مین برابری واجب نہین کیونکہ یہ امر اپنے
اختیار مین نہین ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب ایک ایک بی بی کے
پاس رہتے تہے اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو سب سے زیادہ
پیار کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ یا اللہ جو امر میرے اختیار مین ہے مین اوسمین کوشش
کرتا ہون لیکن دل میرے اختیار مین نہین ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے سیر ہوجاے تو چاہیے
کہ اوسکو طلاق دیدے قید مین نرکہے سو اسلیے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت بی بی سودہ رضی اللہ تعالی عنہا کو طلاق دینا چاہا اونہون نے عرض کیا کہ مین نے
اپنی باری حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دی ہے آپ مجہے طلاق
نہ دیجیے تاکہ قیامت کے دن آپکی ازواج طاہرات مین میرا حشر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکی عرض قبول فرمائی اور اونہین طلاق نہ دی دو شب حضرت بی بی عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس اور ایک ایک شب اور بی بیون کے پاس رہتے
تہے پندرہوان ادب سکلہ یہ ہے کہ اگر زوجہ خاوند کی اطاعت نہ کرے تو خاوند اوسکو نرمی
وصبر سے طاعت کراوے اگر تابعداری نہ کرے تو خاوند غصہ کرے اور سونیکے وقت
اوسکی طرف پشت کرکے سوئے اگر اسپر بہی مطیع نہو تو تین راتین اوس سے علیحدہ سوے

اگر یہ امر بھی مفید نہو تو اوسے مارے مگر منہہ پر نہ مارے اور ایسے زور سے نہ مارے
کہ زخمی ہو جاوے اگر نماز یاد دین کے اور کسی کام مین قصور کرے تو مہینا بہر تک اوس سے
خفا رہے اسواسطے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات ایک مہینا کامل
بی بیون سے خفا رہے تھے واضح ہو کہ زوجہ پر شوہر کا بڑا حق ہے اسواسطے کہ زوجہ در
حقیقت خاوند کی لونڈی ہے حدیث شریف مین ہے کہ اگر خدا کے سوا اور کو سجدہ
کرنا درست ہوتا تو عورتون کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین زوجہ پر
جو خاوند کے حقوق ہین اون مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ زوجہ گہر مین بیٹہے خاوند کے بے حکم
باہر نجاوے دریچہ مین اور چہت پر نہ آوے پڑوسیون سے دوستی اور باتین بہت نکرے اور
بلا ضرورت اونکے گہر نجاوے اور اپنے خاوند کی بہلائی کے سوا اور کچھہ نہ سوچے
اوسمین اور خاوند مین جو بے تکلفی ہوتی ہے کسی سے نہ کہے ہر کام مین خاوند کی مصلحت
اور خوشی کی طمع رکھے خاوند کے مال مین خیانت نکرے خاوند پر مہربانی رکھے جب اوس
خاوند کا کوئی دوست دروازہ کہٹکہٹاوے تو اسطرح جواب دے کہ وہ اوسکو نہ پہچانے کیونکہ
صاحبخانہ کی عورت بولتی ہے خاوند کے دوستون سے پردہ کرے تا کہ وہ اوسکو
نہ پہچانین جو کچہہ میسر ہو اوسپر خاوند کے ساتہہ زیادہ طلبی نکرے خاوند کا حق اپنے عزیزون سے
زیادہ سمجہے اپنے آپکو ہمیشہ صاف ستہرا رکہے جو کام اپنے ہاتہہ سے کرسکتی ہے کرے خاوند
کے سامنے اپنے حسن و جمال پر فخر نکرے خاوند کے احسان کی ناشکری نکرے یہ نہ کہے کہ
تو نے میرے ساتہہ کیا سلوک کیا ہر وقت خرید و فروخت اور طلاق کا سوال نہ کرے جب
نکرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے دوزخ مین نگاہ کی تو بہت سی
عورتون کو دیکہا اسکا سبب پوچہا معلوم ہوا کہ اپنے خاوندون پر طعن کرتی ہین و ناشکری کرتی

اونکا یہ حال ہے خدا تعالی عورتون کو نیک توفیق ہووے

فصل سی و پنجم آداب طلاق کے بیان مین

واضح ہو کہ طلاق ابغض مباحات ہے یعنی مباح چیزون سے خدا تعالی کے
نزدیک اس سے زیادہ بری اور کوئی چیز نہین کیونکہ طلاق کا لفظ زبان پر لانا عورت کو
رنج عظیم ہوتا ہے اور اسکو رنج دینا کیونکر درست ہوگا بجز اسکے کہ کوئی ضرورت ہو
یا ضرورت مرد کی جانب سے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے قال الله تعالی فان اطعنکم فلا تبغوا علیہن
سبیلا یعنے اطاعت کی تمہاری پس نہ ڈھونڈو اونپر کوئی راہ اونکی تلاش کرو حضرت معاذ بن جبل
رضی الله تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی الله
علیہ وسلم نے کہ ای معاذ نہین پیدا کیا الله تعالی نے کسی چیز کو روی زمین پر زیادہ
بہت پیاری ہو اوسکو آزاد کرنے سے یعنی بردہ کا آزاد کرنا الله تعالی کو بہت پسند ہے
اور نہین پیدا کیا الله تعالی نے کسی چیز کو روی زمین پر طلاق چیزون کی نسبت بری
نزدیک طلاق دینے سے اگر کوئی عورت بدخوئی کرے تو صبر کرے
جو شوہر آخرت مین لیکن ایسا نہ ہو کہ عورتکو پھر اگر عورت مطیع ہو جاوے
معاف کرے اسلئے کہ بغیر ضرورت شدید کے مرد کا طلاق دینا یا عورت کا طلاق چاہنا حرام
ہے لیکن جب عورت اپنے خاوند کو ایذا دیوے یا اوسکے گھر والون کو برا کہے تو وہ خطاوار
ہے اور اسیطرح جبکہ بدخلق اور بیہودہ ہو جیسا کہ فرمان قرآن ہو حضرت ابن مسعود رضی الله تعالی عنہ
اس آیت کی تفسیر مین ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشة مبینة اور وہ کہا
نہ نکلین مگر جو کرے صریح بے حیائی ارشاد فرماتے ہین کہ جب عورت اپنے شوہر کے گھر
والونکو برا کہے اور شوہر کو ایذا دے تو اوسکی یہ حرکت فاحشہ ہے اور اگر ایذا دینا شوہر کی جانب

سے ہو تو مناسب ہے کہ کچھ مال اوسکو دیکر اپنی گردن چھوڑا دے اور مرد کو مکروہ ہے کہ جسقدر عورتکو دیا ہے اوس سے زیادہ لے کیونکہ زیادہ لینیکی صورتمین عورتکو تنگ کرنا اور زیر بار کرنا ہوگا اور عورت کیجانب سے مال دیا جانا اس آیت مین مذکور ہے فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ پس اگر عورت بلا وجہ طلاق کی درخواست کرے تو وہ گنہگار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین انما امراۃ سالت زوجہا طلاقہا من غیر ما باس لم یرح رایحۃ الجنۃ اور ایک حدیث مین ارشاد ہے المختلعات ھن المنافقات یعنے خلع کرنیوالی عورتین یہی منافق عورتین ہین اور فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہان ہو بدون کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو نہ سونگہیگی اور مرد کو بھی لازم ہے کہ حتی الامکان طلاق دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اسلئے کہ بیان کیا ہے مین اللہ کے نزدیک اس سے بڑھکر کوئی ناپسند چیز نہین پس طلاق کے مقدمہ مین نہایت احتیاط کیجائے اسلئے کہ یہ ہنسی سے بھی واقع ہو جاتا ہے اور نیت کے ساتھ اشارے سے بھی پڑ جاتا ہے اسیطرح اگر کسیکو اپنے طرف سے طلاق کا مختار کر دے اور وہ بدون اسکے اطلاع کے اسکی عورتکو طلاق دیدے یا اپنی بی بی کو طلاق کا اختیار دیدے اور وہ خود طلاق کو اختیار کر لے تو ان صورتونمین طلاق واقع ہو جائیگا اور اگر شوہر کا باپ اوس عورتکو برا سمجھے تو شوہر کو چاہیئے کہ اوس عورتکو طلاق دے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ میرے نکاح مین ایک عورت تہی جس سے مجھکو محبت تہی اور حضرت عمر اوسکو ناپسند کرتے تھے اور مجھکو فرماتے تھے کہ اوسکو طلاق دیدو مین نے اسباب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رجوع کیا تو آپنے ارشاد فرمایا کہ ای ابن عمر اپنی بی بی کو طلاق دیدے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپکا حق مقدم ہے اور جب کسی شخص کو

طلاق دینیکی ضرورت پیش آئے تو چاہئے کہ سنت کے موافق طلاق دے اور اسمین
چار ادب نگاہ رکھے پہلا ادب یہ ہے کہ طلاق عورتکو ایسے طہر مین دے کہ اوسمین اوس سے
صحبت نکی ہو اسلئے کہ حیض مین یا ایسے طہر مین جسمین صحبت کر لی ہو طلاق کا دینا بدعت
اور حرام ہے اگرچہ طلاق واقع ہو جاتا ہے لیکن اسصورتمین عورتکی عدت بڑی ہو جاتی
ہے پس اگر ایسی طرح طلاق دیدے تو چاہئے کہ اوس سے رجوع کرے چنانچہ حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اپنی بی بی کو حیض مین طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عمر فاروق کو ارشاد فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ رجعت کرے یہان تک کہ وہ
عورت حیض سے پاک ہو پھر حیض سے ہو پاک ہو پھر اگر چاہے طلاق دے چاہے رہنے
دے پس یہ وہ عدت ہے کہ خدائتعالی نے اوسپر عورتون کو طلاق دیجانیکا حکم فرمایا ہے
اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو جو رجعت کے بعد دو طہر ٹھہرنیکا امر فرمایا اوس سے
یہ غرض ہے کہ رجعت کا مقصود صرف طلاق نہوجاوے دوسرا ادب یہ ہے کہ ایک طلاق پر
اکتفا کرے دو یا تین طلاق ایک ساتھ نہ دے کیونکہ ایک طلاق بھی عدت کے بعد وہی فائدہ
دیتا ہے جو دو یا تین سے ہوتا ہے مگر ایک طلاق دینے مین دو فائدے اور بھی
ہین ایک تو یہ کہ اگر طلاق کے بعد نادم ہو تو عدت کے دنون مین رجوع کر سکتا ہے
دوسرا یہ کہ عدت کے بعد پھر از سر نو اوس عورت سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر تین طلاق
کے بعد نادم ہوگا تو اسباتکی حاجت ہوگی کہ اوسکا حلالہ کیا جاوے اور مدت تک اوس کیلئے
ٹھہرنا پڑیگا اور عقد حلالہ کی ممانعت ہے اور اوسکا باعث یہی شخص ہوگا پھر ایک یہ
خرابی ہے کہ دوسرے کی بی بی مین نیت لگی رہیگی اور اوسکے طلاق کا منتظر رہیگا یعنے
حلالہ کرنیوالا نکاح کے بعد اوسکو طلاق دے تو اوسپر وہ عورت حلال ہوگی اور یک

خرابی ہے کہ اس حرکت سے بی بی سے نفرت ہوجائیگی غرض کہ یہ سارے خرابیان
ایک ہی وقت طلاق دینے میں ہین ایک طلاق دینے مین مطلب بھی نکل آتا ہے
اور کوئی خرابی بھی لازم نہین آتی اور گوکہ طلاقون کا ایک ہی وقت دینا حرام نہین مگر
ان خرابیونکی جہت سے مکروہ ہے تیسرا ادب یہ ہے کہ اوسکے طلاق دینے مین کوئی لطیف
بہانہ کرے درشتی اور حقارت کے ساتھ نچھوڑے بلکہ جو رنج ناگہانی جدائی کا اوسکو ہوگا
اوسکے دور کرنیکے لئے کوئی چیز ہدیہ اور تحفہ دیکر اوسکا دل خوش کرے حضرت امام حسن
علیہ السلام طلاق بہت دیتے تھے اور نکاح بہت کرتے تھے ایک روز آپنے اپنے ایک
سپاہی کو بھیجا کہ ہماری دو بی بیون کو طلاق دیدو اور ہر ایک کو دس ہزار درم حوالہ کر دو وہ
شخص حکم بجالایا اور جب لوٹ کر آیا تو آپنے پوچھا کہ اونکا حال کیا ہوا اوسنے عرض کیا کہ
ایک نے درم لیکر گردن جھکالی اور کچھ نہ بولی اور دوسری روئی اور چیخی اور مین سناکہ کہ وہ
کہتی تھی یہ درم قلیل مین داغ فراق یار سے حضرت امام حسن علیہ السلام نے سر جھکایا اور اوسپر
افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر چھوڑنیکے بعد مین کسی عورت سے رجعت کرتا تو اسی سے کرتا چوتھا
ادب یہ ہے کہ عورت کا راز ظاہر کرے نہ طلاق مین نہ نکاح مین کیونکہ عورتون کے راز کے
فاش کرنیکے بابمین صحیح حدیث مین بہت وعید واقع ہے جیسا کہ مسلم مین بروایت
ابی سعید منقول ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک قیامت مین سب سے بری حالت مین وہ ہے جو
اپنی بی بی کا راز فاش کرے اور بعض صلحا سے مروی ہے کہ اونہون نے اپنی بی بی کو
طلاق دینا چاہا لوگون نے اون سے پوچھا کہ اوسکے بابمین آپکو کیا شک ہوا ہے فرمایا
کہ عاقل آدمی اپنی بی بی کے راز کا پردہ فاش نہین کرتا جب اونہون نے طلاق دیدی تو
پوچھا گیا کہ آپنے اوسکو طلاق کیون دی فرمایا کہ مین اجنبی عورت کا حال کیون کہون

فصل سی و ششم آداب عدت کے بیان مین

واضح ہو کہ عدت کی تین قسمین ہین ایک طلاق کی دوسری خلع کی تیسری وفات کی
پس حاملہ طلاق والی کی عدت اوس وقت تک ہے کہ وضع حمل ہوجاوے اور جس مطلقہ
عورت کو حیض آتا ہو اوسکی عدت تین حیض ہے اور جو حاملہ ہو نہ اوسکو حیض آتا ہو
جیسے نابالغ لڑکی اور بوڑھیا جسکو حیض نہین آتا یا ایسی عورت جسکا حیض کسی بیماری کے
سبب سے منقطع ہوگیا ہو تو ان سبکی عدت تین مہینے ہے اور خلع والی کی عدت ایک
حیض ہے اور جس عورت کا خاوند مرجاوے اور حاملہ نہو تو اوسکو چاہئے کہ چار مہینے دس دن
عدت مین بیٹھے اور جو حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدت مین رہے عورت پر واجب ہے کہ جب
اوسکا شوہر مرجاوے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے یعنی بناؤ سنگار سے توقف کرے مہندی
یا مسی اور زعفرانی جوڑا یا خوشبو استعمال نکرے روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی مردے
پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے عدت مین رنگین کپڑا مگر کپڑا
عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو ملے مگر جبکہ پاک ہو حیض سے تو کچھ استعمال کرنا
قسط یا اظفار کا درست ہے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے یہ عبارت کہ نہ رنگے بالون کو اور
ہاتھون کو مہندی سے فائدہ عصب یمن کی ایسی چادرون کو کہتے ہین کہ پہلے اونکا سوت
ایک جگہہ کرکے علیحدہ علیحدہ تاگون سے باندہکر رنگ لیتے ہین پہر اوسکی چادر بنتی ہین
تو جس جگہہ سوت باندہا گیا تہا وہ سفید رہ جاتی ہے اور باقی رنگین جیسے آجکل رنگ برنگ
کی چنری بنی جاتی ہے اور قسط اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے عرب کی عورتین حیض سے پاک
ہونیکے بعد اوسکا استعمال کرتی ہین غرضکہ جب عورت کا شوہر مرجاوے اوسکو سب آرایش کی چیزونکا

استعمال عدت کی حالت مین منع ہے اور سوگ سواے عدت وفات کے طلاق وغیرہ کی عدت مین نہین ہے اور جو عورت وفات کی عدت مین ہو اوسکو یہہ بہی چاہیے کہ جس گھر مین خاوند کے مرنے یا اوسکی موت کی خبر آنیکے وقت تہی اوسی مین عدت پوری ہونے تک رہے کہین باہر نہ جاے اور نہ کسیکی شادی یا غمی مین شریک ہو لیکن صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ایک جماعت سے یہہ بہی مروی ہے کہ بسبب کسی عذر کے عورت کو اوس گہر سے نکلنا جائز ہے جب عدت تمام ہو سوگ دور کرے کہ اس مدت مذکورہ سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے پھر بعد سوگ کے اگر چاہے تو کسی نیک مرد خوش وضع کے ساتھ نکاح کرے اور جو سواے خاوند کے کوئی اور عزیزون سے مرے تو سوگ کرنا جائز ہے واجب نہین چاہے کرے چاہے نکرے لیکن تین دن سے زیادہ کسی اور کیواسطے سوگ کرنا حرام ہے زینب بنت ابی سلمہ کہتے ہین کہ مین ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مین اوسوقت گئی کہ اونکے باپ ابو سفیان بن حرب مرگئے تھے پس حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خوشبو منگائی جسمین زردی زعفران یا کسی اور چیز کی ملی تہی ایک لونڈی وہ خوشبو لائی آپنے اوسکو اپنے گالون ملا اور فرمایا کہ بخدا مجھکو خوشبو کی حاجت نہ تہی مگر مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے لا یحل لامراۃ تومن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت اکثر من ثلثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا یعنے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس روز

فصل سی و ہفتم آداب عبادت کے بیان مین

واضح ہو کہ بیمار کی عیادت کرنا اسلام کے ایسے حقوق سے ہے جنہیں آپس میں ایک کو
دوسرے کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے کیونکہ بیمار پرسی نہایت عمدہ چیز اور بڑے اجر کی باعث
ہے اور اخلاقاً ایک ضروری امر ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص کسی بیمار کی عیادت کریگا بہشت میں جائیگا اور جب عیادت کرکے پھرتا ہے تو ستر ہزار
فرشتے مقرر ہوتے ہیں تاکہ اوسپر شام تک درود پڑھیں اور فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے
تو پکارتا ہے آسمان سے ایک پکارنے والا یعنے فرشتہ کہ خوشی ہو تجھکو دنیا اور آخرت میں اور اچھا
ہو تیرا چلنا دنیا اور آخرت میں اور بنالے تو جنت میں ایک مکان اور بہشت میں تجھے ٹھکانا
نصیب ہو عیادت کے آداب ایک یہ ہے کہ جب بیمار کے دروازہ پر جاوے تو آہستہ کنڈی کھٹکھٹاوے
اور اجازت چاہے اور جب داخل ہو اوسکی بیماری کے سبب سے اپنے آپکو افسوس ناک بنا
اور گھر کے اندر مکانات اور دیوار وں کو نہ دیکھے اور دیر تک نہ بیٹھے اور بہت احوال پرسی
نکرے مگر جس شخص کے بیٹھنے سے بیمار کو تشفی اور تسکین ہوتی ہو یا اوس شخص سے
خدمت لینے میں کسیطرح کا اندیشہ نکرتا ہو تو اوسکو بیمار کے پاس ٹھیر جانا چاہئے کہ اوسکا
دل بہلے اور راحت و آرام ہو پہنچے دوسرا ادب یہ ہے کہ اپنا ہاتھ بیمار کے ماتھے یا پیشانی
پر رکھے اور احوال پرسی کرے اور کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اعیذک باللہ الاحد
الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد من شر ما تجد امیر المومنین
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ میں بیمار تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کئی بار تشریف لاکر یہی دعا پڑھی اور بیمار کیواسطے سنت یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے اعوذ بعزۃ
اللہ وقدرتہ من شر ما اجد اور جب کوئی پوچھے کہ کیسا ہے تو گلہ نکرے حدیث
شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے حقتعالی دو فرشتے اوسپر متعین فرماتا ہے

کر دیکھتے رہیں کہ جب کوئی عیادت کیواسطے آتا ہے تو وہ بیمار شکر کرتا ہے یا شکایت
اگر شکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خیریت ہے الحمد للہ تو حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ مجھپر
واجب ہے کہ اگر اپنے بندہ کو لیجاؤنگا تو رحمت کے ساتھ لیجاؤنگا اور بہشت میں پہونچاؤنگا
اور اگر صحت دونگا تو اس بیماری کے سبب سے اوسکے گناہونکو بخشونگا جو گوشت اور خون وہ
پہلے رکھتا تھا اب اوس سے بہتر دونگا غرض کہ بیمار کا ادب یہ ہے کہ گلا اور بیصبری
نکرے اور یہ امید رکھے کہ بیماری اوسکے گناہونکا کفارہ ہوگی اور جب دوا پیئے تو دوا
پیدا کرنیوالے پر بھروسا رکھے نکہ دوا پر تیسرا ادب یہ ہے کہ بیمار کے سامنے تسلی کی
باتیں کرے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم عیادت کیلئے بیمار کے پاس آؤ
تو طمع دو اوسکو زندگی کی ایسے یوں کہو کہ کچھ خوف نہیں اچھا ہو جائیگا اللہ تیری عمر میں
برکت دے اسلئے کہ یہ کہنا تقدیر کی باتکو نہیں پھیرتا اور بیمار کے دلکو خوش کر دیتا ہے
چوتھا ادب یہ ہے کہ بیمار کے پاس ایسی باتیں نکرے کہ جس سے اوسکو غصہ آوے
یا کسی طرح کا رنج پہونچے اور اوسکے روبرو روئے پیٹے بھی نہیں کہ اوس سے وہ پریشان ہو
بلکہ ہمیشہ اوسکو تشفی دیتا رہے اور ہمت دلاتا رہے تاکہ اوسکو فرحت ہو پانچواں
ادب یہ ہے کہ جب عیادت کو جاوے تو اوسکے لئے صحت اور شفا کی دعا مانگے حضرت
بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرمایا آپنے کہ جب کوئی آدمی
ہم میں سے بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ اوسپر پھیرتے تھے اور فرماتے
تھے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیونکے اور شفا دے تو ہی شافی ہے نہیں کوئی شفا
مگر تیری شفا وہ شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو اور اس دعا کے سوا چاروں قل پڑھکے
مریض پر دم کرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو دم کرتے تھے اپنے اوپر معوذات اور پھیرتے تھے اپنے اوپر ہاتھ اپنا جہاں تک پہونچ سکتا تھا اور جو سنا سب سمجھے تو بیمار سے اپنے واسطے بھی دعا کرا سے کیونکہ اوسکی دعا اکثر قبول ہوتی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی بیمار کے پاس جا تو اوس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اسواسطے کہ اوسکی دعا فرشتونکی دعا کے مثل ہے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ جسکے پیٹ مین درد ہو اپنی زوجہ کے مہر سے کچھ لیکر شہد خریدے اور برسات کے پانی مین گھول کر پئے شفا پائیگا اسواسطے کہ حق سبحانہ تعالی نے مینھ کے پانی کو مبارک فرمایا اور شہد کو شفا اور عورتون کے مہر کو جو بخشدین ہنسا کار و خوشگوار فرمایا ہے جب یہ تینون چیزین باہم ملینگے تو بیشک شفا پائیگا

فصل سی و ہشتم آداب تجہیز و تکفین میت کے بیان مین

واضح ہو کہ موت ایسی چیز ہے کہ کسی ذی روح کو اوس سے نجات نہین انسان کو اگرچہ کتنی ہی مدت تک عیش و آرام سے زندگی بسر کرے مگر موت اوسکو پہونچیگی اسلئے ہر مسلمان مرد و عورت کو لازم ہے کہ جب بیماری پڑ جاوے اور امید زندگی کی منقطع ہو جاوے تو اپنے گناہون سے توبہ کرے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اسلئے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے اور دروازہ توبہ کا کھلا ہے جب بندہ صدق دل اور خلوص نیت سے اپنے مالک کیطرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے فضل و کرم سے اوسکی توبہ قبول فرماتا ہے اور اوسکے گناہون سے درگذر کرتا ہے اور یہ بھی ضرور چاہیئے کہ جو بندون کے حق اوسکے ذمہ ہون جیسے

قرضہ یا امانت یا غصب وغیرہ اونکو فوراً ادا کرے یا اونکے مالکون سے معافی چاہے اسواسطے کہ حقوق عباد بدون ادا یا معافی کے خلاصی نہین ہوسکتی اور جو اوس وقت کسی وجہ سے نہوسکے تو اپنے وارثون کو وصیت کرجاے تاکہ وہ اوسکی طرف سے ادا کرین اور یہہ بہی مریض پر واجب ہے کہ اللہ تعالی کے ساتہہ جو رب العلمین اور ارحم الرحمین ہی نیک گمان رکہے اسلئے کہ اللہ پاک کے ساتہہ حسن ظن رکہنا دخول جنت کا باعث ہے پس جب کسی مسلمان پر آثار موت کے ظاہر ہون تو مستحب ہی حاضرین اوسکا منہہ اوس کا قبلہ کیطرف پہیرین اور سنت ہے کہ سیدہی کروٹ پر لٹاوین جسطرح سے کہ زندگی مین سونا سنت ہی اگر چیت لٹاوین تو پانون اوسکے قبلہ کیطرف کردین اور سر نیچے ایک پاک تکیہ رکہکر ذرا اوپر اوٹہاوین تاکہ منہہ اوسکا قبلہ کیطرف ہوجاے تو یہہ بہی جایز ہے اور بہتر ہے اوسکے اقربا پر اگر اقربا نہون تو اون مسلمانون پر جو حاضر ہون تلقین کرنا شہادتین کا قبل وقت تغرغر کے یعنے پہلے اوس سے کہ دم اوسکے گلے مین آجاے کہ یہہ حالت سمجہنے کی نہین رہتی ہے بعضے علمانے کہا ہے تلقین کرنا مستحب ہی اکثر علما کے نزدیک شہادتین کی تلقین سے یہہ مراد ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ اور بعضون کے نزدیک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لیکن اسطرح سے تلقین کرین کہ آپ پڑہ پڑہ کے اوسکو سناوین کہ وہ سنے اور سمجہے اوسکو کہین کہ تو بہی کہہ اسواسطے کہ یہہ وقت اوسپر کمال تکلیف کا ہی مبادا کہ انکا کہنا اوسکو برا معلوم ہو یا وہ بسبب کمال تکلیف کے انکار کر بیٹہے تو یہہ اوسکے حقمین بہتر نہین پس حاضرین کو چاہئے کہ اوسوقت تک تلقین کرتے رہین کہ مریض والا ایکبار شہادتین صراحۃً یا اشارۃً کہلے پہر اوسکو تلقین کرنا موقوف کرین اگر بعد اسکے کوئی بات دنیا کی اوسکے منہہ سے نکلے تو پہر اسطور سے تلقین کرین علیٰ ہذا القیاس

یہانتک کہ اوسکا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو جاوے مرنے والے کے پاس سورۂ یٰس
اور سورۂ رعد پڑھنا مستحب ہے اور جب مر چکے تو آنکھیں بند کرنا مستحب ہے اور ایک پٹی
کپڑے کی اوسکی ٹھوڑی کے نیچے سے نکالکر اوپر سر کے باندھدیں تاکہ منہ اوسکا
پھیلا نہ رہ جاوے اور کوئی عضو ٹیڑھا نہ رہ جاوے اور آنکھیں بند کرنیوالا بند کرنے کے وقت کہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
واصحابہ وسلم اللہم یسر علیہ امرہ وسہل علیہ ما بعدہ واسعدہ بلقائک
واجعل ما خرج الیہ خیرا مما خرج عنہ بعد اسکے میت کے پاؤں اور ہاتھ
کر دیئے جاویں اور ایک تلوار یا کچھ قدرے لوہا اوسکے پیٹ پر رکھدیں کہ پھول
نہ جاوے اور اوسکے نزدیک خوشبو مثل عطر و گلاب وغیرہ کے رکھی جاوے اور جبتک
میت کو غسل نہ دیا ہو قرآن پڑھنا اوسکے پاس مکروہ ہے بعض علما کے نزدیک جائز
نہیں بیٹھنا میت کے پاس حیض اور نفاس والی عورتوں کا اور اوسکا کہ جنابت
میں ہو اور بعض علما کے نزدیک اسمیں کچھ مضائقہ نہیں میت کے اقربا اور ہمسایہ
اور اہل محلہ کو خبر کرنا اسکی موت کی مستحب ہے میت کو چارپائی یا تخت پر کہیں
زمین پر نہ ڈالدیں جیسا کہ رسم ہندو کی ہے اسلئے کہ اثر زمین کا اوسکے بدن کو
کچھ تغیر کر دے اور زمین پر ڈالنے میں ہتک اور اہانت بھی مردے کی ہے حالانکہ
توقیر و تعظیم اور تکریم اوسکی حدیث شریف میں آئی ہے جلدی میت کی تجہیز و تکفین
مستحب ہے اور میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے فرض کفایہ وہ کہتے ہیں کہ
بعض لوگ ادا کریں تو سب کے ذمے سے ادا ہو جاوے اور جو کوئی ادا نہ کرے تو سب
گنہگار ہوں جب میت کو غسل دینے کیلئے تخت پر لٹائیں تو قبلہ اوسکے مستحب ہے کہ

تین بار یا پانچ بار یا سات بار پہلے اوس تخت کو جسپر نہلاوینگے لوبان یا اگر یا عود سے دہونی
دیوین بعدہ میت کو اوسپر لٹائین اور گرد اوسکے بتی دہونی رکہین اور پانون اوسکے
قبلہ کیطرف کرکے لٹائین اس طور سے کہ منہہ بھی قبلہ کیطرف ہوجاوے میت کے
بدن پر جو لباس ہو نکال ڈالین مگر بے ستری نکرین بلکہ ایک پاک کپڑا اوسکے ستر پر
ڈال دین اور غسل کا پانی خطمی یا عراقی یا بیری کے پتے ڈالکر گرم کرین اگر کوئی چیز نہین
میسر ہوسکے تو فقط گرم پانی بہی کافی ہے غسل دینے والا پہلے اوسکے استنجے کی جگہہ
سے کلوخ یا پتھر سے نجاست دور کرے پہر کپڑا ہتیلی میں لپیٹکے میت
کی طہارت کرے اور اوس ہتیلی کو دور کرے پہر ہاتہ دہو ڈالے اور انگلی پر کپڑا لپیٹکے
دانت ہونٹ میت کے مل دے اور دونون نتہنے ملدین پہر اوسکے منہہ اور ناک مین میت کے
پانی نڈالے کیونکہ مردہ زندے کیطرح منہہ اور ناک سے پانی نہین نکال سکتا پہر اوسکو پورا
وضو کرے وضو سے پہلے پہونچون تک ہاتہ میت کے نہ دہووے کیونکہ زندہ کیواسطے
ہے میت کیلئے ہاتہ دہونا غسل دینے والے کا کافی ہے پہر ڈاڑہی اور سر کے بال اگر
ہون تو خطمی یا عراقی سے دہووے اگر میسر نہو تو صابون وغیرہ سے دہووے بعد اسکے میت کو
بائین کروٹ پر لٹا دے داہنی طرف تین مرتبہ پانی سر سے پانون تک ڈالے کہ بائین طرف جو
حصہ جسم کا تخت سے متصل ہو وہان تک پانی پہونچ جاوے یہ پہلا غسل ہوا پانی ڈالنے
مین سر سے شروع کرے سب بدن میت کا ہاتہ سے ملے مگر ستر کی جگہہ ہتیلی ہاتہ مین
پہنکر کپڑا لپیٹکر ملے خالی ہاتہ سے ستر کی جگہہ نہ ملے کہ ہاتہ لگانا اور دیکہنا ستر کی
جگہہ کا روا نہین ہے پہر میت کو داہنی کروٹ پر لٹا کے بائین طرف سر سے پانون
تک تین مرتبہ پانی بہاوے اور اوسیطور سے بدن اوسکا ملے کہ پہلے بیان کیا گیا ہے

یہ دوسرا غسل ہوا اور دونوں مرتبہ وہ پانی چاہیے جو کہ بیری کے پتے وغیرہ ڈالکر جوش کیا
گیا ہو پھر اوس وقت میت کی پشت کو غسل دینے والا اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں یا سینے
سے غرض جسطرح ہو سکے تکیہ لگا کر اوسکو بٹھائے اور پیٹ اوسکا آہستہ آہستہ نیچے کو
ملے اگر اوسکے پیٹ سے کچھ نکلے تو اوسے دھو ڈالے اعادہ غسل اور وضو کا نکرے
پھر میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کے داہنے طرف سر سے پاؤں تک تین مرتبہ پانی بہاے
اس مرتبہ کے پانی میں چاہیے کہ تھوڑا سا فقط کافور ملا ہوا ور بیری کے پتے وغیرہ اوس میں
نہوا ور جوش بھی نکیا ہو یہ تیسرا غسل ہوا اس بیان سے یہ معلوم ہوا کہ غسل میں تین بار
پانی ڈالنا سنت ہے اگر پانی ڈالنا تین بار سے کم یا زیادہ ہو تو بھی غسل ہو جائیگا اسلیے کہ اس
کو جب ایک ہی مرتبہ ہے پھر اوسکے تمام بدن کو کپڑے سے پونچھ ڈالے اگر بعد اوسکے
بھی کچھہ اوسکے بدن سے خارج ہو تو اوسکو بھی دھو ڈالے اعادہ غسل کا نکرے اگر سر کے
بال اور داڑھی ہو تو اوس پر حنوط لگائیں حنوط اوس خوشبو کو کہتے ہیں کہ چند خوشبوئیں مثل عطر و گلاب
و صندل وغیرہ کے ایک جگہ جمع کرتے ہیں میت کے دونوں ہتھیلیوں اور تلوؤں
او ماتھے اور ناک اور دونوں گھٹنوں پر کہ یہ اعضا سجدہ کے ہیں کافور لگائیں اور حنوط
اوسکے کفن پر بھی لگائیں میت کے بال اور ناخن کاٹنے جائز نہیں لیکن جو ناخن کہ ٹوٹ
گیا ہو تو اوسکا کاٹنا درست ہے بہتر یہ ہے کہ میت کو غسل وہ دے جسکے ساتھ میت
کو قرابت زیادہ ہو اگر میت کے اقربا میں کوئی غسل کے احکام نہ جانتا ہو تو وہ شخص
غسل دے کہ متقی اور پرہیزگار اور امین ہو اور احکام غسل کے جانتا ہو لڑکیاں لڑکے اگر
مراہق ہوں یعنے حد بلوغ کو نہ پہونچے ہوں تو جائز ہے کہ انکو غسل مرد دیں یا عورتیں
اگر عورت مرجاے اور وہاں کوئی عورت نہلانے والی اوسکی نملے یا مرد مرجاے اور وہاں

کوئی مرد نہلانیوالا اوسکا نہ ملے تو جو اوسکا محرم ہو وہ اپنے ہاتھ سے اوسکا تیمم کردے
اگر محرم کوئی نہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپٹ کر تیمم کردے کفن دینا میت کو فرض
کفایہ ہے کفن سنت مردون کیلئے تین کپڑے ازار لفافہ قمیص کفن کفایت دو
کپڑے ہین ازار لفافہ کفن ضرورت کم اس سے ہے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا
اوسمین چھپ جاے ازار اور لفافہ نام ہے اون چادرون کا کہ اون دونون کو کفنانیکے
وقت نیچے اوپر ڈالکر بچھاتے ہین جس چادر کو اول بچھاتے ہین اوسکو لفافہ کہتے ہین اوس
چادر پر جو دوسری بچھاتے ہین اوسکو ازار کہتے ہین ہر ایک چادر اتنی ہو کہ مردہ تمام سر سے
پانون تک اوسمین چھپ جاے اور ہر ایک چوڑی اسقدر ہو کہ مردیکو جو اوسپر لٹائین تو دونو
کنارے اوسکے داہنے بائین جانب سے اوسمین نیچے اوپر آجائین قمیص اوس کفنی کو
کہتے ہین کہ جسمین کلیان اور آستین وغیرہ نہون کفن سنت عورت کیلئے پانچ کپڑے ہین
درع خمار ازار لفافہ خرقہ اور کفن کفایت تین ہین لفافہ ازار خمار کم اس سے مکروہ
ہے اور کفن ضرورت اس سے کم ہے لیکن اسقدر ہو کہ سب بدن میت کا اوسمین چھپ جاے
درع اور قمیص مین اسقدر فرق ہے کہ قمیص اوسکو کہتے ہین کہ جسکو مرد پہنتے ہین اور
درع اوسکو کہتے ہین کہ جسکو عورتین پہنتی ہین درع سینے کے اوپر چاک کرتے ہین قمیص
مونڈہون کے اوپر کفنانیکے وقت بہی درع اور قمیص مین ایسا ہی چاک کرنا چاہئے درع
اور قمیص جو زندگی کیوقت نام تھا ان لباسون کا بعینہ یہی نام رہا بعد موت کے بہی اگرچہ
قطع وضع انکی مخالف ہے زندگی کے وقت سے خمار اوڑہنی کو کہتے ہین خرقہ سینہ
بند کو کہتے ہین قمیص اور درع کا طول کاندہون سے ٹخنون تک چاہئے اور عرض اسقدر
ہو کہ مردہ اوسمین چھپ جاے درازی خرقہ کی تین ہاتھ ہے عرض اوسکا بغلون سے گھٹنون تک

نیچے تک اسقدر کہ لٹکنے اوسمین چھپ جائیں طول خمار کا دو ہاتھ عرض اوسکا ایک بالشت بعضوں نے کہا کہ اگر دو بالشت اوسکا عرض ہو تو بہتر ہے مرد کے کفنانیکا یہ طور ہے کہ اول لفافہ کسی پاک چیز پر بچھائیں مثلاً بوریا یا چارپائی یا تختہ صندل اور اگر کی دہونی اوسکو دیکے خوشبو اوسپر چھڑکیں پھر لفافہ پر ازار بچھائیں پھر اوسپر بھی دہونی دیکے خوشبو چھڑکیں بعد اوسکے آدہی کفنی ازار پر بچھائیں اور آدہی میت کے سر کیطرف رہنے دیں پھر اوسکو بھی دہونی دیکے خوشبو چھڑکیں یہ معلوم ہو چکا کہ دہونی صندل اور اگر کی چاہیے پھر مردیکو پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں پھر حنوط سر اور داڑہی پر اور کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر غسل کی جگہہ سے مواضع ستر کے چھپا ہوے کفن پر لا کے رکہیں پھر کفنی کے چاک میں سر اوسکا ڈالکے کفنی پہنائیں اور وہ آدہی کفنی کہ سر کیجانب میں رکہی ہوتی ہے اوسکو مردے پر پھیلا دیں پھر پہلے ازار کو بائیں طرف سے اوسپر لپیٹیں پھر کفن کی دونو طرفین سر اور پاؤں کیجانب کی باندہ دیں تاکہ اوڑنے کہلنے کا خوف نرہے عورت کے کفنانیکا یہ طور ہے کہ اول خرقہ یعنے سینہ بند ایک پاک چیز پر بچھا دیں پھر اوسپر لفافہ لفافے پر ازار ازار پر درع یعنے کفنی پھر ہر ایک کو دہونی دے لیں اور خوشبو اوسپر چھڑکیں جسطور سے کہ مرد کے کفنانے میں بیان کیا گیا ہے بعد اوسکے عورت کا بدن پونچھکے حنوط اوسکے سر پر اور کافور سجدے کے ساتوں اعضا پر لگا کر بدن اوسکا چھپائے ہوے غسل کی جگہہ سے لا کے کفنی پر لٹائیں بعد اوسکے کفنی پہنا دیں پھر سر کے بال اوسکے دو حصہ کرکے سینے پر کفنی کے اوپر رکہیں اور خمار یعنے اوڑہنی اوسکے سر پر ڈہلی ہوئی اوڑہا کر دونوں حصے اوسکے بالونکی اوڑہنی کے دونوں جانب میں چھپائیں پھر خمار کے اوپر ازار اور ازار کے اوپر لفافہ لپیٹیں جسطور سے کہ مرد کے کفن میں بیان ہوا

بعد اوسکے خرقہ سینے کے اوپر بغلون سے نکالکر گھٹنون کے نیچے تک لپیٹین اس
وضع سے جو بیان ہوا ہے پہلے بائین طرف سے داہنی طرف لائین پہر داہنی طرف سے
بائین طرف پہر کنارے اور کمر کی جگہہ کفن کو باندہ دین تاکہ ستر محفوظ رہے اگر میت کے
ماتھے یا سینے یا کفن پر کلمۂ طیب اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھدین تو امید ہے کہ اللہ تعالی
اوسکو بخشدیگا اگر مولود پیٹ سے مرا ہوا پیدا ہوا لڑکی ہو یا لڑکا تو اوسکو ایک پاک
کپڑے مین لپٹ کر گاڑ دین اوسکو زندیکا سا کفن نہ دین جیسے کہ ہاتھ پاؤن نہ بنے ہو
جائین تو نہ کفنائے جائین بلکہ ایک پاک کپڑے مین لپٹ کر گاڑ دیے جائین نیا
پرانا کپڑا کفن مین برابر ہے مگر پرانا ہو تو دہو لین چنانچہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے صحیح بخاری مین روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ
نے مرض الموت مین اوس کپڑے کی طرف دیکھکر جو اونکے بدن مبارک مین تہا فرمایا کہ
اس کپڑے کو دہو کر دو کپڑے اوسپر زیادہ کرکے مجھے کفن دو حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ یہ کپڑا پرانا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نئے کے
لئے زندے زیادہ مستحق ہین میت پرانے ہی کیلئے مستحق ہے سفید کپڑے کا کفن بنانا
مستحب ہے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لباس بناؤ تم اپنا سفید کپڑے کا کہ یہ تمہارے بہتر لباسون مین ہے اور یہین
کفناؤ اپنے مردونکو مردون کیلئے ریشمین اور زرد اور سرخ کپڑے کا کفن مکروہ ہے جیسے کے
اوسکو زندگی مین انکا پہننا مکروہ ہے عورت کیلئے یہ سب درست ہے جیسے کہ اوسکو زندگی
مین انکا پہننا درست ہے اگر سوا اون کپڑونکے کہ مرد کیلئے مکروہ ہین نہ ملے تو اوسکے
واسطے ایک کپڑے سے زیادہ کفن نہو اور چاہئے کہ مرد کا کفن ایسے کپڑے کا بنادین کہ

پڑھنا ہو جمعہ اور عیدین میں اور عورت کا ایسے گھر کا کہ جہتی ہو ماں باپ کے گھر جانے وقت
نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے اگر ایک مسلمان بھی نماز پڑھ لے تو سب چھوٹ جاوینگے
فرض کفایہ کا یہی حکم ہے جیسے کہ غسل کے بیان میں معلوم ہوا جنازہ کی نماز میں پہلے نیت
شرط ہے اور دو ارکان میں رکن اول چار تکبیریں کہنا یعنے ابتدا نماز میں کہے اللہ اکبر
پھر پڑھنا کے اللہ اکبر کہے پھر بعد درود شریف کے اللہ اکبر کہے پھر بعد دعا کے
اللہ اکبر کہے دوسرا نماز میں کھڑا ہونا بعضے علما نے کہا ہے کہ تکبیر اولی شرط ہے رکن
تین ہے تکبیریں میں سنتیں اس نماز میں تین ہیں تکبیر اولی کے بعد ثنا پڑھنے سبحانک
اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناءک ولا الہ غیرک
دوسری تکبیر کے بعد نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پڑھے اور جو درود یاد ہو مثلاً اللھم
صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلی
آل سیدنا ابراھیم انک حمید مجید تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھے مثلاً اللھم
اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا
اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان
اس نماز میں کوئی دعا مقرر نہیں جو دعا یاد ہو پڑھے لیکن جو دعا کہ حدیث شریف میں
ہو اوسکا پڑھنا اولی ہے اگر میت غیر مکلف ہو یعنی کہ اوسپر تکلیف عبادت کی خدا کے
طرف سے نہیں یعنے مجنون اصلی یا نابالغ پس اگر لڑکا ہو یا مجنون مرد ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم
اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا واجعلہ شافعا ومشفعا برحمتک
یا ارحم الراحمین اگر لڑکی ہو یا عورت مجنون ہو تو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلھا
لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا وذخرا واجعلھا شافعۃ ومشفعۃ برحمتک

یا ارحم الراحمین پہر دعا پڑہنے کے بعد چوتہی تکبیر کہکے داہنی طرف منہ پہیر کر سلام
کرے اور سلام مین یہ پڑہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر ایسی ہی بائین طرف
کو پہلی تکبیر مین ہاتہہ اوٹہانا کانون تک ہے باقی تکبیرون مین ہاتہہ اوٹہانا درست
نہین امام چارون تکبیرین بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ لیکن جیسے نماز پنجگانہ
مین اور سلام داہنے طرف کا بلند آواز سے کہے جنازہ کے سینے کے برابر کہڑا ہونا امام
کا مستحب ہے میت عورت ہو یا مرد اگر مصلی فقط ایک ہی ہو تو بہی سینے ہی کے برابر کہڑا ہو
تین صفین کرنا اس نماز مین مستحب ہے یہانتک کہ اگر سات آدمی ہون تو ایک امام ہو اور
تین شخص اوسکے پیچہے کہڑے ہون اور دو شخص اونکے پیچہے اور ایک سبکے پیچہے تاکہ
تین صفین بنجاوے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص پر تین صف آدمیون نے
نماز پڑہی تو اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا اس نماز کی سب صفون مین سے پچہلی صف مین ثواب زیادہ
ہے برخلاف نماز پنجگانہ کے اوسمین پہلی صف مین ثواب زیادہ ہے ایک شخص حاضر ہوا
بعض تکبیرین ہو چکی ہین تو نماز مین داخل ہو جب تک امام تکبیر نکہے پس جب کہے تو یہ امام
ساتہہ تکبیر کہکر داخل ہو جاے برخلاف اوس شخص کے جو حاضر تہا پہلی تکبیر کیوقت اور اوسکو
کچہہ دیر ہو گئی امام کے ساتہہ تکبیر نہ کہہ سکا تو وہ دیر نکرے تکبیر کہکر امام کے ساتہہ شریک
ہو جائے کہ اسقدر ضرورت ہے اور ضرورتین معاف ہین ایسے ہی جو شخص کہ حاضر ہوا
چار تکبیرون کے بعد تو وہ بہی دیر نکرے جلد تکبیر کہکر کہڑا ہو جاے پہر جب امام سلام پہیر
چکے تو وہ شخص تنہا تین تکبیرین متصل بغیر دعا اور درود کے کہہ کے سلام پہیر دے پس اگر
اوسکے آگے سے میت کو اوٹہالیا قبل پورے ہو جانے چار تکبیرون کے تو نماز اوسکی
باطل ہو گئی جنازہ لیچلنا اس وضع سے سنت ہے کہ مردیکو چارپائی پر پاشل چارپائی

جو کچھ ہو اوسپر لٹا کے اوسکے چارون کونے چار مرد کندہون پر رکھکے لیچلین مگر
ضرورت کیوقت اوٹھانیوالے کم ہون تو جسقدر کہ میسر ہون جایز ہے چاہیئے کہ جنازہ
باری باری سے ایک دوسرا اپنے کندہے پر لیتا ہوا جہانتک مقصود ہو لیجائین جنازے
کے لیچلنے مین جلد چلنا سنت ہے لیکن اسقدر کہ دوڑاتے لیچلین کہ جنازیکو حرکت اور
اضطراب ہو چہوٹے بچونکا جنازہ ایک شخص اپنے ہاتہون پر لیجاے پیچہے چلنا جنازے کے
بہتر ہے اور آگے چلنا بہی جایز ہے مگر بہت آگے پیچہے چلنا مکروہ ہے داہنے بائین
طرف جنازیکے نہ چلین بلکہ آگے چلین یا پیچہے سوار چلنا جنازیکے آگے دور دور اسقدر کہ
اوسکی گرد اور غبار کسی پر نہ پڑے جایز ہے سوار ہو کر چلنا جنازیکے ساتہہ مکروہ ہے جنازے کو
مونڈہون اور گردن پر ڈالکر لیچلنا مکروہ ہے جنازہ دیکہکر جنازیکے لئے کہڑا ہونا منع ہے
مگر جو ارادہ کرے اوسکے ساتہہ چلنے کا تو درست ہے ایسی ہی جو کوئی نماز پڑہنے کی جگہہ
مین ہو تو جنازہ دیکہکر نہ اوٹہے جبتک کہ اوسکو زمین پر نہ رکہدین ایسی ہی جبکہ جنازہ قبر کے
پاس پہونچ چکے تو جبتک کہ جنازیکو کندہون سے زمین پر نہ رکہدین اوسکے ساتہہ والے نہ بیٹہین
بغیر پڑہے جنازیکی نماز کے جنازہ چہوڑکر چلا جانا منع ہے جنازیکی نماز پڑہکر بغیر اذن مردے کے
اقربا کے چلا جانا درست ہے مگر جسکے جانمین اوسکو دہشت ہو تو اوسکو رعایت کرنا مناسب
ہے جنازیکے ساتہہ چلنے والے اپنے دلون مین خدا کا خوف کرتے ہوے اور اپنے
گناہون اور موت کو یاد کرتے ہوے غمناک صورتین لون مین گناہون سے توبہ کرتے ہوے
چلین اور دنیا کی باتین کرتے ہنستے ہوئے نہ چلین بلکہ خاموش ہین بضرورت بات
کرین جنازیکے ساتہہ چلتے ہوے کلمہ یا درود یا قرآن مجید یا کچہہ اور ذکر الٰہی پکار کر پڑہنا
مکروہ تحریمی ہے جیسے عادت اس زمانہ کے عوام الناس مین ہے بہتیرے آدمی اس مسئلے سے بیخبر ہین

لیکن اگر چاہین تو دلمین پڑہین عورتون کا نکلنا جنازے کے ساتہہ درست نہین ہے اسلئے
کہ جب عورتین ارادہ کرتی ہین گہر سے نکلنے کا قبرون کیطرف تو خدا کی اور فرشتون کی لعنت
ہوتی ہے ماتم مین سیاہ لباس پہننا اور مردے پر آواز کرکے رونا گریبان چاک کرنا سر منہہ
سینے زانو پر طمانچے مارنا یہ سب حرام ہے دفن کرنا میت کا فرض کفایہ ہے بغلی قبر بنانا
سنت ہے اگر زمین کہین کی نرم ہو کہ بغلی قبر نہ بن سکے تو صندوقی قبر ہی بنانا درست ہے
بغلی بنانیکا طور یہ ہے کہ میت کے برابر طول اور گہری ایک آدمی میانہ قد کے سینے کے
برابر کہودی جاے پہر اوسمین قبلہ کیطرف بغل مین زمین سے لگا کر اوتنی ہی لانبی اور کہودی جاے
اسقدر چوڑی کہ اوسمین مردہ بخوبی سما جاے اس جگہہ کو لحد کہتے ہین اوسمین مردیکو اوسی پہلو
پر لٹا دین اور منہہ اوسکا قبلہ کیطرف کر دین اور اوسکے پیچہے ایک مٹی کا تکیہ لگا دین تا کہ منہہ اوسکا
قبلہ کیطرف سے پلٹ نہ جاے پہر کچی اینٹین یا لکڑیان وغیرہ لحد کے منہہ پر رکہکر بند کر دین پہر
اوسمین مٹی ڈالکر قبر بنائین صندوقی قبر بنانیکا یہ طور ہے کہ لانبی اور گہری اوتنی ہی
کہودی جاے لیکن چوڑی اسقدر ہو کہ اوسمین دونون بغلون سے لگا کر کچی اینٹین چن دین یا لکڑیان
یا تختے کہڑے کر دین اور مردے کیلئے اوسمین کشادہ جگہہ ہے اس صندوقی قبر مین لحد
نہین کرتے پہر مردیکو اوسمین رکہین بعد اوسکے اون کچی اینٹون پر کہ چنی گئی ہین یا تختون
یا لکڑیون پر کہ کہڑی کیگئی ہین رکہہ کے چہت بناوین مگر اس وضع سے کہ مردے سے جدا
رہے پہر اوسپر مٹی ڈال کے پوری قبر بناوین اونچا کرنا قبر کا زمین سے ایک بالشت تک
سنت ہے اگر قدرے زیادہ ہو تو مضایقہ نہین قبر کو چوکون مدور نہ بنائین بلکہ اوسے
ڈہلوان مثل کوہان شتر کے ہو مردیکو جسقدر لوگ بخوبی قبر مین اوتار سکین اوتارین اسمین
کچہہ عدد معین کی شرط نہین ہے لیکن چاہئے کہ اوتارنیوالے قوی ہون کہ مردیکو آرام

اور آہستگی سے لا کر قبر مین رکھین عورت کو قبر مین اوسکے محارم اوتارین جیسے کہ بیٹا یا باپ
یا بھائی اگر یہ نہون تو جو اقربا اوسکے کہ نزدیک ہون قرابت مین وہ اوتارین یہان تک کہ
قریب کے موجودیت مین بعید نہ اوتار مگر جو ضرورت ہو تو بعید کے اوتارنے مین بھی
کچھہ مضایقہ نہین میت کے اوتارنیکے واسطے عورتون کو قبر مین آنے دین اسلیئے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون اور کافرون کا قبر مین داخل ہونا منع فرمایا ہے جب میت کو
قبر مین رکھین تو پڑہین بسم اللہ علی ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب میت کو قبر مین رکھہ چکین تو گرہین کفن کی کھول دین منھہ دکھانا میت کا قبر مین جائز ہے
جب تختے رکھہ چکین تو تختون پر تین لپ بھر بھر کے سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے
اول بار کی مٹی ڈالنے مین یہ پڑہنا چاہئے منہا خلقنٰکم دوسرے بار کی مٹی ڈالنے
مین یہ پڑہے وفیہا نعیدکم تیسرے بار مین یہ پڑہے ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ
قبلہ کیطرف قبر مین داخل کرنا مردیکا مستحب ہے مردیکے نیچے چادر یا کچھہ کپڑا بچھانا
قبر مین مکروہ ہے اگر کہین کی زمین بہت نرم ہو یا ریتلی ہو کہ قبر نہ بن سکے تو میت کو
تابوت مین رکھکر گاڑنا درست ہے خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا پس اگر
تابوت مین گاڑین تو سنت ہے کہ اوسمین مٹی کا فرش کرین اور اندر کیطرف بھی
مٹی سے لیس دین دفن کرنیکے بعد پانی چھڑکنا قبر پر مستحب ہے طور اوسکا یہ ہے کہ
پہلے سرہانے سے پائینتی تک قبلہ کیجانب تین بار چھڑکا جاوے پھر اوسطور دوسری
جانب کو جتنی مٹی قبر کی ہو اوتنی ہی اوسپر ڈالے زیادہ اور کم کرنا اوس سے مکروہ ہے
دفن کیوقت عورتکی قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے تختے رکھنا عورت کی قبر پر سر کیطرف سے
مستحب ہے اور مرد کی قبر پر پاؤن کیطرف سے اگر تختے رکھتے ہین سوراخ باقی بچا

تو بند کرنا اوسکا مستحب ہے تا کہ مٹی مردے پر نگرے کچی اینٹین لحد کے منھ پر رکھنا
مستحب ہے اور بوریا رکھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا مکروہ اور بعضون نے
کہا درست ہے پکی اینٹین یا مضبوط لکڑیان لحد کے منھ پر رکھنا مکروہ ہے مگر جس جا
درندون کے خوف و خطر ہو تو محافظت کیلئے میت سے ذرا فرق سے رکھنا درست
ہے دفن کرنا میت کا رات مین مکروہ نہین ہے لیکن دن مین بہتر ہے میت کا
دفن کرنا اوس گورستان مین بہتر ہے کہ جسمین علما اور صلحا اور بزرگ مدفون ہون
جب میت کو دفن کر چکین تو مستحب ہے کہ تہوڑی دیر تک وہان قرآن مجید اور دعا
اور درود پڑھتے رہین اور پڑھنے کا ثواب اوسکی روح کو بخشین اور اوسکے حق مین
مغفرت اور ثابت قدم رہنا جواب و سوال مین خدا سے درخواست کرتے رہین اور وہ
جو اس زمانہ مین رسم ہے کہ میت کو دفن کر کے چالیس قدم سب چلے جاتے ہین پھر وہان سے
لوٹ کر قبر پر آکر فاتحہ پڑھتے ہین بدعت اور مخالف سنت کے ہے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ مردہ کی دفن کے بعد اسقدر قبر کے قریب ٹھہرین جسقدر کہ ایک اونٹ کے
ذبح کرنے اور اوسکی تقسیم مین وقفہ ہوتا ہے اصل مطلب یہ ہے کہ مردہ کو بوجہ اسکے
کہ یہ منزل اول ہے وحشت ہوتی ہے اور یہ وحشت اوسکے حق مین مضر ہے پس حسب
مندرجہ بالا وہان ٹھہرنا اور اوسکے حق مین دعائے خیر کرنا ضرور ہے جو قبر ٹوٹ جاتی ہو اسکا
درست کرنا جائز ہے مگر ویسی ہی چھوڑ دینا بہتر ہے کہ مومن کی ٹوٹی ہوئی قبر پر خدا کی رحمت
ہوتی ہے قبر کی گچکاری کرنا اور مٹی سے لیپنا اور اوسپر لکھنا اور عمارت بنانا نزدیک
محققین فقہا کے یہ سب مکروہ ہے لیکن بعضی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ سوائے گچکاری کے
پچھلے تین باتین درست ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل چہل و نہم آداب تعزیت کے بیان میں

واضح ہو کہ تعزیت کرنا مستحب اور مؤکد سنت ہے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جو شخص تسلی دے کسی مصیبت زدہ کو تو اوسکو مصیبت زدہ کے مانند ثواب ملیگا مصیبت
زدہ اس سے مراد ہے کہ اوسکا کوئی مر گیا ہو یا اور کسی آفت میں گرفتار ہوا ہو جو کوئی اسکو
صبر کرنے پر رغبت دلاتا ہے اور اسکے پاس جاکے یا خط و کتابت سے اوسکی تسلی کرتا
ہے تو اوسکو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے جیسا آفت رسیدہ کو صبر کرنے پر اجر ملتا ہے
اسلئے کہ یہ شخص اوسکے صبر کرنیکا باعث ہوا ہے مستحب ہے کہ تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہے
اسکے بعد پھر مکروہ ہے لیکن اگر تعزیت کرنیوالا یا مصیبت زدہ اوسوقت حاضر نہو تو
جب ملے اوسیوقت تعزیت کرنا جائز ہے لیکن دو مرتبہ تعزیت کرنی مکروہ ہے اور قبل
دفن کرنیکے تعزیت بہتر نہیں مگر جو اہل میت پر بہت غم والم ہو تو قبل بھی مضایقہ نہیں
تعزیت میت کے سب اقربا کے پاس جاکر کی جانا مستحب ہے لیکن جوان عورت کے
پاس جانا منع ہے مگر جس سے کہ ازروی شرع پردہ نہو تو اوسکو درست ہے اور طریقہ تعزیت
کا یہ ہے کہ پہلے مصیبت زدہ کو سلام کریں پھر اوس سے مصافحہ کریں اور نہایت تواضع
وانکسار سے پیش آئیں اور فضول باتیں نہ کریں اور نہ مسکرائیں بلکہ اوس سے یہ کہیں اللہ تعالی
میت کی بخشش کرے اور تجھکو اوسکی مصیبت پر صبر نصیب کرے اور ثواب عطا
فرماوے تعزیت کے سب لفظوں سے بہتر وہ لفظیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا وہ یہ ہیں ان للہ ما اخذ ولہ ما
اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی یعنے اللہ ہی کا ہے جو چیز اوسنے لے لی اور اوسی کا ہے جو چیز اوسنے دی
اور ہر چیز کا اوسکے نزدیک ایک وقت مقرر ہے یا یوں کہے اعظم اللہ اجرک واحسن

عزائك و غفر لميتك مستحب ہے کہ ایسے کلمات تعزیت مین کہے کہ جن سے
اہل مصیبت کے دل پر صبر اور تسکین حاصل ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل رضی اللہ
تعالی عنہ کیلئے اونکے بیٹے کی مرنیکی مصیبت مین جو کلمات کہ ارشاد فرمایا تہا اوسکا
حاصل یہ ہے کہ مال اور اولاد اور عیال ہمارے خدا کی بہتر بخششین ہین اور اوسکی عاریتین
ہین ہمارے پاس کہ ہمین کچھ ہی فائدہ لیتے ہین ہم اون سے چند روز پہر ان سبکو لے لیگا ہم سے
پس جس وقت کہ دی اوسنے یہ سب نعمتین ہمکو تو حق اوسکا شکر ہے اور جبکہ لے لے تو
حق اوسکا صبر ہے اور تیرا بیٹا تیرا خدا کی بہتر بخششون سے اور اوسکی عاریتون سے
فائدہ لیا تو نے اوس سے خوشی اور نیک حالی مین پہر لے لیا خدا نے اوسکو تا کہ
اجر دے تجھکو جزع فزع مت کر کہ یہ ضایع کر دیگا تیرے اجر کو اگر ظاہر کیا جاے کچھ تیری
مصیبت کا ثواب تو خواہ مخواہ تھوڑا جانیگا تو اوسکے مقابلہ مین اپنی مصیبت کو پس
امیدوار رہو تو اللہ تعالی کے وعدے کا یہان تک کہ تمام ہو چکے پس چاہئے مسلمانون کو کہ
ایسے ہی کلمات تعزیت مین کہین مردے کی تعلی کا ذکر کرنا منع ہے اسلئے کہ جب اوسکی
تعلی کوئی کرتا ہے تو فرشتہ قبر مین اسکو جھڑکے کہتا ہے کہ تو ایسا تھا جیسا یہ کہتے
ہین کافر کیواسطے بہی تعزیت کرنا درست ہے مگر اوس سے یون نہ کہے کہ بخشے اللہ
تعالی تیرے مردے کو بلکہ یون کہے کہ اللہ تعالی اوسکا عوض دے تجھکو مستحب ہے کہ اہل مصیبت
اکثر اوقات پڑہتا رہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اگر تعزیت کرنیوالا
اہل مصیبت کو کہے کہ بڑی مصیبت پہونچی تجھے بعضون نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے بعضون نے
کہا کفر تو نہین لیکن بڑی خطا ہے مستحب ہے محلے والونکو اور اون دوستون کو جو
قرابت رکھتے ہون کہ طعام پکا کر مصیبت والون کے پاس بہیجین اگر اہل مصیبت طعام کہانیمین

اونکو سمجہا کے کہلاوین اسواسطے کہ اگر وہ زیادتی غم یا حیا کے سبب سے نہ کہاوینگے تو اونکو ضرر ہو جائیگا پہر ضروری کاروبار مین حرج واقع ہوگا اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ تین دن تک کہانا بہیجنا درست ہے اسلئے کہ یہ تعزیت کے دن ہین ضیافت لینا اہل میت سے مکروہ اور بدعت شنیع ہے جیسے عوام الناس ان دنوں مین لیتے ہین خصوصًا دیہات مین کہ اگر اہل میت ضیافت نہ دے تو نہایت مطعون اور بدنام کرتے ہین خدا اونکو نیک توفیق دے

فصل چہلم آداب زیارت قبور کے بیان مین

واضح ہو کہ زیارت قبرون کی مستحب ہے اسلئے کہ زیارت بیرغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرتکو اور طریقہ زیارت کا یہہ ہے کہ جب قبرون کے پاس جاکے تو زیارت کرنیوالا قبلہ کیطرف اپنا منہہ کرکے یہ دعا پڑہے السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ اور بعضون نے کہا ہے کہ اپنا منہہ میت کے منہہ کے سامنے کرکے اوسپر سلام پڑہے اور دعا کرے اور مستحب یہہ ہے کہ سورہ یسین و سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار پڑہکے اوسکا ثواب میت کو بخشے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جس شخص نے قبرون کے پاس سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑہا اور اوسکا ثواب مردیکو بخشا تو دیا جائیگا ثواب اوسکو اسقدر کہ جتنے مردے وہان ہونگے زیارت قبور کی جمعہ کیدن بعد نماز کے بہتر ہے اور ہفتہ کو شب مین آفتاب نکلنے تک اور پنجشنبہ کو اول روز اور آخر روز مین مومنین کی روحین جمعہ کی شبکو چہوٹتی ہین پہلے آتی ہین اپنے قبرونکو پہر اپنے گہرونکو اور روز عیدین کی اور محرم کی شب مین اور شب برات مین بہی روحین مومنین کی اپنے گہرونکو آتی ہین پہر آواز نرم سے اپنے اقربا ونکو کہتی ہین کہ ہمارے واسطے کچہہ خیرات و صدقات کرو پس اگر اونہون نے کچہہ کیا ہے تو دعا دیجاتی ہین ورنہ ناخوش ہوکر چلی جاتی ہین قبرستان

مین ننگے پاؤن جانا مستحب ہے اور قبر پر بیٹھنا یا اوسپر تکیہ کرنا اور ہاتھ لگانا اور آگ جلانا اور اوسپر
کسیطرح نماز پڑھنا اور اوسکو روندنا اور اوسپر پیشاب اور پاخانہ منع ہے پہولون کے درخت یا سبز
گہاس یا کچھہ اور سبزی کی قسم سے قبر پر چڑہانا بہتر ہے کہ جبتک وہ تر و تازہ رہتا ہے خدا کی ثنا کرتا ہے
اور میت کو اوسکی تسبیح سے انس ہوتی ہے اور زائر کو چاہئیے کہ میت کا ویسا ہی ادب لحاظ کرے
جیسا کہ اوسکی زندگی مین کرتا تہا یعنے اگر دنیا مین بسبب اوسکی بزرگی کے ادب کی راہ سے اوس سے
دور بیٹھتا تہا تو زیارت کیوقت بہی اوسکی قبر سے دور کہڑا رہے یا بیٹھ جاوے اور جو زندگی مین
اوسکے قریب بیٹھتا تہا تو اب بہی قریب بیٹھے اور مراد بزرگی سے یہ ہے کہ متوفی ناتے کی راہ سے
بڑا ہو جیسے والدین وغیرہ یا دین کی جہت سے بزرگ ہو جیسے استاد پیر عالم درویش وغیرہ اور سلام
پڑہنے کے وقت سلئے ادب کرنا چاہئیے کہ میت سلام کرنیوالیکو پہچانتی ہے اور اوسکا جواب دیتی ہے
عورتونکو قبرونکی زیارت کیواسطے جانا منع ہے اسلئے کہ وہ بہت نرم دل اور بے صبر ہوتی ہین ذرا سے
صدمے مین جزع اور فزع کرنے اور رونے پیٹنے لگتی ہین اور اکثر نادان عورتین بد عقیدگی کی وجہ سے
ایسی جگہون مین کفر و شرک مین مبتلا ہو جاتی ہین خصوصاً آج کل کے جاہل لوگ دین سے بیخبر جو
قبرون پر جاکے روتے اور پیٹتے ہین اور اونکا طواف کرتے ہین اور میت سے مراد مانگتے ہین اور
حاجت روا سمجھتے ہین یہ سب افعال منع اور شرک و بدعت ہین لیکن اگر اہل میت صاحب مقدور ہو اور کچھہ خیرات
کرے تاکہ میت کو ثواب پہونچے تو بہتر ہی اور مستحب ہی کہ ولی میت کا اول شب کو کچھہ تصدق اپنے
مقدور کے مطابق کرے اور اگر محتاج اور تنگدست ہو تو چاہئیے کہ دو رکعت نفل پڑہکر ثواب اوسکا مردے
کی روحکو بخشے امید ہی کہ اللہ تعالی میت کو بخشدیگا اس نماز کی ہر رکعت مین بعد الحمد کے دس مرتبہ آیۃ
الکرسی اور سورہ الہکم التکاثر پڑہنا چاہئیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ اول شب میت پر سخت
ہوتی ہی پس رحم کرو تم اپنے مردون پر خیرات کرنے مین ط

خاتمہ

یہ بندہ ناچیز خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ برکت اپنے حبیب حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رسالہ کو تالیف و رشتۂ تحریر ۱۳۱۱ ہجری مقدسہ میں عہد مبارک اعلیٰ حضرت قدر قدرت نظام الملک آصف جاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و زمان وزارت عالیجناب معلی القاب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی و بحمایت قدردان اہل کمال سرچشمۂ جود و فضال مہاراجہ راجہ رام بہوپال بہادر والی کہستان کدوال ختم کرایا الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً میں امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں اس عاصی کو دعاء خیر سے مستفید فرمائیں

قطعہ تاریخ از مؤلف

بپاس خاطر احباب ذی شان | نوشتم این کتاب نیک انجام
مؤلف از سر بہجت رقم زد | مرتب شد دلا برہان احکام
۱۳۱۱ھ

ولہ

کرد تالیف چون من مسکین | این کتاب معلم الآداب
گفت تاریخ طبع از سر ہوش | نسخۂ لاجواب و عمدہ کتاب
۱۳۱۱ھ

تقریظ نتیجہ فکر معلی سرآمد علما و فضلا اکمل الکملا ابلغ البلغا عالیجناب فیضمآب مولانا مولوی ملا عبد القیوم صاحب ڈپٹی کمشنر انعام صوبہ گلبرگہ

بر سراپای برہان الاحکام فی آداب الاسلام گذشتم راستی برہانی است قاطع و حجتی است ساطع بر استعداد و خوش سلیقگی مؤلف کتاب بلاد عراق در نظر من شایستہ مرکند صحیح ثنا و مصداق این شعر است

کتاب فی سرایرہ سرور | مناجیہ من الاحزان ناجی

سرت فی جسم معتدل المزاج		کراح فی زجاج او کروح

ہمانا بکار آمد پیر و جوان ہی ہست طفل دبستان خدا مولف را جزای خیر دہاد و ہمہ اہل اسلام را توفیق تخلق با خلاق مسطور و مذکور کتاب ہیا کناد

تقریظ و تاریخ رشحۂ قلم اعجاز رقم منبع البرکات مجمع الحسنات شناسای مراتب صعود و نزول فی اثنای مطالب نفوس و عقول جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول وکش ظہوری ملک الشعرا عالیجناب مولانا مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی مددگار ناظم صاحب ضلع خانجات ملک سرکار عالی

فروان حمد و شکر اوس علیم دانا کے لیے سزاوار ہے جسکی ذات اپنے تصدیق وجود پر آپ ہی برہان و دلیل ہے بے نہایت درود اوس ادب آموز آداب شریعت کو زیبا ہی جسکی ذات ہو نا کشف علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل ہے نامحدود احسان اون حضرات اصحاب کبار و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کا جنہون نے آداب اسلام بدلایل و احادیث خیر الانام ہمکو سکہایا اور بے انتہا منت ہے اون ائمہ کبار رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی جنکی قوت اجتہادیہ نے طریقۂ اتباع سنت سنیہ و مسایل فقہیہ ہم تک پہونچایے ہمکو اون پیروان دین متین کا بہی تو دل سے شکریہ ادا کرنا ضرور ہے جو لوگ ان احکام شرعیہ کو بحسب مصالح اوقات او نان عوام کو بتفہیم قایق علوم سے آسانی کیجانب رجوع کر رہے ہین ہم منت اوٹہا نا اون بزرگوارون کا بہی لوازمات سے جواپنی زبان خیر میں ہر مطالب مضامین خلاصہ کتب عربیہ کو سلیس زبان مین اردو مین تالیف کرکے دریا کو کوزے مین بہر رہے ہین منجملہ ان حضرات کے ہم اگر مولف کتاب ہذا مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب حیدرآبادی ابن مولوی محمد سراج الدین صاحب مرحوم کو بہی سمجہین تو بجا ہے اور اس کتاب برہان الاحکام فی آداب الاسلام کی تالیف طبع و انتخاب سال

ہیں اونہوں نے جو جو دقتیں ہمارے لئے آسان فرمائے ہیں اونکی ذات پر ہم جس قدر
فخر کریں زیبا ہے الحمد للہ ہمارے ملک دکن میں بھی ایسے فرد منتخب موجود ہیں جنکے وجود سے
عالم فیضیاب ہو السنۃ للہ ہمارے فرقہ اسلامیہ میں ہرچند کوشش نہ کوئی قرض کفایہ ادا کرنیوالا
پیدا ہوتا ہے جس سے زمانہ کامیاب ہو مگر در اصل اس زمانہ اخیر کی تعلیم کیلئے ایسی
کتاب کی تالیف ہونا ضرور تہا جسکا ثواب مولف نے حاصل کیا ہے اور اس کتاب
کو جو عمدہ دار یا رئیس تعلیم اطفال اہل اسلام میں داخل کرنیکی سعی کرے اوسکے لئے
یہ کام عبادت ہو رہا ہے میں اوسکی تعریف میں زبانکو قاصر سمجھکر قطعہ تاریخ و فقرہ دعائیہ
پر ختم کلام کرتا ہوں تا وہ دعا مقبول انام ہو الہی تیرے فضل و کرم بے نہایت سے بحصول
مرادات دینی و دنیوی مولف کا بخیر انجام ہو

قطعہ تاریخ

چو برہان محقق کرد تالیف — کتاب عمدہ در آداب اسلام
معلی گفت سال انطباعش — کتاب مستند برہان احکام

رای عالیجناب معلی القاب والاخطاب نواب نادر بہبود علی مرزا صاحب بہادر سوم تعلقدار و مددگار ناظم اول تعلقدار صاحب ضلع رائچور

رسالہ برہان الاحکام فی آداب الاسلام مولفہ مولوی حاجی محمد برہان الدین صاحب متمد
راجہ صاحب بہادر گدوال میں نے دیکھا یہ رسالہ نہایت ہی عمدہ ترتیب سے تالیف کیا گیا ہے
عبارت بھی سلیس اردو ہے اور نہایت کار آمد روزمرہ آداب جمع کئے ہیں بالخصوص اس
زمانہ میں طلبہ کے درسی کتب میں اگر شامل کیا جاوے تو میرے خیال میں طلبہ کیلئے نہایت ہی
مفید ہے اگر مجھے موقع ملیگا تو میں بالضرور نواب عماد الملک بہادر سے ذکر کرونگا

تقریظ دلپذیر و تواریخ بے نظیر تراوش طبع عالی مصدر نازک خیالی عالم مدقق فاضل محقق نکتہ شناس کیتا ناظم بیہمتا جامع الکمال مجمع الافضال کلام معجز نظام سحبان ہمپایہ الہام ملک سخندانی بلاد معانی رائیس حضرت الحاج ابو المعالی مولوی محمد فصیح الدین حسین صاحب لفٹنٹ کورٹ انسپکٹر ضلع رائچور تلمیذ حضرت متعالی صاحب مدظلہ العالی

سبحان اللہ یہ کتاب ہے یا ادب اور اخلاقی مضامین کا گنجینہ یہ رسالہ ہے یا اسلامی مطالب کا خزینہ یہ کوئی اندرونی امراض کا نسخہ ہے یا اصلاح دماغ کیلئے لخلخہ یہ ایک پاک تالیف اور مخدومی جناب الحاج مولوی محمد برہان الدین صاحب کی عرق ریزی کا نتیجہ یا یون کہئے کہ انکے بے بہا کوشش کا ثمرہ یہ تو یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ہم مسلمانون کیلئے ایک بڑا مستحکم اصول واں درخشنده پیمانہ اور ان اخلاق کو جو تخلقوا باخلاق اللہ کے مصداق ہیں دو عبارتین نہایت صاف سمجھا دی ہے واقعی یہ کتاب اوس قابل ہے کہ ابتدا سے تعلیم مین شریک کیجائے اور ہر مسلمان کے سر اور آنکھون پر جگہ پائے خدا تعالی مولوی صاحب موصوف کو اسکا اجر عظیم عطا فرمائے اور سب کو

اسکے عمل کی توفیق والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

تواریخ

چو فصل بہار آمده بر زمین	ہمین مژده آمد بے مسلمین
دریں روز مطبوع شد این کتاب	ز تالیف ذیجاه برہان دین
ہمہ پر ز مضمون پر آب و تاب	معانی است شیرین تر از انگبین

مطالب گران قیمت و لاجواب — چو چشمه [illegible] گنج آفتاب
بیاض است یا دیگش روی حور — سو دست یا سنبر [illegible]
کشیده خط نسخ بس با حسن — خط خوب این سطر [illegible]
یقیناً تصدق شود بر زبان — بهر سطر این گیسوی عنبرین
بهر نقطهٔ این بگردد نثار — سویدای دل [illegible]
درین کهنه سالی بچشم فلک — بیاید کتابی [illegible]
همی گویدت هرکه بیند کتاب — برآن کاتب خوب [illegible] آفرین
دهد بیکران اجر در دو جهان — ترا خالق آسمان و زمین
زهی سال فصلی نوشتم نفیس — خوشا باب برهان [illegible]

ایضاً

چاپ گردید این کتاب بفضل از فضل حق — نام پاکش در حقیقت خوب تر مصرع گشت
سال تاریخش چو پرسیدم ز هاتف [illegible] — شد ندا برهان احکام این عجب مصرع گشت
۱۳۱۱

ایضاً و صنعت صوری و معنوی یابته سنه عیسوی و هجری

زهی کتاب برهان مبین شده تالیف — چو نسخه که برو جان و دل نثار بود
نفیس هجری هم سال عیسوی لی طبع — هزار و هشت صد و نود و چهار بود
۱۳۱۱

تقریظ چکیدهٔ کلک گوهرسلک علامهٔ زمان فهامهٔ دوران سرشته دیدهٔ صنایع عجیبه خال چهرهٔ بدایع غریبه فضیلت دستگاه جناب مولوی سید عبید الله صاحب وکیل درجهٔ اول مجلس عالیه عدالت سرکار عالی خلف الصدق حضرت مولوی سید حامد عباس صاحب مرحوم

نتیجۂ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قندھاری قدس سرہ

پسندیدہ ہیں سارے آداب اسلام
بہت ہی خوب ہیں آداب اسلام

تمام عقلا کا اتفاق ہے کہ حقیقتاً اسلام ہی ایک ایسا سچا ہادی اور اچھا رہنما ہے جسنے تمام بنی نوع انسان کی اصلاح اور بہبودی کے وہ عمدہ عمدہ طریقے اور آئین وضع کئے جن سے نہ صرف مسائل عبادات اور مسائل ریاضات اور اصلاح آخرت اور افلاح عاقبت سے واقفیت ہوئی بلکہ قوانین معاہدات اور آئین معاملات اور آداب معاشرت اور اطوار موافقت بھی ایسی عمدگی سے بتلا اور ایسی درستی سے جتلائے جس سے بڑھکے بتلانا کسی اعلیٰ سے اعلیٰ حکیم کے امکان میں نتھا اور اوسکے اعلیٰ ماہرین اور عمدہ واقفین نے بھی جنکے عام القاب علمائے اعلام اور خاص خطاب فقہائے اسلام ہی اسکے مسایل میں وہ وہ موشگافیاں اور نازک خیالیاں کین ہیں جنکی نزاکت اور متانت حکمای انگلستان کی بھی مسلمہ ہے مگر کل مسایل کچھ ایسے دقیق عبارات اور متین اشارات اور مشکل بیانوں اور مجمل بیانون میں مدون اور مبین تھے جنکی تعلیم و تعلم اور تفہیم و تفہم نہایت دشوار تھی خصوصاً تعلیم صبیان اور تربیت نسوان بہت ہی [illegible] تھی الحمد للہ کہ اندنوں ہمارے ایک معزز فاضل اور مکرم کامل جناب حاجی مولوی محمد برہان الدین صاحب نے جو مہاراجہ گدوال کے جلیل القدر عہدہ دارون میں ہیں اوس دشواری اور دقت کو نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ مبدل فرمایا یعنی مولوی صاحب موصوف نے اردو زبان میں اسلام کے ان تمام آداب کو نہایت عمدہ ترتیب اور بہت ہی اچھی ترکیب سے جمع فرمایا جس سے زیادہ سہل اور آسان اور فائدہ بخش اور

نفع بیان ہونا مشکل ہے میری دانست مین مولویصاحب ممدوح نے وہ کام کیا ہے
جسکی ملک اور زمانہ کو نہایت ضرورت تھی اور یہ رسالہ جس غرض کیلئے ترتیب
دیا گیا ہے اوس غرض کی تکمیل کیلئے نہایت ہی کافی اور وافی ہے

تقریظ ریختۂ خامۂ بلاغت شمامہ منشار عندلیب شاعر نامی صفیر فرمانزوا
قلمرو سخندانی سرآشای شیوا بیانی عالی نژاد والا نہاد جناب مولوی
محمد سجاد حسین صاحب سجاد منشی محکمہ اول تعلقداری کلبرگہ

خدایا قسم ہے اپنی معبودیت کی کہ دین سے بغیر برہان محبت کے تیری عبودیت مطلق
کو بجان و دل قبول کیا فاشہد ان لا الہ الا اللہ بندگان قرب منصب کیا اور مین کہ
الست بربکم کے ساتھ بلی کہنے والون مین ایک مین ہی ہوا تو شوق تجلی طور
اور شمع وادی ایمن ہے اگر کسی کی راہ ارنی کی اولگانیوالی ہے تو ہمین برج کوکب
تابان رسالت جسکا لقب سراجا منیرا اور بشیرا ونذیرا ہے ظلمات جہل
ابدی تجلی گاہ مین لیجانیکو کافی ہے فاشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد خاکسار راقم سطور عرض پرداز ہے کہ جناب حاجی
محمد برہان الدین صاحب ابن الحاج جناب محمد سراج الدین صاحب مرحوم نے جو رسالہ تحریر فرمایا
ہے جسکا نام برہان الاحکام ہے سر مفید الاسلام سنہ آداب معاشرت ومعاد کا
گنجینہ ہے جسکا ہر لفظ خاتم عقاید کا نگینہ ابتدا ولادت سے منزل اولین آخرت تک صفحہ
راستہ بتایا ہے تمام مشکلات زندگی کو آسمان کر دکھایا ہے مسلمانون پر احسان عظیم کیا ہے
سچ پوچھو تو بڑا کام کیا ہے اس جامعیت کیساتھ اردو مین ایسی کتاب نایاب ہے سبحان اللہ
کیا کہنا ہر بات اوسکی لاجواب ہے تقسیم فصول مین نہایت دقت نظر کیگئی ہے ہر مطلب کیا

ایک راہ صاف مقرر کیگئی ہے چالیس فصلون پر اسکی تقسیم اس خوان نعما کا فیض
عمیم ہے احادیث معتبر اور اقوال مستند کا حوالہ نہایت سلیقہ سے دیا گیا ہے کتب
معتبرہ فن سے اقتباس مناسب کیا گیا ہے کوئی بات اپنی ایجاد نہیں سند موجود ہے
ہر جزئیہ کیلئے کلیہ خاص ہے ردو ہے الحق مولف بزرگوار نے اسلامی حقوق کا نمونہ دکھایا
معاد و معاشرت کا طریق آسان بتایا ہے خدا کرے یہ رسالہ مقبول خاص و عام ہو
مولف و ناظرین و راقم سطور کا بخیر انجام ہو این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ و تاریخ نتیجہ فکر بلند آسمان پیوند شمع افروز محفل شعر و سخن رونق بخش مضامین جدید و کہن غازہ ابروی سخنوری گلگونہ رخسار نکتہ پروری عالیوقار والا تبار جناب سید غلام محمد صاحب طراز جاگیردار

صانع مطلق نے اپنی صنعت کاملہ سے نوع انسان کو ایسا ذی جوہر و خردمند پیدا
کیا ہے اور اوسکے گنجینۂ دل و خزینۂ سینہ مین وہ وہ جواہر کمال و ہنر بیمثال رکھا ہے کہ جسکی
رنگا رنگی دانش انجلائے عقل و بینش کے دیکھنے کو آنکھ مہر و ماہ کی جھپکی جاتی ہے
اور فرشتون کے چشم مین بھی تاریکی آتی ہے انسان ضعیف البنیان بظاہر ایک مشت
خاک او خفیف و مجہول ہے مگر اوسکے وجود مین چارون عناصر کا شمول ہے اوسکی
ہستی ضعیف گویا ایک مجمع عقول ہے ہستی انسان جملہ اوصاف ظاہری و باطنی عقل و
فہم و دانش علم سے موصوف ہے یہ بات خاص اوسکی ذات مہوش صفات پر موقوف ہے
اوسکے جوہر عقل و ہنر سے جو شئے کہ ظہور پاتی ہے ماشاء اللہ ایک مستند و مشہور ہو جاتی
ہے آپ کمال کا ہر کام اس دار ناپائدار مین ہر وقت یادگار ہے بلکہ فیض بخش ہر کہ و مہ و ہر
دیار و امصار ہے چنانچہ میرے ایک مکرم و محترم رفیق و دلنواز شفیق و مسانج مہر

وعنایات منبع لطف و نوازشات کریم الاخلاق عمیم الاشفاق جناب الحاج الحرمین الشریفین
محمد برہان الدین صاحب ادام اللہ افاداتہم جنکا وطن دیار دکن ہے موضع بسیری متعلقہ
نرساپور ضلع اندور جناب کا مولد و مسکن ہے موضع مذکور آپکے بزرگوں کی جاگیر ہے
شریف ملک میں انکی توقیر ہے آپ قریشی شیخ فاروقی ہیں اور اولاد زبدۃ السالکین
زبدۃ العارفین حضرت مولانا و مرشدنا عبد الغفار عرف شیخ بڑے صاحب حقانی ہیں انکے
اوصاف حمیدہ اخلاق برگزیدہ مشہور جابجا ہیں اور آپ بوجہ ملازمت سرکار
رائچور میں سکونت فرماتے ہیں رسالہ فرخندہ فرجام نسخہ برہان الاحکام فی آداب الاسلام
تالیف فرمایا ہے مسایل فقہ کو آسان کردیا ہے اور اس ایک کتاب نفیس کے چالیس فصل
کئے ہیں ماشاء اللہ کیا ریزہ کا ادب پارہ کے مسائل ہیں فصل کئے ہیں یہ نسخہ
مسایل ہے اسکا ایک ایک ورق مملو از آداب ہے اور
عبارت سلیس الفاظ مرغوب واقعی نسخہ یادگار زمانہ ہے فیض بخش ہر طفل و جوان و پیر
ہے جناب مولف کی تعریف اگر رقم کروں ممکن نہیں کیونکہ ہزار زیر قلم کروں لہذا جناب
کسیف نے مضمون کو تمام کیا ہے باختصار فراوان اسی آغاز کا انجام کیا ہے

نظم

لکھا وہ نسخہ آداب دین مرے مکرم نے
فقیہوں کو بھی اک حیرت ہوئی جس کے مسائل سے

یہ باغ فیض کے گل طالبان دین اگر چن لیں
جھلکنے میں نرالا رنگ ہو جائیں عنادل سے

نہیں جو شاہد مضمون کو ہے غازہ پیرائی
بہار حسن پیدا ہے عبارت کے شمایل سے

ہمیں معقول کیجانب توجہ گر ہوئی یکدم
تو قایل کردیا ہے خوب برجستہ دلایل سے

یہ نسخہ آپکا ایک مجمع فیض دو عالم ہے
عیان ہو حال کوئی دیکھ لے گر دیدۂ دل سے

نہیں ممکن بیان تعریف اس مضمون عالم کا	لہذا یہ دعا خیر ہے ہر دم مرے دل سے
رہے سرسبز تا حشر صباحت گلشن	رہے عالم ہمیشہ فیضیاب اسکے مسائل سے
تجلی بخش ماہ جسکی ہو اور خورشید گردون	ضیا بخشے دل طالب کو یہ اپنے دلایل سے
رہے نام مصنف حشر تک باخیر و نیک یہاں	یہی ہے بس دعا شام و سحر طالب کے دل سے

تاریخ

شدہ ترتیب چون این نسخہ خوب	آنکہ یکتا ہست در آداب اسلام
سن او طراز فرد ادب گفت	شدہ تصنیف وہ برہان الاحکام

۱۳۱۱ھ

ایضاً

یہ نسخہ تالیف حق آگاہ چھپا	بے شبہ و شک خوب یہ واللہ چھپا
طالب دل صاف سے تاریخ ہوئی	یہ نسخہ تعلیم ادب واہ چھپا

۱۳۱۱ھ

قطعہ و تاریخ نتیجہ طبع وقاد وحید اعصار شمع شبستان اہلبیت بہار گلستان قابلیت منشی سخنور شاعر شیرین گفتار ماہ منیر آسمان مہر و صفا جناب مولوی محمد مؤید الدین صاحب وفا

ہے یہ مستی میں اثر رور طبیعت نکل	دل میں آیا کہ کرون سیر چمن گھر سے نکل
موسم اچھا ہے ہوا اچھی ہے گلشن اچھا	ابر چھایا ہوا ہے چل ہی ہے سرد ہوا
آخرش از پئے گلگشت چمن چل نکلا	پہنچا جب واں تو عجب طرح کا جلوہ دیکھا
سارے مرغان چمن دل سے ستا ہیں خوشی	بلبلوں کی ہے ہر یک شاخ پہ نغمہ سنجی
کہیں کوکو نے فاختگان گلزار	کہیں خوش لہجگی طوطی شیرین گفتار

کہیں انگشت بسرہ وا نما شبنم سے سجدہ گردان تیلیل ہے کہیں غنچہ بنفشہ باران رحمت

سے وضو کرکے مستعد ادائے سجدۂ حضرت رب جلیل ہے کہین بلبل گلزار ہمہ تن گوشی
شاہد گل خار خشک منقار سے گلہائے نغمہ تر کہلا رہی ہے کہین فاختہ طوق آزادی
بگردن درویشانہ بکسوت خاکستری بالائے سرو صنوبر صدائے یاہو یامن ہو لگا رہی
ہے کہین نرگس شہلا شوق دیدار دلدار مین لسان آئینہ محو حیران کہین سنبل یاد گیسوی
جانان مین سرتاسر آشفتہ و پریشان کسی جانب شہنشاہ گل اورنگ زبرجدین
اوراق اشجار پر ہزاران شان و شوکت و طمطراق جلوہ فرما کہین شمشاد آزاد مانند
چاکران حلقہ بگوش دست بر کش استادہ ہے کہیں ایک سمت گل شبو نوجوانان باغ کی
پاسبانی کیلئے سرمۂ بیداری آنکہون مین لگائے ہو اور دوسری طرف سوسن وہ
زبان بدعا سلامتی و آبادی ملک دہیم خسرو خورشید تاج کی دست تمنا اٹہائے ہوے
قطرہ ہائے شبنم برگ زمردین پر ایسے خوشنما کہ گویا آرزندہ خزان و بہار نے در و زمرد کو
باہم پیوند دیا کسی جا لالۂ خونین سپر ہزاران داغ اندرون سینہ مین چہپائے ہوئی موجود
کہین نسترین و نسترن زبان درخشان سے مصروف حمد حضرت رب ودود خوشہ ہائے
تاک اس روش سے بیلونکے نیچے گرے پڑے ہین کہ گویا خوشۂ پروین کو سپہر گردون کے
دست بوشوق نے توڑ کر صحن بوستان کی چنگیر مین ڈالی لگائی ہے کسی گوشۂ چمن کی
بلندی پر گیسوی پیچان سنبل باران شبنم سے نم ہوکر اہتزاز نسیم سحر سے بل کہا رہے تہے
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کوئی معشوق طناز نہا دہو کر زلف عنبرین جہٹک جہٹک کر سکہا
رہی ہے آب ہوای چمن مین وہ تاثیر نمایان کہ اگر کوئی نگار سادہ عذار چند ساعت بہی
ہو تو جوش نمو سے سبزۂ خط حسن کا دامنگیر ہو شفق باوجود اس رنگینی کے اسکے لالہ زار کا
اوترا ہوا عکس نظر آتا ہی اور چرخ اطلسی اوسکے سبزہ زار کے روبرو ایک پشتہ سبز دکہائی دیتا ہے

نوازش صبا روش روش کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کرتا ہے اور سقائے ابر
جھوم جھوم کر چھڑکاؤ دیتا ہے روش روش ہموار و کیاریون میں پانی پہنچ رہا ہے سوا نہار صفا
جاری اور کنار نہر کا [illegible] نگارکاری پانی سبز دھانی [illegible]
جیسے چشمۂ [illegible] حاصل دشت ترقیم [illegible]
میوہ دار شاخون کا [illegible] ایک عجیب رنگ کی [illegible] دلکش [illegible]
وا ہم واندون میں [illegible] گلشن بہار و رنگ چمن کا معلوم ہوتا تھا
دل شائق [illegible] کہ دو چار قدم اور آگے بڑھئے اور کسی سے مستفسر حال ہو جیسے [illegible]
تو [illegible] مہمان باغ سے معلوم ہوا کہ یہ تمام [illegible] عشرت [illegible]
نشست [illegible] سبب ہے کہ ان دنون جناب [illegible] حرمین شریفین جامع [illegible] مولوی محمد [illegible]
[illegible] عالم فاضل [illegible] ایک کتاب [illegible] برہان الاحکام فی آداب الاسلام [illegible]
اور [illegible]
[illegible] آج تک [illegible]
[illegible] کتاب لاجواب ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] سعدی و صائب [illegible]
[illegible] قابل فہم ہر خاص و عام ہے [illegible] بیت السطور [illegible]
نور ہے یا تجلی کوہ طور ہے الغرض بلاشبہ یہ اعجاز [illegible] علیلان علل عقائد فاسدہ کے لیے
خوش داروی [illegible] بخش ہے کہ ہر شخص خواہ کیسا ہی کم استعداد کیون نہ ہو صرف اسکے مطالعے
سے باسانی فائدہ دینی حاصل کر سکتا ہے بالخصوص جن لوگون نے اپنے آبا و اجداد کی روش

خلاف طریقہ اختیار کیا ہے اور ... راہ سنت پر ... [illegible]

ہے میرے نزدیک جناب مولف صاحب ... [illegible]

کرامت دکھائی اللہ تعالیٰ جل شانہ دنیا ... [illegible]

عالمین کو بھی اسکے مطالعہ سے ... [illegible]

تواریخ

باغ عالم میں ... آداب دین [illegible] ... مثنوی ... [illegible]

... بہر سال ہے ... ایک ... [illegible]

ایضاً

شدہ طبع آداب اسلام زیبا ... کہ جان را ... [illegible]

ز تالیف برہان دین محمد ... سلیم و حلیم ... [illegible]

چو در خواستم سال طبعش ز ہاتف ... بگفتا وفا گو عجیب غریب

تقریظ رنگین و تاریخ دلنشین جلیلہ قلم عطارد رقم دبیر فطین شاعر جادو تقریر سخن شیرین سخن نازک خیال ... بہار گلشن خلق و تہذیب آب و تاب گوہر ... ادیب عالی وقار ابو الاتحاد جناب مولوی سید جہاندار حسین صاحب جعفری ساکن ضلع رائچور المتخلص بہ عرش

بہار آرای گلستان گیتی را نمایش و زینت افزای بوستان اسلام را ستایش در ین روز نسخہ دیدم خوشتر و کتابی یافتم مسمیٰ برہان الحق و آداب اسلام گنجینۂ درج احکام خزینہ ... تالیف مکرم المحترم جناب الحاج مولوی محمد برہان الدین صاحب ادام اللہ فیوضہم فی الحقیقہ داد اجتماع احکام حلی عرق ریزی نمودہ و نہی نعمت غیر مترقبہ برای طالبان رسانیدہ

خدا این را در تعمیم شهر اسلام سبب و تعلیم آن باعث اجر داد و تحقیق ثواب عظیم بمولف عطا فرماید

تاریخ

صد شکر شد درین زمانی ز جانفشانی — تالیف کرد خوشتر برهان نیک انجام

ای بحر خوب گفتی تاریخ انطباعش — مطبوع شد چه خوش این آداب دین اسلام

قطعه تاریخ نتیجه فکر سلیم همپایه کلیم سخن آفرین کاشف علوم شرع متین الکلام عالی مقام برگزیده اهل الله حضرت مولوی عبدالله صاحب هاشمی عباسی امروهی ملازم سرکار آصف جاهی

کتابی طبع شد مطبوع دلها — خوشا در علم آداب طریقت

سروش هاشمی گفت از سر هوش — سنش برهان احکام شریعت

تواریخ از نتائج افکار گهربار استاد کامل فن ناظم اقلیم سخن سر حلقه ارباب فضل و کمال سرخیل شعرای نازک خیال شاعر نامدار وحید دهر حضرت مولوی میر احمد علی صاحب عصر استاد نواب آصف یار الملک بهادر

عصر برهان دین خوش اخلاق — چه رساله نوشت دُر ناسفت

سال تکمیل این بمن هاتف — آداب اسلام بی نظیر بگفت

ایضاً

برهان دین مشفق عصر — بنوشت رساله هدایت

تاریخ دعائیه بگفتم — برهان الاحکام تا قیامت

ایضاً

منشی برهان دین خوش مکرم — زد در آداب یکه رساله رقم

از پئے اسم ذات سالش شد | عالم آرا حدیقهٔ خسرم

ایضاً

منشی برهان دین چو نقش تحریر | کرد آداب سالک تحریرش سنت
سال او فکر رو شتم ای عصر | العصر برق شیم تابان گفت

ایضاً

برهان دین منشی نوشت یک رساله | در زبان آداب از دیدش عیان شد
تحقیق فکر زد از سر ذوق | فیض مجید للکشر سال کمال آن شد

قطعهٔ تاریخ طبع او ستوده خصال بعنوان ظهر فنا اقبال مضمون دیباچه نگاری شیرین مقال نثر لیاقت و فائق مستطاب میر الفت حسین صاحب عاشق خلف اشرف عالیجناب سید القاسم محمد حسین صاحب مهتمم تولیت ضلع رائچور

دیکھئے منشی برهان والا جاه ہے | لکھئے آداب کے اشکی سیدھی راه ہے
مصرع تاریخ الف نے کہا عاشق سے یوں | لکھئے کیا ادب آموز ہی واللہ ہے

قطعهٔ تاریخ نتیجهٔ فکر صاحب بلند مراتب بلبل گلزار سخندانی عندلیب گلستان معانی ناظم مناظم صفحهٔ مضمون طرازی ناثر مناثر انشاپردازی یکه شاعری پرزور جناب مولوی گل محمد صاحب شور پیشی محکمهٔ اول تعلقداری ضلع رائچور

چو از برهان دین تالیف گردید | عجائب نسخهٔ با صد تب و تاب
بگفتم شور از روی هدایت | کتاب خوب در باب آداب

تواریخ دلپذیر نتیجهٔ فکر منیر مورخ باکمال مشهور بیمثال شاعر نامی ساحر فن تیرن

کلامی سنجن آرای ہر طرف شور جناب مولوی میر تراب علی صاحب زور محافظ دفتر

خزانہ عامرہ سرکار عالی

کتابی مولوی برہان دین تالیف نیکو کرد — دران تہذیب و ایمان و ستم آداب اسلام است

رقم زد زور این تاریخ طبع روشن و واضح — سپہر دین مطبوع جہان برہان احکام است

ایضاً

یاد گار اپنا جناب مولوی برہان دین — آپنے آداب میں اسلام کے زیبا لکھا

زور نے تاریخ اسکی طبع کی لکھی یہ خوب — نسخہ برہان احکام اظہر اب چھپا

ایضاً

لکھی برہان دین نے خوب کتاب — با مضامین پاک و دلنشین

زور نے لکھدیا سن مطبوع — چھپ گیا مخزن حدیث متین

تواریخ طبع ادیب نہادر روشن گہر فصاحت نظر بلاغت اثر سخنور نکتہ سنج جوہر جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اظہر منشی دفتر خزانہ عامرہ فرزند رشید جناب مولوی سید عبد اللہ حسینی صاحب افسر مرحوم جاگیردار موضع سرپلی ضلع اندور

لکھی کتاب یہ برہان دین بہتر و خوب — بہت سے جسکی مضامین میں اثر قلبی ہیں

کہا یہ مصرع تاریخ طبع اظہر نے — حدیث مصلح و ایمان کی جیسی باتیں

ایضاً

جزای نیک ہو برہان دین ہادی کو — مٹایا آپنے دنیا سے جرم و فسق و شر

لکھا یہ اظہر مداح نے سن مطبوع — کتاب حامی اسلام و دین چھپی بہتر

قطعہ تاریخ تجیب طبع گوہر فشان سخندان شیرین بیان بلاغت نشان فصاحت

عنوان جناب مولوی شیخ وارث علی صاحب جرار دکانی ... فقیر تخلص [illegible]

جو برہان دین نے کی نفع عام | لکھی یہ کتاب [illegible]

مسمی برہان الاحکام ہے | کیا ہے احادیث کا انتخاب

ہوا دل سے سائل میں تاریخ کا | دیا فی البدیہہ [illegible] جواب

تو حیران لکھو سال تالیف طبع | [illegible]

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر بلند رستی لبیب سخنوران شاعر گرامی علامہ فن شعر ... جامع محاسن صوری و معنوی جناب مولوی میر خورشید علی صاحب المتخلص بہ لمعہ خلف جناب شعلہ صاحب مرحوم

زحق تائید شد برہان دین را | نبشت احکام دین و نیک اسلوب

زبہر سال طبعش [illegible] اکنون | بگفت احکام شرع احمدی خوب

قطعہ تاریخ ریختہ قلم جواہر رقم روشن مزاج جودت امتزاج ... بستان سخنوری نوبادہ گلستان ہنروری رشک خاقانی و انوری الشعر گوئی فرد جناب مولوی محمد عماد الدین صاحب محمد تلمیذ حضرت مولوی رفیع الدین صاحب متخلص بفیض

اندریں ایام این خوش نسخہ تالیف شد | خجستہ از کوشش برہان دین [illegible]

کلک من ... سال انطباعش در رقم | مرحبا مطبوع گشتہ آداب اسلام جلیل

قطعہ تاریخ طبع زاد فضیلت بنیاد عالم یگانہ فاضل زمانہ ہنر و فرزانہ سخنگوی لطیف جناب مولوی حکیم داد علی صاحب متخلص شریف

نظر آوے اگر اللہ کا نام | ہے لازم اسکی عزت اور اکرام

مولف نے عدالت سے رہ حق | دکھائی ہے ہو اسکا نیک انجام

خطا یا سہو گر ہووے تو ہووے | بشر ہے کچھ نہیں ہے اسمیں الزام

عقل نے بتایا صفا دع ما کدر پر — کرو بس ہے یہی اک عقل کا کام
یہ تاریخ سال طبع اجرا — شریف راست گو گرامی ارقام
ز تالیف الیسر کے تتمہ سے — دلیل فیض ہے برہان احکام
۱۳۱۱

قطعہ تاریخ طبع او فضیلت نہاد ابر کرم نوال سحاب مکرمت تمثال شاعر بے نظیر منشی نکتہ بین تحریر جادو تقریر سراپا دانش و تمیز جناب مولوی حکیم محمد عبد السبحان صاحب تخلص عزیز منشی تحصیل و تعلقداری ضلع محبوب نگر

مسعود قلم و تحقیق این متقی برہان دین — از تالیف این کتاب بدل دیدم حال
از بہر فضا سال انطباعش ای عزیز — ہاتف غیبی بگفتہ شد کتاب بے مثال
۱۳۱۱

قطعہ تاریخ نزاد طبع سراپا دانش و بینش گرامی منش شاعر خوش گفتار فصیح الاشعار نظیری نظیر جناب مولوی محمد قادر حسین صاحب قدیر

فقیہ انجمن و ہادی اکرم — بہ برہان دین پاک اسلام
نمود این نسخہ بے مثل تالیف — کہ موسوم است با برہان الاحکام
بحمد اللہ کہ زیب طبع ہم شد — بحسن سعی آن فرخندہ فرجام
قدیر از بہر سالش کرد چون فکر — بیک ناگاہ در دل گشت الہام
گزارہ وی اجل سالش رقم کن — عجب مطبوع گشت این در احکام
۱۳۱۱

قطعہ تاریخ ریختہ خامہ عنبر شمامہ مجمع سعادات منبع فیوضات بدر ایوان افاضت شمس سپہر انوار الٰہی زیبندہ خاندان صبغۃ اللٰہی یادگار شعرای جال سلف جناب حاجی سید شاہ روشن علی صاحب قادری شطاری صبغۃ اللٰہی تخلص شرف ساکن قصبہ رائچور

منشی برهان الدین شرف خوش خلق	علما را نمود [illegible]
بنوشت یک رساله گفتم سالش	فقه عالی کتاب لاثانی

تاریخ [illegible] الهی [illegible]

این رساله [illegible] برهان الدین تالیف کرد	شد تحسین [illegible]
از [illegible] تاریخ طبع	گشت مطبوع [illegible]

[illegible]



و چون این کتاب [illegible] بر این احقر تحقیق شد که [illegible] برهان [illegible]

[illegible] یک جلد این کتاب [illegible]

[illegible] آن [illegible] این کتاب [illegible]

و تنقیح مسایل آن [illegible] لهذا [illegible] کتاب [illegible] این تصدیق [illegible]

[illegible] بمهر و دستخط خود داده شد که عند الحاجة بکار آید فقط مرقوم بیست چهارم ربیع الثانی [illegible]

خادم الشرع قاضی غلام حسین

تمت بتحریر الراقم [illegible]